قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز اول

مرویات کعب احبار

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ...5

اسرائیلیات کا طریقہ روایت...14

دانیال سے منسوب کتب فتن...20

کتاب کعب الاحبار 28

امر خلافت اور عربی تہذیب و تمدن 28

عربوں سے متعلق..38

عجمیوں سے متعلق نصیحت 38

موالی کا راج آئے گا 40

منگول عراق میں...41

عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق 43

عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق..43

علی رضی اللہ عنہ سے متعلق...48

معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق.......................................49

اہل شام کی فضیلت 52

اہل شام میں فتنوں کا ظہور 56

58..چیونٹی کی طرح چھپ جانا

59..بنو عباس کی حکومت

59..تارہ کا طلوع ہونا

60..کالے جھنڈے

62..بنو عباس میں اختلاف نمودار ہو گا

63..مشرق میں قحط

64..مہدی کا ذکر

65..مہدی سے قبل

66..مہدی کی علامات

71..مہدی کے بعد

73..غزوہ ہند ، خروج دجال،نزول مسیح

91..موسی کوئی اور تھے

93..سجین کا ذکر

102..صخرہ یروشلم کی فضیلت

110..خواب سے متعلق

111..صفت النبی پر کلام

116..جنتی زمینی نہریں

117..ادریس (ع) سے متعلق

119..سحر کا ذکر

121..محشر کا ذکر

124..عمر رضی اللہ عنہ کی خفگی

126........کعب سے روایت کرنے والے
126........تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ
126........حبيب بن عبيد الرحبى ، أبو حفص الشامى الحمصى
126........شريح بن عبيد الحضرمي الشامي
127........صفوان بن عمرو السكسكي الحِمْصِيُّ
127........عبد الله بن دينار
127........عروة بن رويم اللخمى ، أبو القاسم الشامى الأردنى المتوفى ١٣٥ ﻫ
127........عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ
128........كريب بْن أبرهة
128........مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ
128........مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ
128........نَوْفً الْبِكَالِيِّ
129........يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ
129........يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيِّ لا الرَّحْبِيُّ
129........يعْفُرَ بْنَ حُمْرَةَ
129........أَبِي زِيَادٍ
130........أَبِي الْعَوَّامِ

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

جزیرہ العرب میں موجود بہت سے نصرانی اور یہودی مسلمان ہوئے – یہ لوگ توریت و انجیل و زبور کو پڑھنے والے لوگ تھے اور اس کا قرآن سے تقابل بھی کرتے رہتے تھے

کچھ ان میں اصحاب رسول تھے مثلا سلمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ اور عبد اللّٰہ بن سلام رضی اللّٰہ عنہ جو سابقہ یہودی تھے – ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سابقہ نصرانی تھے – صہیب رومی رضی اللّٰہ عنہ کو مجوسیوں نے غلام بنا لیا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ رومن ہیں اور عراق میں ہرقل کے علاقے پر مجوسیوں نے حملہ کیا تو ان کو غلام بنایا گیا

کچھ اہل کتاب دور ابو بکر یا عمر رضی اللّٰہ عنہ میں یمن سے مدینہ آئے ان میں کعب الاحبار مشہور ہیں – کعب شام منتقل ہوئے اور دور عثمان رضی اللّٰہ عنہ میں وہیں انتقال کر گئے- البتہ ان کے اقوال نو مسلم لوگوں نے لئے جو بعد میں ان کو احادیث رسول کی طرح بیان کرتے رہے- کعب احبار کے بہت سے اقوال شام سے متعلق تھے جہاں یہود و نصاری کی ایک کثیر تعداد رہتی تھی

کچھ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں یمن سے مدینہ آئے ان میں مشہور عبد اللہ ابن سبا ہے جو یہودی صوفی تھا- اہل تشیع کے حلقوں میں اس کی روایات چل گئیں- اہل تشیع کی کتب میں روایات میں ملتا ہے کہ ائمہ اہل تشیع جب کوئی خاص دعا کرنا چاہتے تو عربی کی بجائے عبرانی میں کرتے تھے – اس قسم کی روایات یمن سے کوفہ منتقل ہونے والے راوی بیان کرتے ہیں-

کچھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ آئے ان میں مشہور وھب بن منبہ ہیں جنہوں نے صرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لینا پسند کیا جبکہ متعدد اصحاب رسول اس وقت حیات تھے – اور پھر انہوں نے اپنی کتب چھپا کر رکھیں اور یمن میں بھی صرف تین رشتہ داروں و دوستوں کو یہ احادیث دیکھائیں- ان کی روایات تین علاقوں یمن حجاز اور سوڈان میں سنی گئیں

کچھ تابعین مثلا مجاہد، السدی، وغیرہ کو بھی اسرئیلایات بیان کرنے کا شوق تھا

اس کتاب کا موضوع ابو اسحاق كعب بن ماتع بن ذي هجن الحميري، المعروف کعب احبار المتوفی ٣٤ ھ یا ٣٢ ھ کی مرویات ہیں[1] - کعب یمن کے ایک یہودی تھے – ان کا

1

وفات سن ٣٢ ھ میں ہوئی یہ ابن سعد ، ابن قتیبہ ، ابن حبان کا الثقات میں اور نووی کا قول ہے
وفات سن ٣٣ میں ہوئی یہ ابو زرعہ دمشقی اور ابن عساکر کا قول ہے
وفات سن ٣٤ ھ میں ہوئی یہ ابن معین ، ابو نعیم ، ابن عبد البر ، ابن ابی حاتم ، ابن حبان کا مشاھیر میں ، ابن اثیر کا قول ہے
ابن العماد حنبلی کے مطابق سن ٣٥ ھ ہے
خلیفہ بن خیاط کے مطابق کعب کی وفات سن ٦٢ یا ٦٣ ھ میں ہوئی ہے - یہ غلطی ہے

تعلق یمن میں قبیله آل ذي رعین یا کہا جاتا ہے ذي کلاع میں سے ہے- کہا جاتا ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہم کے دور میں ایمان لائے اور مدینه کی بجائے شام میں جا رکے - امام احمد کی العلل کے مطابق

سمعته وَذكر كَعْب الْأَحْبَار فَقَالَ من أهل حمص أسلم على عهد عمر وَهُوَ من حمير

کعب اہل حمص میں سے ہے ، عمر کے دور میں ایمان لایا حمیر یمن سے ہے

اس کے برعکس حاجي خليفة کا قول ہے که یه دور عثمان رضی اللہ عنه میں ایمان لائے

طبقات ابن سعد میں ہے

أخرج ابن سعد من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن سعيد بن المسيّب، قال: قال العبّاس لكعب: ما منعك أن تسلم في عهد النبي صلّى اللّه عليه وآله وسلم وأبي بكر حتى أسلمت في خلافة عمر؟ قال: إنّ أبي كتب كتابا.

ابن مسیب نے بیان کیا که ابن عباس نے کعب سے پوچھا که تم دور نبوی میں ایمان کیوں نه لائے ؟ کعب نے جواب دیا میرا باپ کتاب لکھ رہا تھا

کعب کا مقصد ہے که ان کا باپ ان سے لکھواتا رہا اور اغلبا اس کی موت تک وہ تقیه اختیار کر گئے پھر جب وہ مر گیا تو ایمان لائے - بعض لوگوں نے افراط کا مظاہرہ بھی کیا ہے مثلا رشید رضا نے المنار **(747/10/28)** میں لکھا

وقد حققنا من قبل أن كعب الأحبار من زنادقة اليهود

ہم نے واضح کیا کہ کعب احبار زندیق یہودی ہے

اسرائیلایات کی دین میں اجازت ہے- قرآن میں ہے کہ اہل ذکر سے سوال کرو اگر نہیں معلوم
-حنبلی عالم ابن عقیل خبر واحد پر کتاب الفنون ص ٦٦٣ اور ٦٣٨ میں کہتے ہیں

٦٣٧

كتاب الفنون

وَلَرُبَّ بَـاكِيَةٍ عَلَيَّ بِيَ غَنَاوُهَـا عَنِّي قَلِيلْ

600

كان قد استدلّ حنبلي على أنّ خبر الواحد يوجب العلم ، وتثبت به الاعتقادات ، بثلاث آيات : ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴾ ، وقوله ﴿ أَوَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴾ ، وقوله ﴿ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ﴾ . والمراد بمن أشار إليهم من أسلم وصدّقه ؛ وهم كعب الأحبار ، ووهب بن منبّه ، وعبدالله بن سلّام ، ومن أسلم . وجميعهم إنّما هم آحاد ؛ لا يرتقون عن الآحاد . وقد عوّل عليهم ، وردّ إليهم في أصل عظيم ؛ وهو ذكره صلّع في التوراة بعلامات الرسالة ودلائل النبوّة ، وشهادة التوراة له بذلك .

حنبلی (یعنی ابن عقیل) نے استدلال کیا کہ خبر واحد سے علم واجب ہے اور اعتقادات کا اثبات ہوتا ہے اس پر تین آیات ہیں

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ سوره الرعد

کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے

اور اللہ کا قول ہے

سوره الشعراء أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

کیا ان کے لئے نشانی نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں

فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ سوره یونس

تو اگر ان کو شک ہے جو نازل ہوا ہے تمھاری طرف تو ان سے سوال کرو جن پر تم سے پہلے کتاب نازل ہوئی

اور مراد ہے اور اشارہ ہے ان کی طرف جو اسلام لائے اور تصدیق کی اور ان میں ہیں کعب احبار اور وھب بن منبہ اور عبد اللہ بن سلام اور جو اسلام لائے اور یہ تمام احاد ہیں احاد سے اوپر نہیں جا سکتے

اہل ذکر سے سوال کرنا یا دلیل لینا نہ تو فتن میں جائز ہے نہ جنت و جہنم کے حوالے سے درست ہے - ان سے دلیل متشابھات میں نہیں لی جا سکتی – جو دلیل لی جا سکتی ہے وہ انبیاء کے عمل کے حوالے سے ہے - قابل غور ہے کہ ابن عباس کو اس صنف سے خاص چڑ تھی اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو قول النبی نہیں پہنچا ہو گا جو بعض صحابہ نے بیان کیا

كتاب السنة از أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: **287**هـ) کے مطابق

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عن ابن طاووس عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَانْتَفَضَ: قال ابن عباس ما بال هؤلاء يجدّون (يحيدون) عند محكمه ويهلكون عند متشابهه

طاؤس نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ا حدیث بیان کی تو ابن عباس نے کہا ان کو کیا ہو گیا ہے محکمات کو چھوڑ متشابہات کی طرف جا رہے ہیں

البانی کے مطابق اغلبا الفاظ یحیدون ہیں اور یحدّون غیر محفوظ ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یحیدون جھٹک دو (رد کرو) جب کوئی شخص ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرے – ابن عباس نے کہا ان جیسوں کو کیا ہوا ہے کہ محکمات سے ہٹ گئے اور متشابہات سے ہلاک ہوئے

ابن عباس رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی اجازت کا لوگ صحیح استعمال نہیں کر رہے بلکہ متشابہات بھی بیان کر رہے ہیں جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے ممکن نہیں ہے - اسرائیلایات کو خطبوں میں بھی بیان کیا جا رہا تھا[2]

2

تاریخ طبری میں ہے
حدثنی محمد ابن أَبِي مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خلف بْنُ واصلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حيان، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: بَيْنَا ابْنِ عَبَّاسٍ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يا بن عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ الْعَجَبَ مِنْ كَعْبِ الْحَبْرِ يَذْكُرُ فِي الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ قَالَ: وَكَانَ مُتَّكِئًا فَاحْتَفَزَ ثُمَّ قَالَ: وما ذاك؟ قَالَ: زعم أَنَّهُ يُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالقمرِ يوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا ثَوْرَانِ عَقِيرَانِ، فَيُقْذَفَانِ فِي جَهَنَّمَ قَالَ عِكْرِمَةُ: فَطَارَتْ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ شِقَّةٌ وَوَقَعَتْ أُخْرَى غضبًا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبَ كَعْبٌ! كَذَبَ كَعْبٌ! كَذَبَ كَعْبٌ! ثَلاثَ مَرَّاتٍ، بَلْ هَذِهِ يَهُودِيَّةٌ يُرِيدُ إِدْخَالَهَا فِي الإِسْلامِ
مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ نے کہا ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا اور ان کو بتایا کہ کعب احبار نے سورج چاند سے متعلق عجیب روایت بیان کی ... ابن عباس نے سن کر کہا جھوٹ جھوٹ جھوٹ کعب نے بولا یہ یہودی اسلام میں ادخال کر رہا ہے
صحیح وضعیف تاریخ الطبري از محمد بن طاهر البرزنجي میں ہے کہ سند میں متروک ہیں اور روایت گھڑی ہوئی ہے

هذا إسناد تالف فخلف بن واصل وعمر بن صبح كلاهما متهمان بوضع الحديث والكذب والله أعلم. وانظر الخبر الذي يليه.

ابو ہریرہ ، عبد اللّٰہ، أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللّٰہ عنہما کی حدیث - سنن ابو داود، صحیح بخاری میں ہے	ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ کا قول صحیح بخاری
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ". ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بنی اسرائیل سے روایت کرو، اس میں کوئی مضائقہ نہیں"۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ عبد اللّٰہ بن عمرو نے کہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں حرج نہیں ہے	حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ، وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ، وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ ". ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، یونس سے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے کہا، اے مسلمانو! اہل کتاب سے کیوں سوالات کرتے ہو۔ حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا، جو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دی تھی اور خود ہی اس میں تغیر

	کر دیا اور پھر کہنے لگے یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں پس کیا جو علم (قرآن) تمہارے پاس آیا ہے وہ تم کو ان (اہل کتاب سے پوچھنے کو نہیں روکتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ان کے کسی آدمی کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

بہر حال اسرائیلیات کو الگ سے نہیں لکھا گیا بلکہ احادیث رسول و اقوال صحابہ کے ساتھ ہی کتب احادیث میں درج کیا گیا ہے – راقم نے ویب سائٹ اسلامک بیلف پر متعدد مقام پر اسرائیلیات کا ذکر کیا ہے – یہاں اس کتاب میں کعب احبار کی مرویات کو جمع کیا گیا ہے –

اس کتاب میں کعب احبار سے منسوب روایات آئیں گی جو سن ٣٤ ھ کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہیں - ظاہر ہے کعب کا نام لے کر لوگوں نے جھوٹ بھی بہت بولا ہے – مدعا یہ رہا ہے کہ کعب کے نام پر کیا کیا بولا گیا ہے اس کو جمع کیا جائے ، لہذا ہر سند پر تحقیق پیش نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کعب سے منسوب تفسیری روایات کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے - امید ہے یہ کاوش مزید تحقیق کے لئے فائدہ مند ہو گی

ابو شہر یار

٢٠٢٠

اسرائیلیات کا طریقہ روایت

کعب الاحبار یا وهب بن منبه کا طریقه کار تھا که وه یهود کی کتاب دیکھتے اس کو اسلامایز کر کے پھر پیش کر دیتے مثلا بائبل کی کتاب حزقی ایل میں لکھا ہے که حزقی ایل نے آسمان میں ایک شخص کو دیکھا جو ایک اڑن تخت مرکبه پر ہے - جس کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا اور ہر فرشتے کے مزید چار چار منه تھے - ایک کا منه بیل جیسا، ایک انسان جیسا، ایک شیر جیسا ،ایک عقاب جیسا تھا- ان کے چار پر تھے، دو سے چہرہ چھپاتے تھے-

حزقی ایل کی کتاب کے مطابق، حزقی ایل کا تعلّق پروہت طبقه سے تھا - وه یہودیوں کے اشرفیه میں سے تھے، جن کو بابلی غلام بنا کر بابل میں لے آئے تھے. دریائے الخابور کے کنارے بابل میں ، تل آبیب میں حزقی ایل نے ایک عجیب مکاشفه دیکھا. انہوں نے دیکھا که ایک بہت عظیم رتھ ہے، جس کو چاروں جانب فرشتوں نے گھیرا ہوا ہے (حزقیایل باب ۱: ۲۸). اس رتھ کو حزقی ایل مرکبه بولتے ہیں اور بتاتے ہیں که اس میں نوراور بجلی کی کڑک تھی اور یه بادلوں میں تھا. وقت کے ساتھ اسی رتھ نے اہمیت اختیار کر لی اور باقاعدہ مرکبه سرّیت (۱) کے نام سے یہودیوں میں سرّیت و تصوف کا آغاز ہوا جس کو مرکوہ سرّیت بھی کہا گیا. اس سرّیت کی ابتدا کا اندازہ ہے که ۱۰۰ ق م سے لے کر ۱۰۰۰ ب م تک ہے. گویا یه طریقۂ کار عیسیٰ علیه السلام سے ۱۰۰ سال پہلے شروع ہوا اور نبی صلی اللّٰه علیه وسلم کے دور میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا

(۱)Merkabah Mysticism

حزقی ایل کے مکاشفہ میں مرکبہ پر انسانی شکل میں موجود ایک شخص سارے ملائکہ کو تدبیر عمل دے رہا ہوتا ہے

حزقی ایل

اللہ کے رتھ کی رویا

1 **3-1** جب مَیں یعنی امام حزقی ایل بن بوزی تیس سال
کا تھا تو مَیں یہوداہ کے جلاوطنوں کے ساتھ ملکِ بابل کے
دریا کبار کے کنارے ٹھہرا ہوا تھا۔ یہویاکین بادشاہ کو
جلاوطن ہوئے پانچ سال ہو گئے تھے۔ چوتھے مہینے کے
پانچویں دن* آسمان کھل گیا اور اللہ نے مجھ پر مختلف
رویائیں ظاہر کیں۔ اُس وقت رب مجھ سے ہم کلام ہوا،
اور اُس کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔
4 رویا میں مَیں نے زبردست آندھی دیکھی جس نے
شمال سے آ کر بڑا بادل میرے پاس پہنچایا۔ بادل میں چمکتی
دمکتی آگ نظر آئی، اور وہ تیز روشنی سے گھرا ہوا تھا۔ آگ کا
مرکز چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا۔
5 آگ میں چار جانداروں جیسے چل رہے تھے جن
کی شکل وصورت انسانی تھی۔ **6** لیکن ہر ایک کے چار چہرے
اور چار پَر تھے۔ **7** اُن کی ٹانگیں انسانوں جیسی سیدھی تھیں،
لیکن پاؤں کے تلوے بچھڑوں کے سے کُھر تھے۔ وہ پالش
کئے ہوئے پیتل کی طرح جگمگا رہے تھے۔ **8** چاروں کے
چہرے اور پَر تھے، اور چاروں پَروں کے نیچے انسانی ہاتھ
دکھائی دیئے۔ **9** جاندار اپنے پَروں سے ایک دوسرے کو چھو
رہے تھے۔ چلتے وقت مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ ہر
ایک کے چار چہرے چاروں طرف دیکھتے تھے۔ جب کبھی کسی
سمت جانا ہوتا تو اُسی سمت کا چہرہ چل پڑتا۔ **10** چاروں
کے چہرے ایک جیسے تھے۔ سامنے کا چہرہ انسان کا، دائیں
طرف کا چہرہ شیرببر کا، بائیں طرف کا چہرہ بَیل کا اور پیچھے
کا چہرہ عقاب کا تھا۔ **11** اُن کے پَر اوپر کی طرف پھیلے
ہوئے تھے۔ دو پَر بائیں اور دائیں ہاتھ کے جانداروں سے
لگتے تھے، اور دو پَر اُن کے جسموں کو ڈھانپے رکھتے تھے۔
12 جہاں بھی اللہ کا روح جانا چاہتا تھا وہاں یہ جاندار چل
پڑتے۔ اُنہیں مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ ہمیشہ
اپنے چاروں چہروں میں سے ایک کا رخ اختیار کرتے تھے۔
13 جانداروں کے بیچ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے
کوئلے دہک رہے ہوں، کہ اُن کے درمیان مشعلیں اِدھر
اُدھر چل رہی ہوں۔ جھلملاتی آگ میں سے بجلی بھی چمک
کر نکلتی تھی۔ **14** جاندار خود اِتنی تیزی سے اِدھر اُدھر گھوم
رہے تھے کہ بادل کی بجلی جیسے نظر آ رہے تھے۔
15 جب مَیں نے غور سے اُن پر نظر ڈالی تو دیکھا
کہ ہر ایک جاندار کے پاس پہیہ ہے جو زمین کو چھو رہا
ہے۔ **16** لگتا تھا کہ چاروں پہیے پکھراج* سے بنے ہوئے
ہیں۔ چاروں ایک جیسے تھے۔ ہر پہیے کے اندر ایک اَور
پہیہ زاویۂ قائمہ میں گھوم رہا تھا، **17** اِس لئے وہ مڑے بغیر
ہر رخ اختیار کر سکتے تھے۔ **18** اُن کے لمبے چکر خوف ناک
تھے، اور چکروں کی ہر جگہ پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔
19 جب چار جاندار چلتے تو چاروں پہیے بھی ساتھ چلتے،
جب جاندار زمین سے اُڑتے تو پہیے بھی ساتھ اُڑتے تھے۔
20 جہاں بھی اللہ کا روح جاتا وہاں جاندار بھی جاتے
تھے۔ پہیے بھی اُڑ کر ساتھ ساتھ چلتے تھے، کیونکہ جانداروں
کی روح پہیوں میں تھی۔ **21** جب کبھی جاندار چلتے تو یہ بھی
چلتے، جب رُک جاتے تو یہ بھی رُک جاتے، جب اُڑتے

==============================

تو یہ بھی اُڑتے۔ کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔

22 جانداروں کے سروں کے اوپر گنبد سا پھیلا ہوا تھا جو صاف شفاف بلور جیسی لگ رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر انسان گھبرا جاتا تھا۔ 23 چاروں جاندار اِس گنبد کے نیچے تھے، اور ہر ایک اپنے پَروں کو پھیلا کر ایک سے بائیں طرف کے ساتھی اور دوسرے سے دائیں طرف کے ساتھی کو چھو رہا تھا۔ باقی دو پَروں سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپے رکھتا تھا۔ 24 چلتے وقت اُن کے پَروں کا شور مجھ تک پہنچا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے قریب ہی زبردست آبشار بہہ رہی ہو، کہ قادرِ مطلق کوئی بات فرما رہا ہو، یا کہ کوئی لشکر حرکت میں آ گیا ہو۔ رُکتے وقت وہ اپنے پَروں کو نیچے لٹکنے دیتے تھے۔

کرنا چاہتا ہوں۔'' 2 جونہی وہ مجھ سے ہم کلام ہوا تو روح نے مجھ میں آ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر مَیں نے آواز کو یہ کہتے ہوئے سنا،

3 ''اے آدم زاد، مَیں تجھے اسرائیلیوں کے پاس بھیج رہا ہوں، ایک ایسی سرکش قوم کے پاس جس نے مجھ سے بغاوت کی ہے۔شروع سے لے کر آج تک وہ اپنے باپ دادا سمیت مجھ سے بے وفا رہے ہیں۔ 4 جن لوگوں کے پاس مَیں تجھے بھیج رہا ہوں وہ بے شرم اور ضدی ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔ 5 خواہ یہ باغی سنیں یا نہ سنیں، وہ ضرور جان لیں گے کہ ہمارے درمیان نبی برپا ہوا ہے۔ 6 اے آدم زاد، اُن سے یا اُن کی باتوں سے مت ڈرنا۔ گو تُو کانٹے دار جھاڑیوں سے گھرا رہے گا

25 پھر گنبد کے اوپر سے آواز سنائی دی، اور جانداروں نے رُک کر اپنے پروں کو لٹکنے دیا۔ 26 مَیں نے دیکھا کہ اُن کے سروں کے اوپر کے گنبد پر سنگِ لاجورد* کا تخت سا نظر آ رہا ہے جس پر کوئی بیٹھا تھا جس کی شکل و صورت انسان کی مانند ہے۔ 27 لیکن کمر سے لے کر سر تک وہ چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا، جبکہ کمر سے لے کر پاؤں تک آگ کی مانند بھڑک رہا تھا۔ تیز روشنی اُس کے اردگرد جھلملا رہی تھی۔ 28 اُسے دیکھ کر قوسِ قزح کی وہ آب و تاب یاد آتی تھی جو بارش ہوتے وقت بادل میں دکھائی دیتی ہے۔ یوں رب کا جلال نظر آیا۔ یہ دیکھتے ہی مَیں اوندھے منہ گر گیا۔ اِسی حالت میں کوئی مجھ سے بات کرنے لگا۔

اور تجھے بچھوؤں کے درمیان بسنا پڑے گا تو بھی خوف زدہ نہ ہو۔ نہ اُن کی باتوں سے خوف کھانا، نہ اُن کے رویے سے دہشت کھانا۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 7 خواہ یہ سنیں یا نہ سنیں لازم ہے کہ تُو میرے پیغامات اُنہیں سنائے۔ کیونکہ وہ باغی ہی ہیں۔ 8 اے آدم زاد، جب مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو دھیان دے اور اِس سرکش قوم کی طرح بغاوت مت کرنا۔ اپنے منہ کو کھول کر وہ کچھ کھا جو مَیں تجھے کھلاتا ہوں۔''

9 تب ایک ہاتھ میری طرف بڑھا ہوا نظر آیا جس میں طومار تھا۔ 10 طومار کو کھولا گیا تو مَیں نے دیکھا کہ اُس میں آگے بھی اور پیچھے بھی ماتم اور آہ و زاری قلم بند ہوئی ہے۔

ترجمہ جیو لنک ریسورس کنسلٹنٹ بار اول ۲۰۱۰

اس پورے مکاشفہ میں اہم بات یہ ہے

حزقی ایل باب ۱: ۲٦ میں لکھتے ہیں

וּמִמַּעַל, לָרָקִיעַ אֲשֶׁר עַל-רֹאשָׁם, כְּמַרְאֵה אֶבֶן-סַפִּיר, דְּמוּת כִּסֵּא; וְעַל, דְּמוּת הַכִּסֵּא, דְּמוּת כְּמַרְאֵה אָדָם עָלָיו, מִלְמָעְלָה

اور آسمان سے اوپر جو ان کے سروں پر تھا ایک عرش تھا جیسا کہ نیلم کا پتھر ہوتا ہے اور اس عرش نما پر ایک انسان نما تخت افروز تھا

یہودیت تصوف میں ان آیات کا مفہوم اللہ کے حوالے سے لیا جاتا ہے اور مرکبہ کو عرش ہی سمجھا جاتا ہے جو بادلوں اوربجلی کی کڑک میں ہے

اللہ ، مرکبہ پر تھا جس کو چار فرشتے اٹھاتے ہیں اور وہ بادل میں ہے

اس بات کو وهب بن منبه نے اس طرح بیان کیا - كتاب العظمة از ابو شیخ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ وَهْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ: " حَمَلَةُ الْعَرْشِ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ، لِكُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ وُجُوهٍ، وَأَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ، جَنَاحَانِ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْعَرْشِ فَيُصْعَقَ، وَجَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا، أَقْدَامُهُمْ فِي الثَّرَى، وَالْعَرْشُ عَلَى أَكْتَافِهِمْ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَجْهُ ثَوْرٍ، وَوَجْهُ أَسَدٍ، وَوَجْهُ إِنْسَانٍ، وَوَجْهُ نَسْرٍ، لَيْسَ لَهُمْ كَلَامٌ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا: قُدُّوسٌ، اللَّهُ الْقَوِيُّ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ "

وهب نے کہا عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں اور چار پر ہیں – دو پر ان کے چہروں پر ہیں جس سے وہ عرش کو دیکھتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں اور

دو پر سے اڑتے ہیں ... ان چار چہروں میں ایک بیل جیسا، ایک شیر جیسا ایک انسان جیسا ایک عقاب جیسا ہے ان کا کلام صرف یہ ہے قدوس- اللہ قوی ہے اس کی عظمت نے آسمانوں و زمین کو بھر دیا ہے

یہاں دیکھ سکتے ہیں مرکبہ کو عرش سے بدلا گیا ہے – اس کے علاوہ وہ ذات جو مرکبہ پر تھی وہ ایک جسم تھا - اللہ تعالی تھا یا نہیں متن میں درج نہیں ہے لیکن وھب نے اللہ بنا دیا ہے

مرکبہ کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا، جن کے چار چہرے تھے ایک انسان جیسا، ایک شیر جیسا، ایک بیل جیسا اور ایک عقاب جیسا تھا کچھ اسی طرح کی روایات اہل سنت کی کتب میں بھی در آئی ہیں اور مفسرین نے ان کو صحیح سمجھ کر لکھ دیا ہے [3]

3

کتاب نقض الإمام أبي سعيد على المريسي العنيد از عثمان بن سعید میں ایک مقطوع حدیث نقل ہوئی ہے جو کتاب حزقی ایل کی آیت ۱۰ کی نقل ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : " حَمَلَةُ الْعَرْشِ مِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْإِنْسَانِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ النَّسْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الثَّوْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْأَسَدِ

عروہ کہتے ہیں کہ عرش کو جنھوں نے اٹھایا ہوا ہے ان میں انسانی صورت والے ہیں اور عقاب کی صورت والے اور بیل کی صورت والے اور شیر کی صورت والے

ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش کی روایت ہے

حدثنا : علي بن مكتف بن بكر التميمي ، حدثنا : يعقوب بن إبراهيم بن سعد ، عن أبيه ، عن محمد بن إسحاق ، عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة ، عن عبد الله بن أبي سلمة قال : أرسل إبن عمر (ر) إلى إبن عباس (ر) يسأله : هل رأى محمد ربه ؟ فأرسل إليه إبن عباس : أن نعم ، قال : فرد عليه إبن عمر رسوله أن كيف رآه ؟ ، قال : رآه في روضة خضراء ، روضة من الفردوس دونه فراش من ذهب ، على سرير من ذهب يحمله أربعة من الملائكة ، ملك في صورة رجل ، وملك في صورة ثور ، وملك في صورة أسد ، وملك في صورة نسر.

عبد الله بن أبي سلمة کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ابن عباس کے پاس بھیجا کہ کیا نبی نے اللہ کو دیکھا؟ ابن عباس نے کہا ہاں دیکھا۔ اس پر ابن عمر نے اس کو رد کیا اور کہا کیسے؟ ابن عباس نے کہا اللّٰہ کو سبز باغ میں دیکھا، فردوس کے باغ میں جس میں سونے کا فرش تھا اور ایک تخت تھا سونے کا جس کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا، ایک کی شکل انسان جیسی، ایک کی بیل جیسی ،ایک کی شیر جیسی ،ایک کی عقاب جیسی تھی

اس سند سے عبدللّٰہ بن احمد بھی کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں، إبن خزيمة – التوحيد – باب ذكر الأخبار المأثورة میں ، البيهقي – الأسماء والصفات – باب ما جاء في العرش والكرسي میں، الآجري – الشريعة میں روایت کرتے ہیں

اس کی سند میں محمد بن إسحاق بن يسار کا تفرد ہے جس کو امام مالک دجالوں میں سے ایک دجال کہتے ہیں

ابن الجوزی اس کو کتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية میں ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں

هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ كَذَّبَهُ مَالِكٌ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.

یہ حدیث صحیح نہیں اس میں محمد بن اسحاق کا تفرد ہے اور اس کو امام مالک اور ہشام بن عروہ جھوٹا کہتے ہیں

ابن کثیر سورہ غافر کی آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (8) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (9)

دانيال سے منسوب کتب فتن

اہل کتاب میں یہود کے علماء کا موقف ہے کہ دانیال ایک صوفي تھا، نبي و رسول نہیں تھا بلکہ ایک کشفی و صوفی تھا جبکہ نصراني اس کو رسول کا درجہ دیتے ہیں – نصرانیوں کي یہ روایت مسلمانوں نے قبول کر لي کہ دانیال کوئي نبي تھا – البتہ بائبل میں موجود کتاب دانیال میں تاریخ کي غلطیاں ہیں – جس شخص نے اس کتاب کو گھڑا اس نے بادشاہوں کے نام تک غلط لکھے ہیں ان کے ادوار بھي غلط بیان کیے ہیں لہذا اب اہل کتاب کے بعض محققین بھي یہ کہہ رہے ہیں کہ کتاب دانیال ایک گھڑي ہوئي کتاب ہے

يخبر تعالى عن الملائكة المقربين من حَمَلَة العرش الأربعة، ومن حوله من الكروبيين، بأنهم يسبحون بحمد ربهم

اللہ نے خبر دی ان چار مقربین فرشتوں کے بارے میں جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور اس کے ارد گرد کروبین کے بارے میں کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اس کی تعریف کے ساتھ ......ہ

اس کے بعد ابن کثیر ایک روایت نقل کرتے ہیں جس میں محمد بن اسحاق ہے اور کے کچھ اشعار نقل ہوئے ہیں جن میں آدمی بیل شیر عقاب کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں سچ کہا

وقد قال الإمام أحمد: حدثنا عبد الله بن محمد -هو ابن أبي شيبة -حدثنا عبدة بن سليمان، عن محمد بن إسحاق، عن يعقوب بن عتبة، عن عكرمة عن ابن عباس [رضي الله عنه] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صَدّق أمية في شيء من شعره، فقال:

رَجُلٌ وَثَورٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمينه ... وَالنَّسْرُ للأخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ ...فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صدق

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يزيدَ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: " لَمَّا فُتِحَتْ تُسْتَرُ وَجَدْنَا فِي بَيْتِ مَالِ الْهُرْمُزَانِ مُصْحَفًا عِنْدَ رَأْسِ مَيِّتٍ عَلَى سَرِيرٍ، وَقَالَ: هُوَ دَانْيَالُ فِيمَا يَحْسِبُ، قَالَ: فَحَمَلْنَاهُ إِلَى عُمَرَ، فَأَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ قَرَأْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبٍ فَنَسَخَهُ بِالْعَرَبِيَّةِ، فِيهِ مَا هُوَ كَائِنٌ، يَعْنِي مِنَ الْفِتَنِ

أَبِي الْعَالِيَةِ نے کہا : جب تستر فتح ہوا ہم کو الہرمزان کے بیت المال سے ایک مصحف ملا جو ایک میت کے سر کے پاس تخت پر رکھا تھا اور کہا وہ دانیال تھا جیسا گمان ہے – کہا : اس کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا پس میں سب سے پہلا عرب تھا جس نے اس کو پڑھا پس میں نے اس کو کعب الاحبار کے پاس بھیجا پس یہ نسخہ عربی میں تھا اور اس میں جو ہونے والا تھا وہ تھا یعنی فتن سے متعلق

غلام مصطفی ظہیر کتاب وفات النبی از امام نسائی میں منسلک مضمون میں اہل حدیث فرقہ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے دانیال کے جسد ک بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور سیرت ابن اسحاق کے اقتباس کا ترجمہ کرتے ہیں جس میں ابو العالیہ بصری کا قول ہے[4]

---

4 ابو العالیہ یہ وہی بصری ہیں جو واقعہ غرانیق کی تہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے تھے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی دیویوں کی تعریف سورہ النجم میں کی – یہ مدلس بھی ہیں - جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۳۰۰ سال پہلے فوت ہوا ہو اس کو نبی و رسول کس دلیل پر مان رہے ہیں ؟ اور اسی بنا پر ابن کثیر نے اس پورے قصے کو رد کیا ہے اس کو چھپایا جاتا ہے - اب ایک سوال یہ ہے کہ دانیال کا دور کون سا ہے ؟ اہل کتاب میں یہود اس کے انکاری ہیں کہ دانیال کوئی نبی ہے – ان کے مطابق دانیال ایک کشفی و صوفی

''ہم نے جب تستر شہر کو فتح کیا تو ہرمزان کے بیت المال میں ایک چارپائی دیکھی، جس پر ایک فوت شدہ شخص پڑا تھا، ان کے سر کے پاس ایک کتاب پڑی تھی، ہم نے وہ کتاب اٹھالی اور اسے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے کعب الاحبار تابعی کو بلایا، جنہوں نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کر دیا، میں

272 وفاۃ النبی ﷺ

عربوں میں پہلا شخص تھا جس نے اس کتاب کو پڑھا، میں اس کتاب کو یوں پڑھ رہا تھا گویا کہ قرآن کو پڑھ رہا ہوں۔

ابو العالیہ رحمہ اللہ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: اس کتاب میں کیا لکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اس میں امت محمدیہ کی سیرت، معاملات، دین، تمہارے لہجے اور بعد کے حالات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

میں نے عرض کیا: آپ نے اس فوت شدہ شخص کا کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہم نے دن کے وقت مختلف جگہوں پر تیرہ (۱۳) قبریں کھودیں، پھر رات کے وقت ان میں سے ایک میں انہیں دفن کر دیا اور سب قبریں زمین کے برابر کر دیں۔ اس طرح کرنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو صحیح قبر کا علم نہ ہو اور قبر کشائی نہ کر سکیں، میں نے عرض کیا: وہ لوگ اس فوت شدہ سے کیا امید رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ان کا خیال یہ تھا کہ جب وہ قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کی چارپائی کو باہر نکالنے سے بارش برسائی جاتی ہے، میں نے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ شخص کون ہو سکتا تھا؟ انہوں نے کہا: ایک آدمی تھا جسے دانیال کہا جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ کے خیال کے مطابق وہ کتنے عرصے سے فوت ہو چکے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تین سو (۳۰۰) سال سے۔ میں نے کہا: کیا ان کے جسم میں کوئی تبدیلی آئی تھی؟ انہوں نے فرمایا: بس گدی سے چند بال گرے تھے، کیونکہ انبیائے کرام کے اجسام میں نہ زمین تصرف کرتی ہے، نہ درندے اسے کھاتے ہیں۔''

(السیرۃ لابن اسحاق: ٦٦-٦٧؛ طبع دار الفکر، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳۸۲/۱، وسندہ حسنٌ)

اور دیوبندی عالم مفتی ابو لبانہ کتاب دجال کون کہاں کب میں لکھتے ہیں

تھے وہ نبی و رسول نہ تھے – دانیال کا دور حشر اول کے قریب کا ہے- جو ۵۸۷ قبل مسیح کا دور ہے – ظاہر ہے کہ دانیال کی لاش ملی صحیح قول نہیں ہو سکتا کیونکہ انبیاء پر ایک دوسرے کی مدد لازم ہے دانیال اگر نبی ہوتے تو یحیی اور عیسیٰ علیہما السلام کی مدد ان پر لازم تھی اور یہ سب نبو اسرائیل کے لئے نبی تھے- جبکہ اس کی خبر حدیث میں قرآن میں انجیل میں نہیں ہے –

اب آگے چلنے سے پہلے ایک واقعہ یہ بیان کرتے چلیں جسے ابن اسحٰق، ابن ابی شیبہ، امام بیہقی، ابن ابی الدینا اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں 'طستور' نامی شہر فتح ہوا تو فاتح فوج میں شامل صحابہ و تابعین نے وہاں حضرت دانیال علیہ السلام کا مزار دریافت کیا۔ آپ کا جسم مبارک ایک تابوت میں بالکل اصل حالت میں بغیر کسی قسم کی تبدیلی و تغیر کے موجود تھا۔ ان کے سر پر کپڑے کا ایک خط تھا جس پر اجنبی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ دریافت کنندہ جماعت میں جن تابعین کے نام ہیں ان میں ابوالعالیہ اور معترف بن مالک مشہور ہیں۔ یہ حضرات یہ تحریر لے کر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے مشہور صحابی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ (جو پہلے اہل کتاب یہود میں سے تھے اور سچا اسلام لے آئے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو) سے یہ تحریر پڑھ کر عربی میں ترجمہ کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اس ترجمہ شدہ تحریر کو پڑھنے والا پہلا شخص میں تھا۔ اس میں درج تھا: ''تمہاری تمام تاریخ اور معاملات، تمہاری تقریر کی سحر آفرینی اور بہت کچھ جو ابھی واقع ہونے والا ہے۔'' (ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ج 1، ص 42-40، بیہقی: دلائل النبوۃ ج 1، ص 381، ابن ابی شیبہ: المصنف 4-7، الکرمی: شفاء الصدور جمال حبیب ایڈیشن صفحہ 336)

کعب الاحبار کو یہ یہودی و مجوسی روایات کا مکسچر ملا اور انہوں نے اس میں سے بھی روایت کرنا شروع کر دیا گویا که یہ کتاب اللہ ہو- دوسری طرف ابو العالیہ نے بھی اس کو قرآن جیسی چیز قرار دے دیا کہ میں اس کتاب کو پڑھتا تو ایسا لگتا کہ گویا قرآن پڑھ رہا ہوں

جنگ میں شامل بصري ابو العاليه نے بتايا كه اس كو لگا يه كوئي نبي دانيال ہے – راقم كہتا ہے يه مغالطه بصريوں كو اپني لاعلمي سے ہوا كيونكه جب فارسيوں سے پوچها گيا كه يه شخص كب مرا تو انہوں نے تين سو سال بتايا اور يه معلوم ہے كه رسول الله صلي الله عليه وسلم اور عيسي عليه السلام كے بيچ يہود پر كوئي نبي مبعوث نہيں ہوا – ليكن تاريخ سے لاعلم لوگوں نے اس لاش كو نبي كي ميت قرار ديا اور ملنے والي كتاب كو دانيال كی كتاب قرار ديا – راقم

كہتا ہے نہ تو يہ لاش كسي نبي كي تهي نہ يہ كتاب كوئي منزل من اللہ تهي – ابو عاليہ نے ليكن خبر دي

فأخذنا المصحف فحملنا إلى عمر بن الخطاب فدعا له كعباً فنسخه بالعربية فأنا أول رل من العرب قرأته مثلما أقرأ القرآن هذا فقلت لأبي العالية: ما كان فيه ؟ فقال سيرتكم وأمور كن ولحون كلامكم وما هو كائن بعد

ہم نے وہ مصحف اٹھا كر اميرالمومنين عمر كے پاس پہنچا ديا، عمر نے كعب الاحبار كو طلب كيا اور كعب نے اس كو عربي ميں لكھ ديا- ابوالعاليہ نے كہا ميں پہلا شخص تها جس نے وہ صحيفہ پڑھا- أبي خلدة بن دينار نے ابوالعاليہ سے پوچها كہ اس صحيفے ميں كيا لكها تها؟ كہا: تمہاري سب سيرت ،تمہارے تمام امور اور تمہارے كلام كے لہجے تک اور جو كچھ آئندہ پيش آنے والا ہے (دلائل النبوه از بيہقي)

ابوالعاليہ اور اس كى قبيل كے غير محتاط لوگوں نے اس كتاب كے مندرجات كو پهيلانا شروع كر ديا

اب اپ تصوير كا دوسرا رخ ديكهيں- مصنف عبد الرزاق ميں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يَطْلُبُ كُتُبَ دَانْيَالَ، وَذَاكَ الضَّرْبَ، فَجَاءَ فِيهِ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَدْرِي فِيمَا رُفِعْتُ؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ عَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ جعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ {الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قَالَ: «فَعَرَفْتُ مَا يُرِيدُ»، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي، فَوَاللَّهِ مَا أَدَعُ عِنْدِي شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْكُتُبِ إِلَّا حَرَقْتُهُ قَالَ: ثُمَّ تَرَكَهُ

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نے کہا : کہتے ہیں کوفه میں ایک آدمی ہوتا تھا جو دانیال کي کتابیں مانگتا تھا ... پس عمر رضي اللہ عنه کا خط آیا که اس(کے پاس) سے اٹھ جاؤ –اس شخص نے کہا کیا معلوم کیا اٹھا؟ پس جب وہ شخص عمر کے پاس گیا ، اس کو عمر نے درے لگائے پھر { الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قرات کي اور کہا پس تو جان گیا میں کیا چاہ رہا تھا- اس نے کہا امیر المومنین مجھے جانے دیں اللہ کو قسم میں اس کتاب کو جلا دوں گا کہا - اس پر انہوں نے اس کو چھوڑا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: " كُنْتُ فِي الْخَيْلِ الَّذِينَ افْتَتَحُوا تُسْتَرَ، وَكُنْتُ عَلَى الْقَبْضِ فِي نَفَرٍ مَعَيْ، فَجَاءَنَا رَجُلٌ بِجَوْنَةٍ، فَقَالَ: تَبِيعُونِي مَا فِي هَذِهِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَهَبًا، أَوْ فِضَّةً، أَوْ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّهُ بَعْضُ مَا تَقُولُونَ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ قَالَ: فَفَتَحُوا الْجَوْنَةَ فَإِذَا فِيهَا كِتَابُ دَانِيَالَ فَوَهَبُوهُ لِلرَّجُلِ، وَبَاعُوا الْجَوْنَةَ بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ: فَذَكَرُوا أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ أَسْلَمَ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ "

أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ نے کہا میں گھوڑے پر تھا جب تستر فتح ہوا اور میں ایک نفر پر قابض تھا پس ایک آدمي آیا اور کہا میرے ساتھ آؤ یه تحریر کیا ہے ہم نے کہا ہاں خبر دار یه تو سونا (کتاب پر لگا) ہے یا چاندي ہے یا کوئي کتاب اللہ ہے- کہا پس انہوں نے کہا یه کتاب اللہ میں سے کوئي ایک ہے پس تحریر کو کھولا تو دیکھا دانیال کي کتاب ہے پس وہ شخص ڈر گیا اور اس تحریر کو دو درہم میں فروخت کر دیا اور کہا وہ شخص مسلمان ہو گیا

دانیال سے منسوب وہ کتاب بازار میں کوڑي کے دام بیچ دي گئي اور بعد میں جو بھي اس قسم کا کوئي مصحف پڑھتا اس کو درے لگتے اور ان کو جلا دینے کا حکم تھا- دوسري طرف لوگ بیان کرتے رہے که عمر رضي اللہ عنه نے اس کے ترجمه کا کعب کو کہا اور ابو

عاليه نے اس کو پڑھا – ابو عاليه کے نزدیک اس میں مسلمانوں کے اختلاف کا ذکر تھا ؟ یا للعجب – ابو عاليه ایک نمبر کے چھوڑو انسان تھے – انہوں نے دعوي کیا که اس کتاب دانیال کا ترجمه عمر رضي الله عنه کے حکم پر کعب الاحبار نے کیا ، جو انہوں نے سب سے پہلے پڑھا اور جانا که اس امت محمد میں کیا کیا فتنے ہوں گے – راقم کہتا ہے یه سازش ہے که اهل کتاب کے قرب قیامت کو اسلام کے قرب قیامت سے ملا دیا جائے – ابو عاليه یاد رہے یه واقعه غرانیق کے بھي راوي ہیں یعني رسول الله صلي الله علیه وسلم الصادق و الامین پر قراني آیات میں شیطاني القا کي روایت بھي کرتے تھے- یه ان کے علم کے مصادر ہیں

بہر حال عمر رضي الله عنه کے سخت آڈر کي بنا پر کعب الاحبار اس کتاب کو لے کر شام بھاگ گئے اور وہاں انہوں نے اس کتاب کي روایات کو پھیلانا شروع کر دیا جن میں سے بہت سي اب کتاب الفتن نعیم بن حماد میں ہیں - کعب کی بہت سی روایت مغالطه کی وجه سے حدیث نبوی بھی بن گئی ہیں[5] –

5

کعب احبار اور ابو ہریرہ رضي الله عنه چونکه سابقه اہل کتاب میں سے تھے ان کے اپس میں اچھے مراسم تھے اور تبادله خیالات ہوتا رہتا تھا – بہت سي باتیں جو کعب سے ابو ہریرہ کو ملیں ان کو جب لوگوں کو انہوں نے بتایا تو لوگ ان کو حدیث رسول سمجھ بٹھے – اس کا ذکر امام مسلم نے اپني کتاب التمیز میں کیا ہے

حَدثنَا عبد الله بن عبد الرَّحْمَن الدَّارمِيّ ثَنَا مَرْوَان الدِّمَشْقِي عَن اللَّيْث بن سعد حَدثنِي بكير بن الاشج قَالَ قَالَ لنا بسر بن سعيد اتَّقوا الله وتحفظوا من الحَدِيث فوَاللَّه لقد رَأَيْتنَا نجالس أَبَا هُرَيْرَة فَيحدث عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عَن كَعْب وَحَدِيث كَعْب عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

دانیال کے نام سے بہت سی کتب ہیں – ایک ان میں بائبل میں موجود ہے – البتہ راقم سمجھتا ہے کہ فارس میں جو دانیال کی کتاب تھی وہ وہ نہیں ہے جو بائبل میں تھی کیونکہ بائبل والی کتاب دانیال مشہور و معروف ہے اور نصرانیوں کے نزدیک الوحی کا درجہ رکھتی ہے –

بکیر بن الاشج نے کہا ہم سے بسر بن سعید نے کہا : اللہ سے ڈرو اور حدیث میں حفاظت کرو – اللہ کي قسم ! ہم دیکھتے ابو ہریرہ کي مجالس میں کہ وہ رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور وہ (باتیں) کعب (کي ہوتیں) اور ہم سے کعب الاحبار (کے اقوال) کو روایت کرتے جو حدیثیں رسول اللہ سے ہوتیں

اس بنا پر اکابر تابعین صحابي ابو ہریرہ کي تمام روایات نہیں لیتے تھے – احمد العلل میں کہتے ہیں

وقال عبد الله: حدثني أبي. قال: حدثنا أبو أسامة، عن الأعمش. قال: كان إبراهيم صيرفيا في الحديث، أجيئه بالحديث. «قال: فكتب مما أخذته عن أبي صالح، عن أبي هريرة. قال: كانوا يتركون أشياء من أحاديث أبي هريرة. «العلل (946) .

احمد نے کہا ابو اسامہ نے کہا اعمش نے کہا کہ ابراھیم النخعي حدیث کے بدلے حدیث لیتے – وہ حدیث لائے – اعمش نے کہا پس انہوں نے لکھا جو میں نے ابو صالح عن ابو ہریرہ سے روایت کیا – اعمش نے کہا : ابراھیم النخعي، ابوہریرہ کي احادیث میں چیزوں کو ترک کر دیتے

کتاب کعب الاحبار

امر خلافت اور عربی تہذیب و تمدن

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: **228هـ**) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا يَزَالُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَجْمَعُهُمْ، وَإِمَارَةٌ قَائِمَةٌ، وَيُعْطَى الرِّزْقُ وَالْجِزْيَةُ حَتَّى يُبْعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ يَكُونُ هُوَ يَجْمَعُهُمْ، ثُمَّ تَنْقَطِعُ الْإِمَارَةُ»

شريح بن عبيد الحضرمي الشامي نے کہا کعب نے کہا : اس امت میں ایسا کبھی نہ ہو گا کہ ایک خلیفہ پر اجماع نہ ہو اور امارت قائم رہے گی اور اس کو رزق دیا جائے گا اور جزیہ یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہو گا پھر یہ ان پر جمع ہوں گے اور خلافت ختم ہو جائے گی

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَهَبَ لِإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صُلْبِهِ اثْنَيْ عَشَرَ قَيِّمًا، أَفْضَلُهُمْ وَخَيْرُهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانُ ذُو النُّورِ، يُقْتَلُ مَظْلُومًا، يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَمَلِكُ الشَّامِ وَابْنُهُ، وَالسَّفَّاحُ، وَمَنْصُورٌ، وَسِينٌ وَسَلَامٌ، يَعْنِي صَلَاحًا وَعَافِيَةً»

أَبِي زِيَادٍ نے کہا کعب نے کہا: اللہ نے اسمعیل کو ان کے صلب میں ۱۲ قیم دیے ان میں سب سے افضل ابو بکر صدیق تھے اور عثمان جن کا قتل مظلوم ہوا اور ان کو دو اجر ملے اور شام کا ملک اور ان کے بیٹے السفاح اور سین اور سلام یعنی صالحیت و عافیت کے ساتھ[6]

6

یہ قول کعب کا نہیں ہو سکتا کیونکہ کعب کا انتقال عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا- کتاب پیدائش باب ۱۷ میں ہے

Gen. 17:20 As for Ishmael, I have heard you; behold, I have blessed him and will make him fruitful and multiply him greatly. He shall father twelve princes, and I will make him into a great nation

20 مَیں اِسمٰعیل کے سلسلے میں بھی تیری درخواست پوری کروں گا۔ مَیں اُسے بھی برکت دے کر پھلنے پھولنے دوں گا اور اُس کی اولاد بہت ہی زیادہ بڑھا دوں گا۔ وہ بارہ رئیسوں کا باپ ہوگا، اور مَیں اُس کی معرفت ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ **21** لیکن میرا عہد اسحاق کے ساتھ ہوگا، جو عین ایک سال کے بعد سارہ کے ہاں پیدا ہوگا۔“

شیعہ کتاب موسوعة الإمام العسكري(ع) المؤلف : الخزعلي، الشيخ أبو القاسم الجزء : 1 صفحة : 152 میں ہے

النباطيّ البياضيّ (رحمه اللّٰه): قال ابن عمر: سمّاهم [أي الأئمّة الاثنى عشر (عليهم السلام)] كعب الأحبار بأسمائهم في التوراة: ينبوذ، قيدورا، أوبايل ميسور، مشموع، دموه، سوه، حيدور، و تمر، بطور، بوقيش، قيدمه.

قال أبو عامر هشام الدستواني: سألت عنها يهوديّا عالما؟

فقال: هذه نعوت أقوام بالعبرانيّة صحيحة، نجدها في التوراة، و لو سألت عنها غيري لعمي عنها للجهل بها ...، قلت: فانعت لي هذه النعوت لأعلمها.

قال: نعم! ...، [بوقيش] برقش [أي الحسن العسكريّ (عليه السلام)] سميّ عمّه

النباطيّ البياضيّ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے بارہ ائمہ کے ناموں کا ذکر کیا کہ کعب احبار نے ان کے نام توریت سے ذکر کیے

ينبوذ، قيدورا، أوبايل ميسور، مشموع، دموه، سوه، حيدور، و تمر، بطور، بوقيش، قيدمه

ابو عامر ہشام نے کہا انہوں نے یہودی عالم سے اس کو پوچھا ؟

کہا یہ ان اقوام کی عبرانی میں تعریف ہے صحیح ہے یہ توریت میں ملا ہے .... میں النباطيّ البياضيّ کہتا ہوں ...

بوقيش، یہ برقش ہے یعنی امام حسن عسکری (علیہ السلام) کے چچا کا نام لیا گیا ہے

دوسری طرف ابن أبي الحديد نے شرح نهج البلاغة ج 4 ص 77 میں لکھا ہے

وروى جماعة من أهل السير أن عليا عليه السلام كان يقول عن كعب الاخبار: إنه لكذاب، و كان كعب منحرفا عن علي عليه السلام

علی کا قول ہے کہ کعب احبار جھوٹا ہے

راقم کہتا ہے کہ توریت میں یہ ١٢ نام موجود نہیں ہیں

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْفُرَ بْنَ حُمْرَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمِّي، مَعْدِي كَرِبُ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ يَقُولُ: قَالَ لَنَا كَعْبُ الْأَحْبَارِ: «إِنَّ مَنْصُورَ خَامِسَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَلِيفَةً»

مَعْدِي كَرِبُ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ نے کہا کعب نے ہم سے کہا منصور پندرہواں خلیفہ ہو گا[7]

منصور سے مراد دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور ہیں- سند منقطع ہے

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَوْذَرٍ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَنْصُورُ مَنْصُورُ بَنِي هَاشِمٍ»

تُبَيْعُ بْنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ نے کعب سے روایت کیا المنصور تو بنی ہاشم کو نصرت دینے والا ہے

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

7

یہ قول بھی کعب الاحبار کا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بنو عباس کی مستقبلل کی خبر ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَالْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِحِمْيَرَ الْأَخْيَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِلْحَبَشِ الشِّرَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِفَارِسَ الْأَحْرَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِقُرَيْشٍ اتِّجَارٌ، قِيلَ: لِمَنَ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: إِلَى حِمْيَرَ الْبَحَّارِ " وَقَالَ الْحَكَمُ: «لِحِمْيَرَ التُّجَّارِ»

يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيِّ نے کعب سے روایت کیا ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا گیا: حمیر کے بہترین لوگوں کا – کہا : ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا حبشہ کے شریروں کا- کہا : ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ قریش کے ڈیلروں کے لئے ... کہا: ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا حمیر کے تاجروں لئے

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ تَعَالَى نُبُوَّةً، وَلَا جَعَلَ خِلَافَةً وَلَا مُلْكًا إِلَّا فِي أَهْلِ الْقُرَى وَالْحَضَارَةِ، كَانُوا لَا يَطْمَعُونَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَهْلِ عَمُودٍ وَلَا بَدْوٍ

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا : اللہ تعالی نے نبوت کیوں بھیجی اور خلافت و ملک کیا اہل القری (شہر والوں) اور تہذیب والوں کے لئے اور اس کو بدوی لوگوں کے لئے پسند نہ کیا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے کہ سن ۲۶ ھ میں فتنہ ہو گا

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " تَدُورُ رَحَى الْعَرَبِ بَعْدَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَنْشَأُ فِتْنَةٌ فِيهَا قَتْلٌ

وَقِتَالٌ، فَأَمْسِكْ عَلَيْكَ فِيهَا يَدَكَ وَسِلَاحَكَ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى بَعْدَ الطُّمَأْنِينَةِ، فَأَمْسِكْ عَلَيْكَ فِيهَا يَدَكَ وَسِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَجِدُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ: الْمُظْلِمَةُ تَلْوِي بِكُلِّ ذِي كِبْرٍ "

أَبِي الْعَوَّامِ نے کعب سے روایت کیا کہ عرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پندرہ سال بعد تک ایک سی صورت حال رہے گی - پھر مناقشہ جنم لے گا ، فتنہ ہو گا جس میں قتل و غارت ہو گی اس میں اپنا ہاتھ اور اسلحہ دور رکھنا پھر اس کے بعد سکون ہو گا اور پھر مناقشہ ہو گا اس میں بھی اپنا ہاتھ اور اسلحہ دور رکھنا کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں پایا ہے کہ ظلم ہر متکبر پر سیاہی بن جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي تُبَيْعٌ ابْنُ امْرَأَةِ كَعْبٍ قَالَ: «مُلْكُ بَنِي أُمَيَّةَ مِائَةُ عَامٍ، لِبَنِي مَرْوَانَ مِنْ ذَلِكَ نَيِّفٌ وَسِتُّونَ عَامًا، لَا يَذْهَبُ مُلْكُهُمْ حَتَّى يَنْزِعُوهُ بِأَيْدِيهِمْ، يُرِيدُونَ سَدَّهُ فَلَا يَسْتَطِيعُونَهُ، كُلَّمَا سَدُّوهُ مِنْ نَاحِيَةٍ انْهَدَمَ مِنْ نَاحِيَةٍ، يُفْتَتَحُونَ بِمِيمٍ وَيُخْتَتَمُونَ بِمِيمٍ، وَلَا يَذْهَبُ مُلْكُهُمْ حَتَّى يُخْلَعَ خَلِيفَةٌ مِنْهُمْ فَيُقْتَلَ، وَيَقْتُلَ حِمْلَاهُ، وَيَقْتُلَ حِمَارُ الْجَزِيرَةِ الْأَصْهَبُ مَرْوَانُ، ثُمَّ يَنْقَطِعُ مُلْكُهُمْ وَعَلَى يَدَيْهِ هَدْمُ الْأَكَالِيلِ»

کعب کی بیوی کے بیٹے تُبَيْعٌ نے کہا : بنی امیہ کے لئے ۱۰۰ سال ہیں اور بنی مروان کے لئے ٦٠ یا اس سے اوپر کچھ سال ہیں- ان سے حکومت نہیں جائے گی یہاں تک کہ یہ اپنے ہاتھوں سے لڑیں گے - ... ان کی حکومت نہیں جائے گی یہاں تک کہ ان کا خلیفہ قتل کر دیا جائے گا اور ان کے حامی قتل ہوں گے اور الجزیرہ کا گدھا مروان قتل ہو گا پھر ان کی امارت منقطع ہو جائے گی اور الْأَكَالِيلِ منہدم ہوں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَكُونُ بِالشَّامِ فِتْنَةٌ تُسْفَكُ فِيهَا الدِّمَاءُ، وَتُقْطَعُ فِيهَا الْأَرْحَامُ، وَتَهْرُجُ فِيهَا الْأَمْوَالُ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا الشَّرْقِيَّةُ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہا شام میں فتنہ ہو گا خون بہے گا، رشتہ داریاں قطع ہوں گی اور اموال برباد ہوں گے پھر یہی سب مشرق میں ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا الثِّقَاتُ مِنْ مَشَايِخِنَا، أَنَّ يَشُوعَ، وَكَعْبًا، اجْتَمَعَا، وَكَانَ يَشُوعُ رَجُلًا عَالِمًا قَارِئًا لِلْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَسَاءَلَا، فَسَأَلَ يَشُوعُ كَعْبًا فَقَالَ: أَلَكَ عِلْمٌ بِمَا يَكُونُ بَعْدَ هَذَا النَّبِيِّ مِنَ الْمُلُوكِ؟ قَالَ كَعْبٌ: «أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اثْنَيْ عَشَرَ مَلِكًا، أَوَّلُهُمْ صِدِّيقٌ، ثُمَّ الْفَارُوقُ، ثُمَّ الْأَمِينُ، ثُمَّ رَأْسُ الْمُلُوكِ، ثُمَّ صَاحِبُ الْأَحْرَاسِ، ثُمَّ جَبَّارٌ، ثُمَّ صَاحِبُ الْعُصَبِ، وَهُوَ آخِرُ الْمُلُوكِ يَمُوتُ مَوْتًا، ثُمَّ يَمْلِكُ صَاحِبُ الْعَلَامَةِ يَمُوتُ مَوْتًا، فَأَمَّا الْفِتَنُ فَإِنَّهَا تَكُونُ إِذَا قُتِلَ ابْنُ مَاحِقِ الذَّهَبِيَّاتِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يُسَلَّطُ الْبَلَاءُ، وَيُرْفَعُ [ص:199] الرَّخَاءُ، وَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ أَرْبَعَةُ مُلُوكٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ، مَلِكَانِ لَا يُقْرَأُ لَهُمَا كِتَابٌ، وَمَلِكٌ يَمُوتُ عَلَى فِرَاشِهِ يَكُونُ مُكْثُهُ قَلِيلًا، وَمَلِكٌ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الْجَوْفِ، عَلَى يَدَيْهِ يَكُونُ الْبَلَاءُ، وَعَلَى يَدَيْهِ تُكْسَرُ الْأَكَالِيلُ، يُقِيمُ عَلَى حِمْصَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ صَبَاحٍ، يَأْتِيهِ الْفَزَعُ مِنْ قِبَلِ أَرْضِهِ فَيَرْتَحِلُ مِنْهَا، فَيَقَعُ الْبَلَاءُ بِالْجَوْفِ، وَيَقَعُ الْبَلَاءُ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَنْقَطِعُ أَمْرُهُمْ، وَيَجِيءُ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ غَيْرِهِمْ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِمْ»

ثقات نے خبر دی کہ یَشُوعَ اور کعب جمع ہوئے اور یَشُوعَ، بعثت نبوی سے قبل سے کتابوں کا مطالعہ کرنے والے ایک عالم تھے – پس یَشُوعَ نے کعب سے سوال کیا کیا آپ

کو خبر ہے کہ ان نبی کے بعد کون بادشاہ ہوں گے ؟ کعب نے کہا میں نے توریت میں پایا ہے کہ ۱۲ بادشاہ ہوں گے ان کے اول صدیق ہیں پھر الفاروق ہیں پھر امین ہیں پھر بادشاہوں کے سردار ، پھر سپاہیوں والے ، پھر جبار ، پھر اعصاب والے جو آخری شاہ ہوں گے اپنی موت مریں گے ، پھر علامت والے جو اپنی موت مریں گے – جہاں تک فتنہ ہے تو وہ تب ہو گا جب سونار کا بیٹا قتل ہو گا اس پر مصیبت و آزمائش کا تسلط ہو گا اور خوشحالی اٹھا لی جائے گی . اس وقت چار بادشاہ ہوں گے جو صاحب علامت کے اہل بیت میں سے ہوں گے، دو بادشاہ ہوں گے جن پر کتاب نہیں پڑھی جائے گی اور بادشاہ ہو گا جو بستر پر مرے گا اور آسودگی کم ہو گی ، اور بادشاہ ہو گا جو بھوک کی وجہ سے نکلے گا، اسی کے ہاتھ پر آزمائش ہو گی اور یہ حمص میں ۱۲۰ صبحیں کریں گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَكُونُ بَعْدَ فِتْنَةِ الشَّامِيَّةِ الشَّرْقِيَّةِ هَلَاكُ الْمُلُوكِ وَذُلُّ الْعَرَبِ، حَتَّى يَخْرُجَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہا شامی شرقی فتنہ کے بعد بادشاہ ہلاک ہوں گے اور عربوں کی ذلت ہو گی یہاں تک کہ اہل مغرب نکلیں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خُسِفَ بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَسْتَا، وَخُلِعَ خَلِيفَتَانِ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ، وَاخْتَلَفَ آلُ الْعَبَّاسِ بَيْنَهُمْ حَتَّى يُرْفَعَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ لِوَاءً،

وَثِنْتَا عَشْرَةَ رَايَةً، فَعِنْدَهَا يَغْلِبُ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ فِي دَارِ مُلْكِهِمْ، وَبِهَا يَجْتَمِعُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْآخِرَةُ، وَيَعْبُرُ جَيْحُونُ، وبِهَا يَجْتَمِعُونَ، وَعِنْدَ ذَلِكَ سُقُوطُ مُلْكِهِمْ، وَخُرُوجُ الْبَرْبَرِ عَلَى الشَّامِ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ جب وہ قریہ دھنس جائے گا جس کو حَرَسْتَا کہتے ہیں تو بنو عباس میں سے دو خلیفہ نکلیں گے اور ال عباس کا اختلاف ہو جائے گا حتی کہ ان میں ۱۲ جھنڈے بلند ہوں گے اور پھر ان کے ملک پر مصیبت چھا جائے گی اور یہ اس میں جمع ہوئے ہوں گے پھر ایک اور آزمائش ہو گی جب یہ جَيْحُونُ کو پار کریں گے اور وہاں جمع ہوں گے اور ان کا ملک سقوط کا شکار ہو گا اور شام پر بربر قوم حملہ آور ہو گی

اپنی وفات کے وقت بھی کعب احبار کی خواہش تھی وہ حرستا (الغوطة کے علاقہ میں حرستا واقع ہے) میں وفات پائیں -اس کا ذکر الکنی از الدولابی میں ہے

ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ جَنْدَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ حُدَيْرٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَضَرْتُ بَعْثَ الصَّائِفَةِ فِي آخِرِ خِلَافَةِ

عُثْمَانَ وَقَدْ كَانَ كَعْبٌ أَوْقَعَ اسْمَهُ فِي الْبَعْثِ " فَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ , فَقِيلَ: لَهُ إِنَّكَ مَرِيضٌ , فَقَالَ: أَخْرِجُونِي فِي الْبَعْثِ فَوَاللَّهِ , لَأَنْ أَمُوتَ بِحَرَسْتَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ بِدِمَشْقَ وَلَأَنْ أَمُوتَ بِدَوْمَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ بِحَرَسْتَا هَكَذَا قَدِمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ " [ص:906]، قَالَ أَبُو فَرْوَةَ: «فَأَخْرَجْنَاهُ، فَمَاتَ حِينَ انْتَهَى إِلَى حِمْصَ

کعب نے مرتے وقت کہا کہ مجھ کو حرستا میں مرنا دمشق میں مرنے سے زیادہ پسند ہے اور دومہ میں مرنا ، حرستا سے زیادہ پسند ہے لیکن وفات حمص میں ہوئی

سلفی تنظیموں کی نصیری حکومت سے بغاوت کے دوران حرستا مکمل تباہ ہو گیا ہے کیونکہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ الغوطہ سے متعلق روایات حدیث نبوی ہیں

عربوں سے متعلق

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «رَأْسُ الْأَرْضِ الشَّامُ، وَجَنَاحَاهَا مِصْرُ وَالْعِرَاقُ، وَالذَّنَابَا الْحِجَازُ، وَعَلَى الذَّنَابَا يُسْلَخُ الْبَازُ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا کہا زمین کا سر شام ہے اور اس کے پر مصر و عراق ہیں ، حجاز کمر پٹہ ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تُخَرَّبُ الْأَرْضُ قَبْلَ الشَّامِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا»

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کعب سے روایت کیا کہا (تمام) زمین ، شام سے ٤٠ سال قبل برباد ہو جائے گی

عجمیوں سے متعلق نصیحت

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «وَدِدْتُ أَنَّ كُلَّ دُرٍّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ صَارَ قَطِرَانًا» ، ثُمَّ [ص:241] قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ لَا يَنْتَهُونَ حَتَّى يَتَّخِذُوا الْغَنَمَ وَيَحْتَلِبُوهَا وَيَتَبَارَوْا فِيهَا، حَتَّى إِذَا كَثُرَتْ خَرَجُوا مِنَ الْمُدُنِ وَالْجَمَاعَاتِ وَالْمَسَاجِدِ، فَبَدَوْا بِهَا، فَلَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا، وَلَا جَعَلَ خِلَافَةً، وَلَا مُلْكًا إِلَّا فِي أَهْلِ الْقُرَى وَالْحَضَارَةِ، وَكَانُوا لَا

يَطْمَعُونَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَهْلِ عَمُودٍ وَلَا بَدْوٍ، فَإِذَا رَأَى اللَّهُ رَغْبَتَهُمْ عَنِ الْجَمَاعَاتِ وَالْمَسَاجِدِ ابْتَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ أَقْوَامًا يَنَاطِقُونَهُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ، وَيَضْرِبُونَهُمْ بِالْمَشْرَفِيَّةِ حَتَّى يَعُودُوا إِلَى الْجَمَاعَةِ وَالْمَسَاجِدِ، فَلَا تَسْتَكْثِرُوا مِنْ سَبْيِ الْعَجَمِ، وَلَوْ سُلِّطْتُ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ سَبْيِهِمْ لَقَتَلْتُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةً، وَأَنْظُرُ إِلَى الْعُشْرِ الْبَاقِي فَأَنْفِيهِمْ إِلَى وَادِي الشَّجَرِ، أَوْ وَادِي الْعَرَجِ، أَوْ وَادِي الْعَرْعَرِ، فَوَاللَّهِ إِنْ بَقُوا لَكُمْ لَيَمْرَنُ عَلَيْكُمُ الْعَيْشُ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا میرا میلان اس بات پر ہے کہ ہو سکتا ہے کہ زمین کے اوپر سب موتی (آرائش) ، تارکول میں بدل جائیں – پھر کہا لوگ نہیں رکتے تھے حتی کہ وہ بکریاں جمع کر لیتے تھے ، ان کا دودھ دھوتے تھے ، اور ان کا خیال کرتے تھے ، پھر لوگ شہروں میں منقتل ہوئے ، جماعتیں بنا لیں اور عبادتگاہیں ، پھر اللہ نے کوئی نبی نہ بھیجا ، نہ کوئی خلافت بنائی ، نہ بادشاہ کیا سوائے اس کے کہ وہ نبی شہر والا اور تہذیب و تمدن والا تھا- اور نبی کی قوم اس پر راضی نہ ہوئے چاہے ستونوں والے ہوں یا بدو ہوں ، پھر جب اللہ نے انسانیت کو دیکھا کہ اس کی رغبت جماعت و مسجد میں ہے تو اللہ نے ان میں سے جنہوں نے وعدہ پورا کیا تھا ان میں سے اقوام کو اٹھایا جو عربی بولتے تھے اور ان کو عزت دی حتی کہ وہ واپس جماعت و مسجد کی طرف آئے، لیکن عجمیوں کو کم مت سمجھو اگر وہ تسلط حاصل کر لیں تو ہر دس میں سے نو کو قتل کر دیں گے اور جو باقی بچیں گے ان کو وادی الشجر یا وادی العرج یا وادی العرعر میں دھکیل دیں گے ، لہذا اللہ کے واسطے اگر عجمی تم میں آ بسیں تو ان کو زندہ رہنے دینا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: وَأَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتَ فَتَبَوَّهْتَ مَعَ قَوْمِكَ؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَتْرُكَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةَ صَلَاةٍ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ سَعِيدٌ: سَمِعْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ: "لَيْتَ هَذَا اللَّبَنَ عَادَ قَطِرَانًا، قِيلَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا اتَّبَعَتْ أَذْنَابَ الْإِبِلِ فِي الشِّعَابِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ"

سعید بن مسیب نے کہا میں کہتا ہوں اگر تم خروج کرو گے تو اپنی قوم کو مزید مضطرب کرو گے – کہا : اللہ کی پناہ کہ پانچ نماز کی وجہ سے میں ۱۲۵ نمازیں چھوڑ دوں - پھر سعید نے کہا میں نے کعب سے سنا تھا کہ یہ دودھ ، تار کول میں نہیں بدلے گا

موالی کا راج آئے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ شُعْبَةَ الشَّعْبَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبْرَهَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ الْعَرَبَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ رَأَيْتَ الْمَوَالِيَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ رَأَيْتَ مُسْلِمَةَ الْأَرَضِينَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ الْمَوَالِي، فَقَدْ غَشِيَتْكَ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ» قَالَ كُرَيْبٌ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا بِالْأَحْمَرَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ إِذَا مُنِعَتِ الْأَقْلَامُ وَالْوَسَائِدُ

كُرَيْبِ بْنِ أَبْرَهَةَ نے کعب سے روایت کیا کہا جب تم دیکھو کہ عرب کا درجہ کم کر دیا گیا ہے تو قریش حکومت کریں گے ، پھر تم دیکھو گے کہ موالی (آزاد کردہ غلام) یہ درجہ میں کم ہوں گے اور عرب حاکم ہوں گے، پھر تم دو زمینوں کے مسلمانوں کو کم درجہ

میں دیکھو گے تو موالی راج کریں گے ، پس قیامت کی نشانیون کو کھو دو گے – كُرَيْبٌ نے کہا میں نے کہا اے ابو اسحاق ہم سے حُذَيْفَةَ نے بیان کی تھی دو سرخ والی روایت- کعب نے کہا یہ اس وقت ہو گی جب قلم اور گدوں سے منع کر دیا جائے گا

منگول عراق میں

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْحَكَمُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «كَأَنِّي أَسْمَعُ خَفْقَ جِعَابِ التُّرْكِ بَيْنَ الْأَغِلَةَ وَبَارِقَ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْد نے کعب سے روایت کیا کہ کہا گویا کہ میں ترک (منگول) قوم کے ترکش کے تیروں کی سرک کو سن رہا ہوں بارق اور الْأَغِلَةَ (الجزیرہ کے شہروں) کے درمیان

الْأَغِلَةَ وَبَارِقَ یہ الجزیرہ کے شہر ہیں جو آجکل عراق میں ہیں

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: فَأَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ تَمِيمٍ التَّنُوخِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَرِدُ التُّرْكُ الْجَزِيرَةَ حَتَّى يَسْقُوا خُيُولَهُمْ مِنَ الْفُرَاتِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الطَّاعُونَ فَيَقْتُلُهُمْ، فَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ»

يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ نے کعب سے روایت کیا کہ ترک ، الْجَزِيرَةَ (کردستان جو آج کل عراق میں ہے) میں واپس پلٹ آئیں گے یہاں تک کہ ان کے گھوڑے فرات پر پانی پئیں گے پھر اللہ ان پر طاعون کو نازل کرے گا اس سے یہ قتل ہوں گے اور ان میں سوائے ایک کے کوئی نہ بچے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: " يَنْزِلُونَ آمِدَ، وَيَشْرَبُونَ مِنَ الدِّجْلَةِ وَالْفُرَاتِ، يَسْعَوْنَ فِي الْجَزِيرَةِ، وَأَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ شَيْئًا، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الثَّلْجَ فِيهِ صِرٌّ وَرِيحٌ وَجَلِيدٌ، فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَهُمْ وَكَفَاكُمُ الْعَدُوَّ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَدْ هَلَكُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ "

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا وہ آمِدَ عراق میں اتریں گے، دجلہ و فرات کا پانی پئیں گے، الْجَزِيرَةَ (کردستان جو آج کل عراق میں ہے) کی طرف جائیں گے اور الْجَزِيرَةَ کے اہل اسلام ان کا مقابلہ نہ کر پائیں گے پھر اللہ تعالی اولے برسائے گا جس میں تند و تیز ہوا ہو گی جو ان کے دشمن کو ختم کر دے گی کوئی نہ بچے گا

عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق

شیعہ کتاب الأمالي للمفيد میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ابو ذر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور بحث ہونے لگی- کعب احبار وہاں موجود تھے وہ برہم ہوئے کہ یہ کیا بد تمیزی چل رہی ہے - ابو ذر نے کعب کو یہودن کی اولاد ہونے کا طعنہ دیا

فقام إليه كعب الأحبار فقال له أ لا تتقي الله يا شيخ تجيب أمير المؤمنين بهذا الكلام فرفع أبو ذر عصى كانت في يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما كلامك مع المسلمين فو الله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان و الله لا جمعتني و إياك دار قد خرفت و ذهب عقلك

راقم کہتا ہے یہ روایت گھڑی ہوئی ہے - کعب احبار دور عمر میں ہی مدینہ سے شام منتقل ہو گئے تھے وہاں سے واپس مدینہ انا معلوم نہیں ہے- اس واقعہ کی سند ہے

قال أخبرني أبو الحسن علي بن بلال المهلبي قال أخبرني علي بن عبد الله الأصفهاني قال حدثني إبراهيم بن محمد الثقفي قال حدثني محمد بن علي قال حدثنا الحسين بن سفيان عن أبيه عن أبي جهضم الأزدي عن أبيه

سند میں أبي جهضم الأزدي مجہول ہے جس کا ترجمہ کتب رجال شیعہ میں نہیں ملا

عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق

تاریخ طبری میں ہے

حدّثني سلم بن جُنادة، قال: حدّثنا سُليمان بن عبد العزيز بن أبي ثابت بن عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف، قال: حدّثنا أبي عن عبد الله بن جعفر، عن أبيه، عن المِسْور بن مخْرمة.- وكانت أمّه عاتكة بنت عوف - قال: خرج عمر بن الخطاب يومًا يطوف في السوق .... فلما كان من الغد جاءه كعب الأحبار فقال له: يا أمير المؤمنين! اعهد، فإنك ميّت في ثلاثة أيام; قال: وما يُدريك؟ قال: أجده في كتاب الله عزّ وجلّ التوراة، قال عمر: آللهَ إنك لتجد عمر بن الخطاب في التوراة؟ ! قال: اللهمّ لا; ولكني أجد صفتَك، وحِلْيتك، وأنه قد فني أجلُك - قال: وعمر لا يُحسّ وجعًا ولا ألمًا - فلما كان من الغد جاءه كعب، فقال: يا أميرَ المؤمنين! ذهب يوم وبقي يومان; قال: ثمّ جاءه من غدِ الغد; فقال: ذهب يومان وبقيَ يوم وليلة; وهي لك إلى صبيحتها. قال: فلما كان الصبح خرج عمر إلى الصلاة، وكان يوكّل بالصّفوف رجالًا، فإذا استوت; جاء هو فكبّر. قال: ودخل أبو لؤلؤة في الناس، في يده خنجر له رأسان نصابه في وسطه، فضرب عمر ستّ ضربات،

المِسْور بن مخْرمة سے مروی ہے کہ عمر ایک روز بازار میں نکلے ... دوپہر میں کعب احبار آئے اور کہا امیر المومنین حفاظت پر مقرر کر لیں کہ آپ تین دن میں وفات پا جائیں گے – عمر نے کہا تجھ کو کہاں ملا ؟ کعب بولے اس کو کتاب اللہ تورات میں پایا ہے – عمر نے کہا تو نے توریت میں عمر بن خطاب کا ذکر پایا ؟ کعب نے کہا اوہ اللہ ، نہیں - آپ کی صفت پائی ہے حلیہ ملا ہے - ... پھر کعب آیا اور کہا آپ کی وفات میں دو دن رہ گئے ہیں ...

راقم کہتا ہے اس کی سند میں مجہول ہے

عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف. روى عنه ابنه محمد بن عبد العزيز. قال ابن القطان: مجهول الحال.

صحیح وضعیف تاریخ الطبري کے محقق محمد بن طاهر البرزنجي کا کہنا ہے

في إسناده عبد العزيز وهو متروك، وفي متنه نكارة شديدة

اس کی سند میں عبد العزيز متروک ہے اور متن میں شدید نکارت ہے

المعجم الصغير لرواة الإمام ابن جرير الطبري از أكرم بن محمد زيادة الفالوجي الأثري کے مطابق اس سند میں دوسرا راوی بھی مجہول ہے

سليمان بن عبد العزيز بن أبي ثابت، واسمه عمران بن عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف، القرشي، الزهري، المدني، من التاسعة، لم أعرفه، ولم أجد له ترجمة.

- لہذا یہ سند ثابت نہیں ہے

بعض لوگوں نے کعب احبار کو قتل عمر میں ملوث قرار دے دیا ہے جو تاریخا نا قابل قبول ہے - اس کا ذکر کتاب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شخصیت اور کارنامے میں ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی نے کیا ہے

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں کعب احبار کو بھی متہم کیا گیا ہے، چنانچہ طبری نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جس میں عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں ان کی شرکت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اس روایت میں ہے کہ: ”پھر عمر رضی اللہ عنہ لوٹ کر اپنے گھر آئے، دوسرے دن صبح ہوئی تو ان کے پاس کعب احبار آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ تین دنوں میں آپ مر جائیں گے۔ آپ نے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اللہ کی کتاب تورات میں اسے پڑھا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یقیناً تم تورات میں عمر بن خطاب کا ذکر پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ کے اوصاف اور جسمانی حلیہ کو میں نے پڑھا ہے اور اس حساب سے اب آپ کی عمر ختم ہو رہی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی غم۔ دوسرے دن پھر صبح کے وقت کعب احبار آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! ایک دن تو ختم ہو چکا، اب صرف ایک دن اور ایک رات باقی ہے اور یہ رات بھی صرف صبح تک آپ کا ساتھ دے گی۔ راوی کا کہنا ہے کہ: تیسرے دن جب صبح ہوئی تو آپ نماز فجر کے لیے نکلے، آپ کی عادت تھی کہ نماز شروع ہونے سے پہلے کچھ لوگوں کو صفیں درست کرنے کے لیے مکلف کر رکھا تھا اور جب صف برابر ہو جاتی تو آپ آتے اور اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ چنانچہ آج بھی ایسا ہی کیا، (نماز شروع ہوئی تو) ابولؤلؤ مجوسی لوگوں میں گھس گیا، اس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا اس کے دو سرے تھے، پکڑنے کی جگہ درمیان میں بنائی گئی تھی۔ اسی خنجر سے اس نے عمر رضی اللہ عنہ پر چھ وار کیے۔ ایک ضرب تو زیر ناف لگی اور وہ اتنی کاری تھی کہ وہی جان لیوا ثابت ہوئی۔ ٦

اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے بعض جدید مفکرین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں کعب احبار برابر کے شریک تھے، مثلاً ڈاکٹر جمیل عبداللہ مصری نے اپنی کتاب ”اثر اھل الکتاب فی الفتن والحروب الأھلیۃ فی القرن الأول الھجری“ میں، اسی طرح عبدالوہاب نجار نے ”الخلفاء الراشدون“ میں اور غازی محمد فریج نے اپنی کتاب ”النشاط السری الیھودی فی الفکر والممارسۃ“ میں یہی بات لکھی ہے۔ ٦ لیکن ڈاکٹر احمد بن عبداللہ بن ابراہیم الزغیبی نے کعب احبار کی

بہر حال لوگوں نے عمر کے حوالے سے کتاب زکریا باب کی آیات پیش کی ہے

Zech. 9:9 Rejoice greatly, O daughter of Zion!
Shout aloud, O daughter of Jerusalem!
Behold, your king is coming to you;
righteous and having salvation is he,
humble and mounted on a donkey,
on a colt, the foal of a donkey.

نیا بادشاہ آنے والا ہے

9 اے صیون بیٹی، شادیانہ بجا! اے یروشلم بیٹی، شادمانی کے نعرے لگا! دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔ وہ راست باز اور فتح مند ہے، وہ حلیم ہے اور گدھے پر، ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔

عربی میں ہے

اِبْتَهِجِي جِدًّا يَا ابْنَةَ صِهْيَوْنَ، اهْتِفِي يَا بِنْتَ أُورُشَلِيمَ. هُوَذَا مَلِكُكِ يَأْتِي إِلَيْكِ. هُوَ عَادِلٌ وَمَنْصُورٌ وَدِيعٌ، وَرَاكِبٌ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَى جَحْشٍ ابْنِ أَتَانٍ.

الفاظ ہیں

عَادِلٌ ------------------------------------ ع

مَنْصُورٌ------------------------------------ م

رَدِيعٌ ------------------------------------ ر

اس سے عمر لفظ نکلتا ہے - فتح یروشلم کے بعد عمر ، بادشاہ کی طرح اس میں داخل ہوئے تھے

اسی کتاب زکریا میں آگے اس بادشاہ کے قتل کا بھی ذکر ہے –عین ممکن ہے کہ قتل عمر کا استخراج اسی کتاب سے اخذ کیا گیا ہو – و اللہ اعلم

علی رضی اللہ عنہ سے متعلق

طبقات ابن سعد میں ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ كَعْبَ الأَحْبَارِ قَامَ زَمَنَ عُمَرَ فَقَالَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: مَا كَانَ آخِرُ ما تكلم به رسول الله. ص؟ فَقَالَ عُمَرُ: سَلْ عَلِيًّا. قَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هُوَ هُنَا. فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَسْنَدْتُهُ إِلَى صَدْرِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ: الصَّلاةَ الصَّلاةَ! فَقَالَ كَعْبٌ: كَذَلِكَ آخِرُ عَهْدِ الأَنْبِيَاءِ وَبِهِ أُمِرُوا وَعَلَيْهِ يُبْعَثُونَ.

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب احبار دور عمر میں کھڑے ہوئے جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کعب نے پوچھا کون تھا جس نے سب سے آخر میں رسول اللہ سے بات کی ؟ عمر نے کہا علی سے پوچھو - کعب احبار نے کہا کہاں ہیں وہ ؟ عمر نے کہا ادھر - پس کعب نے علی سے سوال کیا تو علی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے اس طرح لگایا کہ ان کا سر میرے کندھے پر تھا اور وہ کہہ رہے تھے نماز ، نماز - کعب نے کہا یہ انبیاء کا آخری عہد ہوتا ہے اور وہ اسی کا حکم کرتے ہیں اور اسی مقصد کے تحت بھیجے گئے تھے

میزان الذھبی میں ہے سند میں حرام بن عثمان متروک ہے

قال مالك ويحيى: ليس بثقة

وقال أحمد: ترك الناس حديثه

وقال الشافعي وغيره: الرواية عن حرام حرام

وقال ابن حبان: كان غاليا في التشيع يقلب الأسانيد، ويرفع المراسيل

وقال إبراهيم بن يزيد الحافظ: سألت يحيى بن معين عن حرام

فقال: الحديث عن حرام حرام

و كذا قال الجوزجاني

اس روایت کو شیعوں نے اپنی کتب میں دلیل میں پیش کیا ہے کہ آخری کلام علی نے کیا یا علی کے گھر میں وفات ہوئی -

معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق

السنة لأبو بكر الخلال تحقيق عطية الزهرانی حديث **348** میں ہے

فقال كعب : لا ولكنه صاحب البغلة الشهباء يعنى معاوية، فقيل لمعاوية إن كعباً يسخر بک يزعم أنک تلی هذا الأمر،فأتاه فقال له : يا أبا إسحاق و كيف وها هنا علی والزبير وأصحاب رسول الله ؟ قال : أنت صاحبها

مصنف ابن ابی شیبه میں ہے

وَكِيعٌ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , قَالَ: كَانَ الْحَادِي يَحْدُو بِعُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ: « [البحر الرجز] إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ ... وَفِي الزُّبَيْرِ خَلَفٌ رَضِيٌّ»

قَالَ: فَقَالَ كَعْبٌ: وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ , فَقِيلَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنَّ كَعْبًا يَسْخَرُ , بِكَ وَيَزْعُمُ أَنَّكَ تَلِي هَذَا الْأَمْرَ , قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ , وَكَيْفَ وَهَا هُنَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ , قَالَ: «أَنْتَ صَاحِبُهَا»

ابو صالح نے کہا ایک حدی کہنے والا عثمان کے لئے کہتا

امیر ان کے بعد میں علی ہے

اور زبیر کے لئے خلافت راضی ہے

کہا : کعب نے کہا نہیں بلکہ اس صاحب کے لئے ہے جو موٹی کھال والے گدھے والا ہے یعنی معاویہ- پس معاویہ سے کہا گیا یہ کعب اپ کا مذاق اڑاتا ہے دعوی کرتا ہے کہ اپ کو امر خلافت ملے گا پس وہ اس کے پاس گئے اور کہا

اے ابو اسحاق کیسے ابھی تو علی ہے زبیر ہے اور اصحاب رسول اور بھی ہیں

کعب بولا آپ بھی انہی میں سے تو ہیں

سند منقطع ہے - أَبِي صَالِحٍ کی ملاقات معاویہ سے نہیں ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ یہ کون ابو صالح ہے – کعب الاحبار کا ذکر ہے جس کا دور عثمان میں انتقال ہوا جبکہ متن میں کعب کا ذکر ہے کہ وہ معاویہ کا مذاق اڑاتا- کعب عالم الغیب نہ تھا لہذا یہ سب اس کے نام پر ہے پر کی اڑا دی گئی ہے

امام احمد کی العلل میں ہے

قال عبد اللَّه: وجدت في كتاب أبي: حدثنا يزيد بن عبد ربه، قال: حدثنا عثمان بن سعيد، يعني ابن كثير بن دينار، قال: حدثنا حريز، عن سليم بن عامر، قال: قال معاوية: إن كان عند كعب لعلم مثل الثمار

دوسرے نسخوں میں الثمار کی بجائے الثمام ہے

معاویہ نے کہا کعب کا علم پھلوں / جھاڑیوں جیسا ہے

سلیم بن عامر کا سماع معاویہ رضی اللہ عنہ سے معلوم نہیں ہو سکا ہے یا نہیں

تاریخ أبو زرعة الدمشقي میں ہے

قال أبو زرعة الدمشقي: حدثنا الحكم بن نافع. قال: أخبرنا شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري. قال: أخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف، أنه سمع معاوية بن أبي سفيان يحدث رهطًا من قريش، وهو بالمدينة، فذكر كعب الأحبار. فقال: إن كان لمن أصدق هؤلاء المحدثين، الذين يحدثون عن الكتاب، وإن كنا مع ذلك لنبلو عليه الكذب. "تاريخه"

حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے معاویہ سے سنا انہوں نے قریش کے ایک گروہ سے روایت کیا جب وہ مدینہ میں تھے پس کعب احبار کا ذکر کیا اور کہا وہ محدثین میں سب سے سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے تھے اور اگر ہمارے پاس یہ علم ہوتا تو اہل کتاب اس کو کذب کہہ دیتے

اس کی سند میں بھی اشکال ہے کہ شعيب بن أبي حمزة کا امام زہری سے سننے پر بعض محدثین کا کہنا ہے

حَدِيْثُهُ يُشْبِهُ حَدِيْثَ الإِملاَءِ اس کی حدیث املا جیسی ہے

گویا کہ کسی نے لکھوا دی ہے

اہل شام کی فضیلت

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «حِمْصُ مِنَ الْجُنْدِ الَّذِي يَشْفَعُ شَهِيدُهُمْ لِسَبْعِينَ، وَأَهْلُ دِمَشْقَ الَّذِينَ يُعْرَفُونَ بِالثِّيَابِ الْخُضْرِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ الْأُرْدُنِّ مِنَ الْجُنْدِ الَّذِينَ هُمْ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلُ فِلَسْطِينَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ»

عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ نے کعب سے روایت کیا کہا حمص ایک لشکر ہے جس کے شہید ستر کی شفاعت کریں گے اور دمشق والے جنت میں سبز لباس سے جانے جائیں گے ، اردن والے وہ لشکر ہیں جو روز محشر سایہ عرش میں ہوں گے ، فلسطین والے وہ ہیں جن کی طرف اللہ ہر روز دو بار دیکھتا ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «شَهِيدُ أَهْلِ حِمْصَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَكْسُوهُمُ اللَّهُ ثِيَابًا خُضْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلُ الْأُرْدُنِّ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ، وَأَهْلُ فِلَسْطِينَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

صَفْوَانَ نے کعب سے روایت کیا کہا اہل حمص کا شہید ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ، روز محشر اہل دمشق کو اللہ تعالی سبز لباس پہنائے گا ، اہل اردن کو سایہ عرش عطا ہو گا ، اہل فلسطین کو اللہ دن میں تین بار دیکھتا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَظَلَّتْكُمْ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنْ بُيُوتِ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ» ، قِيلَ: فَمَا يَخْلُصُ مِنْهَا أَحَدٌ؟ قَالَ: «يَخْلُصُ مِنْهَا مَنِ اسْتَظَلَّ بِظِلِّ لُبْنَانَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَحْرِ، فَهُوَ أَسْلَمُ النَّاسِ مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ» ، قَالَ: «فَإِذَا كَانَ مِائَةٌ وَاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً احْتَرَقَتْ دَارِي هَذِهِ فَاحْتَرَقَتْ دَارُهُ حِينَئِذٍ»

مطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ نے کعب سے روایت کیا کہا تم پر فتنہ سایہ فگن ہو گا جیسے تاریک رات ہو، مشرق و مغرب میں مسلمانوں کے گھروں میں کوئی بھی گھر ہو، کوئی بھی اس فتنہ سے نہ بچے گا – کہا گیا کہ کیا کوئی اس میں خاص بھی کیا جائے گا ؟ کعب نے جواب دیا کہ اس میں خاص وہ کیے جائیں گے جو لبنان سے سمندر کے درمیان ہیں جو انسانوں میں اس فتنہ سے سب سے زیادہ بچے ہوئے ہیں - کہا جب ۱۲۲ سال ہو گا یہ گھر اور اس کا دروازہ جلا دیا جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَحَبُّ الْقُدُسِ إِلَى اللَّهِ جَبَلُ نَابُلِسَ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسَحُونَهُ بِالْحِبَالِ بَيْنَهُمْ»

حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا کہا القدس کے پہاڑ کے بعد اللہ کو سب سے زیادہ پسند جبل نابلس ہے ، لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ رسیوں سے اپنے آپ کو باندھ لیں گے

یہ حوالہ دلچسپ ہے - یہود کے بدعتی فرقے سامرہ کے مطابق جبل طور ، نابلس ، اسرائیل میں جَبَل جَرزيم

Gerizim

ہے اور یہ اصل قبلہ ہے- اغلبا اسی پر جا کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے [8]

8

مسند احمد کی روایت ہے -

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ، أَبَا هُرَيْرَةَ، وَهُوَ جَاءٍ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ: أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْحَلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ کہتے ہیں میں ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور وہ طور سے آ رہے تھے پس کہا کہاں سے آئے؟ ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا طور سے وہاں نماز پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں آپ سے پہلے ملتا تو آپ یہ سفر نہ کرتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے لئے ایک مسجد الحرام دوسرے میری یہ مسجد اور مسجد الاقصی

مسند ابو داود طیالسی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ، أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءٍ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: أَقْبَلْتُ مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ أَدْرَكْتُكَ لَمْ تَذْهَبْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى«

ان دونوں سندوں میں پھر وہی عبد الملك بْن عمیر ہے جو عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ سے اس روایت کو بیان کر رہا ہے

مسند احمد میں ایک دوسری روایت میں سب الگ ہے

باقی یہودی اس بات کو قبول نہیں کرتے -

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَمْلِكُ حَمْلَ امْرَأَةٍ، اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، وَهُوَ الْأَزْهَرُ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ، أَوِ الزُّهْرِيُّ ابْنُ الْكَلْبِيَّةِ، الْمُشَوَّهُ السُّفْيَانِيُّ»

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى مَسْجِدِ الطُّورِ لِيُصَلِّيَ فِيهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْتَحِلَ مَا ارْتَحَلْتَ، قَالَ: فَقَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي

مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ مسجد الطور سے آ رہے تھے کہ وہاں عبادت کریں میں نے ان سے کہا اگر میں آپ کے سفر سے پہلے آپ سے ملا ہوتا تو آپ یہ نہ کرتے - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سواری نہ کسی جائے سوائے اس کے تین مسجدوں کے لئے مسجد الحرام ، مسجد الاقصی اور میری مسجد

ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کوہ طور کا سفر کرتے تھے- دور نبوی میں طور پہاڑ کے لئے ایک ہی جگہ مشہور تھی جو مصر میں ہے - کوہ طور آجکل مصر میں جزیرہ سینا میں بتایا جاتا ہے جبکہ اس کا اصل مقام ثابت نہیں – موجودہ کوہ طور در اصل نصرانی ہیلینا اور عیسائی مبلغ یسوبؤس کی دریافت تھے جن پر کوئی دلیل نہیں تھی صرف کونسٹنتیں مشرک بادشاہ کی خواہش پر اس کو دریافت کیا گیا تھا – عہد نامہ جدید میں پاول کے خطوط کے مطابق کوہ طور عرب میں ہے نہ کہ مصر میں – الغرض آج یہودی تو سرے سے اس مقام کو کوہ طور کے لئے قبول ہی نہیں کرتے اور عیسائیوں کی بھی ایک بڑی تعداد اس مقام کو کوہ طور تسلیم نہیں کرتی- لہذا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ تک کا سفر کیوں کرتے جبکہ اس کا مقام خود اہل کتاب میں متنازعہ ہے- یہودی و نصرانیوں میں سے بعض اہل کتاب کے نزدیک کوہ طور سعودی عرب میں تبوک کے پاس جبل اللوز ہے ،

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہا ایک عورت کا حمل حاکم ہو گا اس کا نام عبد اللہ بن یزید ہے جو الْأَزْهَرُ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ یا الزُّهْرِيُّ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ ہو گا یہ سفیانی سے الجھے گا

اہل شام میں فتنوں کا ظہور

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " ثَلَاثُ فِتَنٍ تَكُونُ بِالشَّامِ: فِتْنَةُ إِهْرَاقَةِ الدِّمَاءِ، وَفِتْنَةُ قَطْعِ الْأَرْحَامِ وَنَهْبِ الْأَمْوَالِ، ثُمَّ يَلِيهَا فِتْنَةُ الْمَغْرِبِ وَهِيَ الْعَمْيَاءُ "

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا تین فتنے شام میں ہوں گے – خون بہانے والا فتنہ، رشتہ داریاں توڑنے والا اور مال لوٹنے والا فتنہ ، پھر اس سے ملا ہو گا مغرب کا فتنہ جو اندھا کرے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْغَرْبِيَّةُ هِيَ الْعَمْيَاءُ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ مغربی ہونا ہی اندھا ہونا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أُمِّ بَدْرٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زُرْعَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ، يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي أَجِدُ أَنَّ هَذَا الْعَامَ تُجَلَّلُ فِيهِ دِمَشْقَ الْمُسُوحُ وَالْبَرَاذِعُ وَاللُّبُودُ،

وَتَخرُجُ قَتْلَاهُمْ عَلَى الْعَجَلِ، وتُبْقَرُ بطُونُ نِسَائِهِمْ، فَقَالَ كَعْبٌ: " إِنَّمَا أُولَئِكَ قَوْمٌ يأْتُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ حِرِدِينَ، مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ مَكْتُوبٌ فِي رَايَاتِهِمْ عَهْدُكُمْ وَبَيْعَتُكُمْ وَفِينَا بِهَا ثُمَّ نَكَثُوهَا، فَيَأْتُونَ حَتَّى يَنْزِلُوا بَيْنَ حِمْصَ وَدَيْرِ مِسْحَلٍ، فَتَخرُجُ إِلَيْهِمْ سَرِيَّةٌ [ص:210] فَيَعْرِكُونَهُمْ عَرْكَ الْأَدِيمِ، ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَى دِمَشْقَ فَيَفْتَحُونَهَا قَسْرًا، شِعَارُهُمْ: أَقْبِلْ أَقْبِلْ، يَعْنِي بُكُش بُكُش، تُرْفَعُ عَنْهُمُ الرَّحْمَةُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ "

نَوْفٌ الْبِكَالِيّ نے اپنے اصحاب سے کہا مجھ کو ملا ہے کہ اس سال دمشق میں ... یہ قاتلین گائے سے لے کر عورتوں تک کو قتل کر دیں گے – کعب بولے یہ قوم حِرِدِينَ (لبنان) سے آئیں گے ان کے ساتھ کالے جھنڈے ہوں گے ان پر لکھا ہو گا تمہارا عہد تمہاری بیعت ، پھر یہ عہد خود ہی توڑ دیں گے پھر نکلیں گے اور حمص اور دَيْرِ مِسْحَلٍ کے درمیان رکیں گے تو ایک قوم ان سے لڑنے نکلے گی

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ أَبِي الْيَمَانِ الْحِمْصِيِّ، حَدَّثَنَا جَرَّاحٌ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَيُوشِكَنَّ الْعِرَاقُ يُعْرَكُ عَرْكَ الْأَدِيمِ، وَيَشُقُّ الشَّامُ شَقَّ الشَّعْرِ، وَتُفَتُّ مِصْرُ فَتَّ الْبَعْرَةِ، فَعِنْدَهَا يَنْزِلُ الْأَمْرُ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ عراق والے جنگ سے شک پر ہوں گے کہ شام تار تار ہو جائے گا ، مصر بکھر جائے گا ، اسکے پاس امر آئے گا

چیونٹی کی طرح چھپ جانا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَوْضِعًا فِي نَفَسٍ وَفَرَاغٍ، كَحِيلَةِ النَّمْلَةِ لِشِتَائِهَا، وَلْيَكُنْ ذَلِكَ فِيمَا يَحْمِلُ وَلَا تَشْتَهِرُ بِهِ، وَالْحِرْزُ مِنْ ذَلِكَ وَغَيْرِهِ الْمَدِينَةُ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْحِجَازِ، وَالسَّوَاحِلُ أَسْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا»

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہ جب ایسا ہو تو اپنے آپ کے لئے کوئی مقام ڈھونڈ لینا جسے چونٹی سردی میں کرتی ہے ، اس مقام کو خوبصورت کر دینا ، اس کو مشہور نہ کرنا ، اور کو مدینہ و حجاز والوں سے بچانا، اور ساحل والے باقیوں سے بچنے والے ہیں

بنو عباس کی حکومت

تارہ کا طلوع ہونا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْخٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «عَلَامَةُ انْقِطَاعِ مُلْكِ وَلَدِ الْعَبَّاسِ حُمْرَةٌ تَظْهَرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ، وَهَذِهِ تَكُونُ فِيمَا بَيْنَ الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ، وَوَاهِيَةٌ فِيمَا بَيْنَ الْعِشْرِينَ إِلَى الرَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، وَنَجْمٌ يَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ يَنْعَقِفُ»

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا آسمان پر سرخی انا یہ ایک علامت ہو گی کہ بنو عبّاس کی حکومت ختم ہونے کا وقت ہے اور یہ دس سے پندرہ رمضان کے درمیان ہو گا پھر ۲۰ سے ۲٤ رمضان کے درمیان اس سرخی میں کمی ہو گی اور تارہ مشرق سے نکلے گا اور اس طرح روشن ہو گا جس طرح چاند ہوتا ہے ، پھر یہ غائب ہو جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ: " وَقَالَ كَعْبٌ: هُوَ نَجْمٌ يَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ، وَيُضِيءُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَإِضَاءَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ "

ولید نے کہا کعب نے کہا تارہ مشرق سے نکلے گا اور زمین والوں پر اس طرح چمکے گا جسے چودھویں کا چاند

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «هَلَاكُ بَنِي الْعَبَّاسِ عِنْدَ نَجْمٍ يَظْهَرُ فِي الْجَوْفِ، وَهَدَّةٌ، وَوَاهِيَةٌ، يَكُونُ ذَلِكَ أَجْمَعُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، تَكُونُ الْحُمْرَةُ مَا بَيْنَ الْخَمْسِ إِلَى الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْهَدَّةُ فِيمَا بَيْنَ النِّصْفِ إِلَى الْعِشْرِينَ، وَالْوَاهِيَةُ مَا بَيْنَ الْعِشْرِينَ إِلَى أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ، وَنَجْمٌ يُرْمَى بِهِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْقَمَرُ، ثُمَّ يَلْتَوِي كَمَا تَلْتَوِي الْحَيَّةُ، حَتَّى يَكَادَ رَأْسَاهَا يَلْتَقِيَانِ، وَالرَّجْفَتَانِ فِي لَيْلَةِ الفسحين، وَالنَّجْمُ الَّذِي يُرْمَى بِهِ شِهَابٌ يَنْقَضُّ مِنَ السَّمَاءِ، مَعَهَا صَوْتٌ شَدِيدٌ حَتَّى يَقَعَ فِي الْمَشْرِقِ، وَيُصِيبُ النَّاسَ مِنْهُ بَلَاءٌ شَدِيدٌ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کہا بنو عباس اس وقت ہلاک ہوں گے جب بھوک کے عالم میں تارہ نکلے گا ... یہ رمضان کے ماہ میں ہو گا اور حمرہ بیماری یہ پانچ سے ۲۰ گرنا یہ درمیان سے ۲۰ میں ہو گی اور ... پھر تارہ نکلے رمضان کے درمیان ہو گی اور گا ...

کالے جھنڈے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي تُبَيْعٌ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ حَتَّى تَخْرُجَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ رَايَاتٌ سُودٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہا دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ مشرق سے بنو عباس کے کالے جھنڈے نکلیں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " تَظْهَرُ رَايَاتٌ سُودٌ لِبَنِي الْعَبَّاسِ حَتَّى يَنْزِلُوا الشَّامَ، وَيَقْتُلُ اللَّهُ عَلَى أَيْدِيهِمْ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ أَوْ عَدُوًّا لَهُمْ، يُرَابِطُ بِسَاحَتِهِمْ أَدَمٌ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَيَدْخُلُهَا سَبْعُونَ أَلْفًا شِعَارُهُمْ فِيهَا: أَمِتْ أَمِتْ، ثُمَّ تَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، فَيَمْكُثُ مُلْكُهُمْ تِسْعًا فِي سَبْعٍ، ثُمَّ يَنْتَكِثُ أَمْرُهُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

ابو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہا بنو عباس کے کالے جھنڈے نکلیں گے حتی کہ شام میں پہنچ جائیں گے اور اللہ ان کے ہاتھ پر ہر جبار عنید اور اپنے دشمن کا قتل کروا دے گا ، یہ ان کے علاقہ میں ٤٥ دن قیام کریں گے ، پھر اس پر ستر ہزار نعرے لگانے والے داخل ہوں گے جن میں ہو گا یہ مار دیا گیا ... پھر جنگ اپنا وزن رکھ دے گی اور ان کی مملکت ... پھر ۷۳ سال بعد ان کی حکومت ہل جائے گی

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَسْعَدُ أَهْلِ الشَّامِ بِخُرُوجِ الرَّايَاتِ السُّودِ أَهْلُ حِمْصَ، وَأَشْقَاهُمْ بِهَا أَهْلُ دِمَشْقَ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کالے جھنڈوں کے خروج کے وقت اہل شام میں سب سے خوش بخت اہل حمص ہوں گے اور سب سے بد بخت اہل دمشق ہوں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا اخْتَلَفَ آلُ الْعَبَّاسِ فِيمَا بَيْنَهُمْ فَهُوَ أَوَّلُ انْتِقَاضِ أَمْرِهِمْ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ جب ال عباس کا اپس میں اختلاف ہو گا تو پہلی بار ان میں اپس میں پھوٹ پڑے گی

بنو عباس میں اختلاف نمودار ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خُلِعَ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ رَجُلَانِ وَهُمَا الْفَرْعَانِ وَقَعَ بَيْنَهُمَا الِاخْتِلَافُ الْأَوَّلُ، ثُمَّ يَتْبَعُهُ الِاخْتِلَافُ الْآخِرُ الَّذِي فِيهِ الْفَنَاءُ، وَخُرُوجُ السُّفْيَانِيِّ عِنْدَ اخْتِلَافِهِمُ الثَّانِي»

أَرْطَاةَ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا ہے کہا جب بنی عباس میں سے دو مرد نکلیں گے وہ دو شاخوں کی طرح ہوں گے ان دونوں میں پہلے اختلاف ہو گا، پھر دوسرا اختلاف ہو گا جس میں یہ فنا ہو جائیں گے اور سفیانی نکلے گا جب ان کے ہاں اختلاف ثانی ہو گا

مشرق میں قحط

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ الْوَلِيدُ: وَبَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: «قَحْطٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَوَاهِيَةٌ فِي الْمَغْرِبِ، وَحُمْرَةٌ فِي الْجَوْفِ، وَمَوْتٌ فَاشٍ فِي الْقِبْلَةِ»

ولید نے کہا ان کو ملا ہے کہ کعب نے کہا مشرق میں قحط ہو گا اور مغرب میں رزق کی کمی ہو گی اور پیٹ پر حمرہ کا آنا

Erysipelas حمرہ

مہدی کا ذکر

نظریہ مہدی کا تعلق یہودی مسیحا سے بھی ہے – بعض کا کہنا ہے کہ اس تصور کو کتاب دانیال سے اخذ کیا گیا تھا – الحاوي للفتاوي میں عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ) نے أبو الحسين أحمد بن جعفر بن محمد بن عبيد الله بن صبيح المعروف بابن المنادي المتوفى ٩٤٧ ھ کے قول کا ذکر کیا ہے

قَالَ ابن المنادى: وَفِي كِتَابِ دانيال أَنَّ السُّفْيَانِيِّينَ ثَلَاثَةٌ وَأَنَّ الْمَهْدِيِّينَ ثَلَاثَةٌ، فَيَخْرُجُ السفياني الْأَوَّلُ، فَإِذَا خَرَجَ وَفَشَا ذِكْرُهُ خرجَ عَلَيْهِ المهدي الْأَوَّلُ، ثُمَّ يَخْرُجُ السفياني الثَّانِي فَيَخْرُجُ عَلَيْهِ المهدي الثَّانِي، ثُمَّ يَخْرُجُ السفياني الثَّالِثُ فَيَخْرُجُ عَلَيْهِ المهدي الثَّالِثُ، فَيُصْلِحُ اللَّهُ بِهِ كُلَّ مَا أَفْسَدَ قَبْلَهُ، وَيَسْتَنْقِذُ اللَّهُ بِهِ أَهْلَ الْإِيمَانِ، وَيُحْيِي بِهِ السُّنَّةَ، وَيُطْفِئُ بِهِ نِيرَانَ الْبِدْعَةِ، وَيَكُونُ النَّاسُ فِي زَمَانِهِ أَعِزَّاءَ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ، وَيَعِيشُونَ أَطْيَبَ عَيْشٍ، وَيُرْسِلُ اللَّهُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ زَهْرَتَهَا وَنَبَاتَهَا فَلَا تَدَّخِرُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا، فَيَمْكُثُ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَمُوتُ. ثُمَّ قَالَ: ثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَدَقَةَ، ثَنَا محمد بن إبراهيم أبو أمية الطرسوسي، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عمار بن عبد الله الدهني، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: يَكُونُ المهدي إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً، أَوِ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ يَكُونُ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ صَالِحٌ تِسْعَ سِنِينَ.

ابن المنادی نے کہا کتاب دانیال میں تین سفیانی ہیں – تین مہدی ہیں – پہلا سفیانی جب نکلے گا تواس کی خبر پھیل جائے گی - اس پر مہدی اول اس کے مقابلے پر نکلے گا – پھر دوسرا سفیانی نکلے گا تو اس پر مہدی دوم مقابلے پر نکلے گا- پھر تیسرا سفیانی نکلے گا تو تیسرا مہدی نکلے گا - پھر اللہ تعالی اس سب کی اصلاح کرا دے گا جس میں اس سے قبل فساد رونما ہو چکا ہو - (برکتوں کا ذکر ہے) … یہ سات سال رہیں گی – پھر مہدی کی وفات ہو گی … ایک دوسری سند سے ہے کہ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ نے کہا مہدی ۲۱ – ۲۲ سال رہے گا پھر اگلا ۹ سال رہے گا

مہدی سے قبل

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: «يَطْلُعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ، لَهُ ذِنَابٌ»

ولید نے کہا مجھ تک پہنچا کہ کعب نے کہا کہ مہدی سے قبل مشرق سے تارہ طلوع ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا رِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيٍّ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا مَلَكَ رَجُلٌ الشَّامَ، وَآخَرُ مِصْرَ، فَاقْتَتَلَ الشَّامِيُّ وَالْمِصْرِيُّ، وَسَبَى أَهْلُ الشَّامِ قَبَائِلَ مِنْ مِصْرَ، وَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَشْرِقِ بِرَايَاتٍ سُودٍ صِغَارٍ قَبْلَ صَاحِبِ الشَّامِ، فَهُوَ الَّذِي يُؤَدِّي الطَّاعَةَ إِلَى الْمَهْدِيِّ» قَالَ أَبُو

قَبِيلٍ: يَكُونُ بِإِفْرِيقِيَّةَ أَمِيرًا اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَهُ فِتْنَةٌ، ثُمَّ يَمْلِكُ رَجُلٌ أَسْمَرُ يَمْلَؤُهَا عَدْلًا، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى الْمَهْدِيِّ فَيُؤَدِّي إِلَيْهِ [ص:313] الطَّاعَةَ وَيُقَاتِلُ عَنْهُ

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہا جب ایک شامی بادشاہ ہو گا اور دوسرا ایک مصری مد مقابل ہو گا تو مصری و شامی کی لڑائی ہو جائے گی – مصری قبائل اہل شام کو گالیاں دیں گے – شام کے حاکم پر مشرق سے کالے جھنڈوں کے ساتھ ایک مرد نکلے گا ، یہ وہ ہو گا جو مہدی کی اطاعت کی طرف لے کر جائے گا - أَبُو قَبِيل کہا افریقہ میں امیر ۱۲ سال رہے گا پھر فتنہ ہو گا پھر ایک بھورا یمنی عدن پر حاکم ہو گا پھر مہدی کی طرف جائے گا اور اس کی اطاعت و پیروی کی طرف بلائے گا

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: **228ھ**) کے مطابق

عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: «يَطْلُعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ، لَهُ ذِنَابٌ»

الولید نے کہا : مجھ تک پہنچا کہ کعب نے کہا مشرق سے ستارہ خروج مہدی سے پہلے طلوع ہو گا اس کی آخری نشانی کے طور پر

مہدی کی علامات

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ كَعْبًا، يَقُولُ: «إِنَّنِي «أَجِدُ الْمَهْدِيَّ مَكْتُوبًا فِي أَسْفَارِ الْأَنْبِيَاءِ، مَا فِي عَمَلِهِ ظُلْمٌ وَلَا عَيْبٌ

أَبِي زِيَادٍ نے کہا میں نے کعب کو کہتے سنا انہوں نے کہا میں نے المہدی کا ذکر پچھلے انبیاء کی کتب میں پایا ہے جن کے کام (تحریر) میں نہ کوئی ظلم ہے نہ کوئی عیب ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ يزيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ»

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی یہ عباس کی نسل میں سے ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «عَلَامَةُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَلْوِيَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهَا رَجُلٌ أَعْرَجُ مِنْ كِنْدَةَ

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی کے خروج کی علامت ایک لشکر ہو گا جس کو مغرب قبول کر رہا ہو گا (یعنی اہل مغرب کی حمایت حاصل ہو گی)، اس میں كِنْدَةَ کا ایک لنگڑا ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ خَاشِعٌ لِلَّهِ كَخُشُوعِ النَّسْرِ يَنْشُرُ جَنَاحَيْهِ»

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی، اللہ تعالی سے ڈرتا ہے جس طرح عقاب اپنے پر پھیلاتا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ يُبْعَثُ بِقِتَالِ الرُّومِ، يُعْطَى فِقْهَ عَشَرَةٍ، يَسْتَخْرِجُ تَابُوتَ السَّكِينَةِ مِنْ غَارٍ بِأَنْطَاكِيَةَ، فِيهِ التَّوْرَاةُ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْإِنْجِيلُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَحْكُمُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ»

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی کو روم سے لڑنے بھیجا جائے گا ، اس کو دس (انسانوں جتنی) عقل دی جائے گی، وہ تابوت سکینہ کو نکال لے گا جس میں التَّوْرَاةُ ہے جو اللہ نے موسی علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل ہے جو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی – وہ اہل التَّوْرَاةُ پر ان کی التَّوْرَاةُ سے حکم جاری کرے گا اور اہل انجیل پر ان کی انجیل سے حکم جاری کرے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيَّ لِأَنَّهُ يَهْدِي لِأَمْرٍ خَفِيٍّ، وَيَسْتَخْرِجُ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا أَنْطَاكِيَةُ

مَطَرٍ الْوَرَّاقِ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہ اس کو المہدی اس وجہ سے کہا جائے گا کہ وہ مخفی امر کی طرف ہدایت دے گا ، وہ زمین جس کو أَنْطَاكِيَةُ کہا جاتا ہے وہاں سے التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ نکال لے گا

مصنف عبد الرزاق کی روایت ہے

أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن مطر قال كعب إنما سمي المهدي لأنه لا يهدي لأمر قد خفي قال ويستخرج التوراة والإنجيل من أرض يقال لها أنطاكية

کعب نے کہا اس کو مہدی کہا جائے گا کہ یہ ہدایت دے گا اس امر کی طرف جو مخفی ہے کہ توریت و انجیل کو ایک زمین أنطاكية سے نکالے گا

أنطاكية پر بنو امیہ نے معركة الجسر الحديدي میں سن ١٦ ہجری میں قبضہ کیا لیکن یہ شہر اسلامی خلافت اور رومن امپائر کی سرحد پر تھا لہذا یہاں حالات صحیح نہیں رہتے تھے

کعب احبار کی زندگی میں أنطاكية فتح ہوا تھا لہذا ان کے نزدیک امر منتظر یا المہدی یا مسیح بہت قریب تھا

تابوت السکینہ سن ٥٨٧ ق م سے لا پتا ہے جب بابلی فوجوں نے مسجد الاقصی کو تباہ کیا تھا- ابھی تک اس کی تلاش جاری ہے لیکن ہماری کتابوں میں موجود ہے کہ اس کو امام المہدی نکالیں گے - یہودی مسیحا اور اسلامی المہدی کے ڈانڈے یہاں آ کر مل جاتے ہیں- محمد ظفر اقبال کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور میں لکھتے ہیں کہ مہدی کی نشانی ہو گی

علامت نمبر ۱۰:

حضرت امام مہدیؒ کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدیؒ کو تابوت سکینہ (جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی بایں طور آیا ہے۔
"وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم"
(البقرہ: ۲۴۸) مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں، اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدیؒ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

> "واز انجملہ آنکہ تابوت سکینہ را از غار انطاکیہ یا از بحیرۂ طبریہ بر آوردہ در بیت المقدس نہد و یہود بدیدن وے مسلمان شوند الا القلیل منہم۔" (آثار القیامہ: ص ۳۶۶) یہی بات (الاشاعۃ: ص ۱۹۹) پر بھی ہے۔")
>
> "منجملہ ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؒ تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے کسی غار یا بحیرۂ طبریہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو دیکھ کر سوائے چند ایک کے باقی سارے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔"

راقم امام مہدی کے تصور کا قائل نہیں ہے اور اس سے متعلق روایات پر سیر حاصل تحقیق کر کے یہ ثابت کر چکا ہے کہ یہ امام مہدی ایک سیاسی تصور تھا جس کا اجراء نبو امیہ کی حکومت کے انہدام کے تحت مخالفین کی جانب سے کیا گیا

تابوت کی یہ خبریں مسلمان مجہولین کی دی گئی ہیں لہذا یہ تمام لائق التفات نہیں ہیں

مہدی کے بعد

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَمُوتُ الْمَهْدِيُّ مَوْتًا، ثُمَّ يَلِي النَّاسَ بَعْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِ خَيْرٌ وَشَرٌّ، وَشَرُّهُ أَكْثَرُ مِنْ خَيْرِهِ، يُغْضِبُ النَّاسَ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْفُرْقَةِ بَعْدَ الْجَمَاعَةِ، بَقَاؤُهُ قَلِيلٌ، يَثُورُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَقْتُلُهُ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ بَعْدَهُ قِتَالًا شَدِيدًا، وَبَقَاءُ الَّذِي قَتَلَهُ بَعْدَهُ قَلِيلٌ، ثُمَّ يَمُوتُ مَوْتًا، ثُمَّ يَلِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ مِنَ الشَّرْقِ، يُكَفِّرُ النَّاسَ، وَيُخْرِجُهُمْ مِنْ دِينِهِمْ، يُقَاتِلُ أَهْلَ الْيَمَنِ قِتَالًا شَدِيدًا فِيمَا بَيْنَ النَّهْرَيْنِ فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ»

ولید بن مسلم نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہ مہدی اپنی موت مرے گا ، پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک شخص حاکم ہو گا جس میں خیر و شر ملا ہو گا لیکن اس کا شر اس کے خیر سے بڑھا ہوا ہو گا - لوگوں پر غضبناک ہوا کرے گا ان کو جماعت ہونے کے باوجود فرقہ کی طرف بلائے گا .... اس کے بعد مشرق کا مضر کا ایک شخص حاکم ہو گا ، لوگوں کی تکفیر کرے گا اور ان کو دین سے نکال دے گا ، اہل یمن سے قتال کرے گا ان کی دو نہروں کے درمیان یہاں تک کہ شکست کھا جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمَشْيَخَةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَكُونُ بَعْدَ الْمَهْدِيِّ خَلِيفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ قَحْطَانَ أَخُو الْمَهْدِيِّ فِي دِينِهِ، يَعْمَلُ بِعَمَلِهِ، وَهُوَ الَّذِي يَفْتَحُ مَدِينَةَ الرُّومِ، وَيُصِيبُ غَنَائِمَهَا» قَالَ كَعْبٌ: «وَيَلِي النَّاسَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، يُطْفِئُ سُنَنًا كَانَتْ مَعْرُوفَةً، وَيَبْتَدِعُ سُنَنًا لَمْ تَكُنْ، حَتَّى لَا تَجِدَ عَالِمًا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ وَاحِدٍ، وَفِي زَمَانِهِ

الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ، وَيَعُودُ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَالْمُتَمَسِّكُ يَوْمَئِذٍ بِدِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ، وَكَخَارِطِ الْقَتَادِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَيُرْسِلُ ابْنَتَهُ تَخْطُرُ فِي الْأَسْوَاقِ مَعَهَا الشُّرَطُ، عَلَيْهَا «بَطِيطَانِ مِنْ ذَهَبٍ، لَا تَوَارَى مُقْبِلَةً وَلَا مُدْبِرَةً، فَلَوْ تَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ رَجُلٌ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

ابْنُ عَيَّاش نے اپنے شیوخ سے انہوں نے کعب سے روایت کیا کہ کہا مہدی کے بعد اہل یمن میں قحطان میں سے خلیفہ ہو گا جو مہدی کا دینی بھائی ہو گا ، اس کا سا عمل کرے گا ، یہی روم کو فتح کرے گا اور اس کی غنیمت کو لے گا – کعب نے کہا بیت المقدس پر بنو ہاشم کا راج ہو گا ، یہ وہاں کے معروف و مشہور رواج بجھا دے گا اور وہ رواج جاری کرے گا جو پہلے نہ ہو گا یہاں تک کہ کوئی عالم نہ بچے گا جو اس سے ایک حدیث بھی بیان کر سکے - اس دور میں زمین دھنسے گی ، لوگ مسخ ہوں گے اور اسلام واپس پلٹ آئے گا اجنبی کی طرح جیسا شروع میں تھا ...

غزوہ ہند ، خروج دجال،نزول مسیح

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا، فَيَطَئُوا أَرْضَ الْهِنْدِ، وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا، فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مُغَلَّلِينَ، وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ»

کعب نے کہا کہ بیت المقدس کے بادشاہ کي جانب سے ہندوستان کي جانب لشکر روانہ کیا جائے گا پس ہند کو پامال کیا جائے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کریں گے اور اس سے بیت المقدس کو سجائیں گے وہ لشکر ہند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور مشرق و مغرب فتح کرے گا اور دجال کا خروج ہو گا

اس کي سند میں الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اور کعب کے درمیان مجھول راوي ہے جس کا نام تک نہیں لیا گیا

غزوہ ہند والی روایات کعب احبار کے اقوال ہیں جو اس کو اغلبا گھڑی ہوئی کتاب دانیال سے ملے – اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شامی راویوں نے منسوب کیا ہے اور بعض نے اس کو ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا

سوال یہ ہے کہ یہود ہندوستان پر حملہ کا کیوں سوچ رہے تھے اگر یہ سب دانیاال سے منسوب کتاب میں لکھا گیا ؟ راقم سمجھتا ہے کہ یہودی جو فارس میں آباد تھے وہ اپنے عقائد کو

فارسی سوچ پر ڈھال رہے تھے جس طرح انہوں نے توریت میں سے ابلیس کا تذکرہ ختم کر دیا تھا – فارس میں یہود کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی – فارسیوں اور ہنود میں بنتی نہیں تھی اور ان کے اپس میں جھگڑے ہوتے رہتے تھے لہذا ممکن ہے کہ کسی جنگ کا پلان بنایا گیا اور دانیال سے منسوب کیا گیا لیکن اسی دوران مسلمانوں نے فارس فتح کر لیا

قابل غور ہے کہ مجہول راویوں کو چھوڑ کر ان روایات میں اہل شام حمص کا تفرد ہے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں بہت سی سندوں سے یہ متن کعب احبار سے منسوب ہے

قَالَ صَفْوَانُ، وَحَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَأْتِيهِمُ الْخَبَرُ وَهُمْ يَقْسِمُونَ غَنَائِمَهُمْ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، وَإِنَّمَا هُوَ كَذِبٌ، فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّكُمْ تَمْكُثُونَ سِتَّ سِنِينَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فِي السَّابِعَةِ»

مال غمیت کی تقسیم ہو رہی گی کہ خبر آئے گی دجال نکل آیا

کعب احبار نے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اس متن کو مرفوع بھی بیان کیا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْتِيهِمُ الْخَبَرُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ بَعْدَ فَتْحِهِمُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَيَنْصَرِفُونَ، فَلَا يَجِدُونَهُ، ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى يَخْرُجَ»

حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء از نعیم میں کعب کا قول ہے

حَدَّثَنَا أَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: إِنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ شَمِتَتْ بِخَرَابِ بَيْتِ

الْمَقْدِسِ .... فَتَحْمِلُونَ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ كُنُوزِهَا فَتَقْسِمُونَهَا بِالْفَرْقَدُونَةِ، ثُمَّ يَأْتِيكُمْ آتٍ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَتَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيكُمْ وَمَنْ رَفَضَ مِنْكُمْ، فَإِذَا بَلَغْتُمُ الشَّامَ وَجَدْتُمْ ذَلِكَ بَاطِلًا إِنَّمَا هِيَ نَفْخَةٌ مِنْ كَذِبٍ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ بَعْدَهَا إِلَّا بِسَبْعِ سِنِينَ يَمْكُثُ سِتًّا وَيَخْرُجُ فِي السَّابِعَةِ تَتَعَلَّقُ بِهِ حَيَّةٌ إِلَى جَانِبِ سَاحِلِ الْبَحْرِ

مسند احمد میں یہ راشد بن سعد کا قول ہے

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَيَّارٍ (1) ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ إِصْطَخْرُ نَادَى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: فَقَالَ: لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ، وَحَتَّى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ

شعيب الأرنؤوط اس سند کو رد کرتے ہیں

إسناده ضعيف، راشد بن سعْد: هو المَقْرائي الحمصي، لم يدرك الصعب بن جَثامة، وبقية: وهو أبن الوليد يدلس ويسوي، وهو وإن صرح بسماعه من شيخه صفوان بن عمرو عند ابن أبي عاصم، فإن مثله يحتاج إلى التصريح في جميع طبقات الإسناد، ثم إنه انفرد به وهو ممن لا يحتمل تفرده.

راقم کے نزدیک یہ متن مرفوع نہیں ہے – یہ کعب احبار کا کلام ہے جو ابو ہریرہ نے روایت کیا اور لوگ سمجھے یہ حدیث ہے[9]

9

صحیح ابن حبان میں یہ متن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کیا گیا ہے سند ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ وَنَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ "1"، فَغَضِبَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى عَرَفْنَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ وَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْتَمِعُ لِلْمُسْلِمِينَ"2" مِنْ ها هنا فَيَلْتَقُونَ، فَتُشْتَرَطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وهي غالبة، فيقتتلون حتى تغيب الشمس فيفيء "3" هؤلاء وهؤلاء، وكل غير غالب،" وتفنى الشرطة" ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ إلا وهي غالبة فيقتتلون حتى تغيب الشمس، فيفيء هؤلاء وهؤلاء، وكل غير غالب، "وتفنى الشُّرْطَةُ" ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وَهِيَ غَالِبَةً، فيقتتلون حتى تغيب الشمس فيفيء هؤلاء وهؤلاء، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ "وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ" ثُمَّ يَلْتَقُونَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ وَيَهْزِمُونَهُمْ حَتَّى تَبْلُغَ الدِّمَاءُ نَحْرَ الْخَيْلِ" وَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى إِنَّ بَنِي الْأَبِ، كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلَى مِائَةٍ" فَيُقْتَلُونَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، فَأَيُّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ بَعْدَ هَذَا وَأَيُّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ بِهَا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ الدَّنَانِيرَ بالترسة، إذا أَتَاهُمْ فَزَعٌ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قد خرج في ذراريكم، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ، وَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةَ فوارس، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسِ الْأَرْضِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ

اس کی سند میں اسیر بن جابر یا يُسير بن جابرٍ مجہول ہے جو فرضی شخص اویس قرنی کا واقعہ بھی بیان کرتا پھرتا تھا

دجال مصر سے نکلے گا کعب الاحبار کا قول تھا - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کے مطابق کعب نے کہا

ذُكِرَ فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ، يُولَدُ فِي قَرْيَةٍ بِمِصْرَ يُقَالُ لَهَا قُوصُ، يَكُونُ بَيْنَ مَوْلِدِهِ وَمَخْرَجِهِ ثَلَاثُونَ سَنَةً

کتب انبیاء میں ہے کہ دجال مصر کے ایک قریہ جس کو قوص کہا جاتا ہے اس میں پیدا ہو گا اور تیس سال بعد اس سے نکلے گا

قوص یا

Qus

مصر کا شہر ہے جہاں قبطی

Christians Coptic

کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی اغلبا کعب کے نزدیک دجال نصرانی تھا

کعب سے منسوب ایک دوسرا قول ہے کہ دجال عراق سے نکلے گا - جامع معمر بن راشد میں ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَسْكُنَ الْعِرَاقَ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: «لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ فِيهَا الدَّجَّالَ، وَبِهَا مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَبِهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ السِّحْرِ، وَبِهَا كُلُّ دَاءٍ عُضَالٍ» يَعْنِي الْأَهْوَاءَ

طاؤس نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عراق میں سکونت کرنے کا ارادہ کیا اس پر کعب نے کہا امیر المومنین یہ نہ کریں کیونکہ وہاں دجال ہے اور دھتھکارے ہوئے جن اور جادو کی منزلیں اور لاعلاج چیزیں یعنی گمراہیاں

اس کو امام مالک نے بھی موطا میں نقل کیا ہے لیکن وہاں یہ ذکر نہیں کہ دجال عراق میں ہے

بغوی شرح السنہ میں کہتے ہیں

.قُلْتُ: فَسَّرَ أَهْلُ الْحَدِيثِ الدَّاءَ الْعُضَالَ: بِالْبِدَعِ، وَأَصْلُهُ الَّذِي لَا دَوَاءَ لَهُ

میں کہتا ہوں اہل حدیث اس میں الدَّاءَ الْعُضَالَ کی تفسیر بدعت کرتے ہیں اور اصل میں اس سے مراد ہے جس کی دوا نہ ہو

كتاب العراق في أحاديث وآثار الفتن از أبو عبيدة مشهور بن حسن بن محمود آل سلمان کے مطابق

قال ابن عبد البر: «سئل مالك عن الداء العضال، فقال: الهلاك في الدين» ، وقال: «وأما السحر؛ فمنسوب إلى أرض بابل، وهي من العراق، وتنسب ... –أيضاً- إلى مصر.

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ صَفْوَانُ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: «مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ دِمَشْقُ، وَمِنَ الدَّجَّالِ نَهَرُ أَبِي فُطْرُسٍ، وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الطُّورُ»

أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ نے کعب سے روایت کیا کہا مسلمانوں کا گڑھ خون زیر جنگوں میں دمشق ہو گا ، مسلمانوں کا گڑھ دجال کے دور میں نہر أَبِي فُطْرُسٍ ہو گی اور مسلمانوں کا گڑھ یاجوج ماجوج کے دور میں طور ہو گا

نہر أَبِي فُطْرُسٍ کو نہر العوجا اور نہر الجريشة بھی کہا جاتا ہے یہ تل ابیب میں سے گزرتی ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " يُحَاصِرُ الدَّجَّالُ الْمُؤْمِنِينَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُصِيبُهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، حَتَّى يَأْكُلُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ مِنَ الْجُوعِ، فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ

إِذْ سَمِعُوا صَوْتًا فِي الْغَلَسِ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ هَذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ، قَالَ: فَيَنْظُرُونَ فَإِذَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، قَالَ: وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيَرْجِعُ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ الْمَهْدِيُّ، فَيَقُولُ عِيسَى: تَقَدَّمْ، فَلَكَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّي بِهِمْ ذَلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ عِيسَى إِمَامًا بَعْدَهُ "

يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا دجال مسلمانوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کرلے گا ، ان پر شدید بھوک کی حالت ہو گی یہاں تک کہ وہ چھال کھا جائیں گے، پھر ان کو تاریکی میں آواز آئے گی ، وہ بولیں گے یہ تو کسی جوان کی آواز ہے – پھر یہ دیکھیں گے تو وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں گے – کعب نے کہا نماز کھڑی ہو گی تو عیسیٰ پلٹ کر مسلمانوں کے امام مہدی کو بولیں گے آگے بڑھیں - نماز قائم ہو گی ان کو مہدی نماز پڑھائیں گے پھر اس کے بعد عیسیٰ امام ہوں گے

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف پڑھنے کا ذکر کعب الاحبار نے کیا ہے - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے کہ کعب کا ایک قول ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " مَنْ صَبَرَ عَلَى فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَمْ يَفْتَتِنْ وَلَمْ يُفْتَنْ أَبَدًا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا، وَمَنْ أَدْرَكَهُ وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَإِذَا أَخْلَصَ الرَّجُلُ وَكَذَّبَ الدَّجَّالَ مَرَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَنْ أَنْتَ: أَنْتَ الدَّجَّالُ، ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ، وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنَّ يَفْتِنَهُ، وَكَانَتْ لَهُ تِلْكَ الْآيَةُ كَالتَّمِيمَةِ مِنَ الدَّجَّالِ، فَطُوبَى لِمَنْ نَجَا بِإِيمَانِهِ قَبْلَ فِتَنِ الدَّجَّالِ وَهَوَانِهِ وَصَغَارِهِ، وَلَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ أَقْوَامًا مِثْلَ خِيَارِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

کعب نے کہا جو دجال کے فتنہ میں صبر کرے وہ مرنے کے بعد اور باقی زندگی میں فتنہ کا شکار نہ ہو گا اور جو اس کو پائے گا اور اس کا ساتھ نہ دے اس پر جنت واجب ہے اور ایک شخص ... دجال کو کہے گا میں جانتا ہوں تو کون ہے پھر سورہ کہف پڑھے گا تو دجال اس کو فتنہ میں مبتلا نہ کر سکے گا یہ آیات اس کے لئے تعویذ کی طرح ہو جائیں گی پس بشارت ہے جو اپنے ایمان کی بنا پر نجات پا گیا فتنہ دجال سے قبل ... اور دجال سے ملاقات کریں گے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بہترین لوگ

عیسیٰ کی وفات کے حوالے سے کعب کا قول تھا – کتاب الفتن میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ جَرَّاحٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَجِيءُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ فَتَقْبِضُ رُوحَ عِيسَى وَالْمُؤْمِنِينَ»

کعب نے کہا ایک پاک ہوا آئے گی اور عیسیٰ اور مومنوں کی روح قبض ہو جائے گی

ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَوْذَرٍ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْقَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَعْدَمَا يَنْزِلُ أَرْبَعِينَ سَنَةً» قَالَ الْوَلِيدُ: وَقَرَأْتُ عَلَى دَانْيَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

کعب نے کہا عیسیٰ چالیس سال رہیں گے نازل ہونے کے بعد – الولید بن مسلم نے کہا اور کتاب دانیال میں ایسا پڑھا

حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خَرَجَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ انْقَطَعَتِ الْإِمَارَةُ»

کعب نے کہا جب عیسیٰ آئیں گے تو اسلام میں خلافت ختم ہو جائے گی

کتاب دانیال میں ہے

70 ہفتوں کا بھید

20 یوں مَیں دعا کرتا اور اپنے اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہوں کا اقرار کرتا گیا۔ مَیں خاص کر اپنے خدا کے مقدّس پہاڑ یروشلم کے لئے رب اپنے خدا کے حضور فریاد کر رہا تھا۔

21 مَیں دعا کر ہی رہا تھا کہ جبرائیل جسے مَیں نے دوسری رویا میں دیکھا تھا میرے پاس آ پہنچا۔ رب کے گھر میں شام کی قربانی پیش کرنے کا وقت تھا۔ مَیں بہت ہی تھک گیا تھا۔ 22 اُس نے مجھے سمجھا کر کہا، ”اے دانیال، اب مَیں تجھے سمجھ اور بصیرت دینے کے لئے آیا ہوں۔ 23 جونہی تُو دعا کرنے لگا تو اللہ نے جواب دیا، کیونکہ تُو اُس کی نظر میں گراں قدر ہے۔ مَیں تجھے یہ جواب سنانے آیا ہوں۔ اب دھیان سے رویا کو سمجھ لے! 24 تیری قوم اور تیرے مقدّس شہر کے لئے 70 ہفتے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُتنے میں جرائم اور گناہوں کا سلسلہ ختم کیا جائے، قصور کا کفارہ دیا جائے، ابدی راستی قائم کی جائے، رویا اور پیش گوئی کی تصدیق کی جائے اور مقدّس ترین جگہ کو مسح کر کے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

ستر ہفتوں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے لیکن اصل آرامی میں شبعم شبوعا کے الفاظ ہیں، جس کا لفظی ترجمہ سات سات بار ہے یعنی سات ضرب سات برابر ٤٩ سال- اس سے اہل کتاب کے علماء نے یہ استخراج کیا ہے کہ مسیح نازل ہونے کے بعد ٤٠ سال رہے گا- یہ سب ہوائی باتیں نہیں ہیں اس پر الولید بن مسلم نے خود شہادت دی کہ عیسیٰ چالیس سال رہیں گے کتاب دانیال میں ہے- کتاب

Everyman’s Talmud By Abraham Cohen , Schocken Books, page 356

کے مطابق جو تلمود کی تلخیص ہے

Many Rabbis believed that the period of the Messiah was to be only a transitionary stage between this world and the World to Come, and opinions differed on the time of its duration. ‘How long will the days of the Messiah last? R. Akiba said, Forty years, as long as the Israelites were in the wilderness. R. Eliezer (b. José) said, A hundred years. R. Berechya said in the name of R. Dosa, Six hundred years. R. Judah the Prince said, Four hundred years, as long as the Israelites were in Egypt. R. Eliezer (b. Hyrcanus) said, A thousand years. R. Abbahu said, Seven thousand years; and the Rabbis generally declared, Two thousand years’ (Tanchuma Ekeb §7). Other versions read: ‘R. Eliezer said, The days of the Messiah will be forty years. R. Eleazar b. Azariah said, Seventy years. R. Judah the Prince said, Three generations’ (Sanh. 99*a*). ‘R. Eliezer said, The days of the Messiah will be forty years. R. Dosa said, Four hundred years. R. Judah the Prince said, Three hundred and sixty-five years. R. Abimi b. Abbahu said, Seven thousand years. R. Judah said in the name of Rab, As long as the world has already lasted. R. Nachman b. Isaac said, As long as from the days of Noah up to the present’ (ibid.). ‘It was taught in the School of Elijah, The world will

یہودی علماء کا اس پر اختلاف ہے کہ مسیح کتنے دن رہے گا - ربی عقبہ ، ربی علییضر کا کہنا ہے کہ مسیح چالیس سال رہے گا - یہ علماء یہود ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزرے ہیں - نصرانی علماء نے کتاب دانیال سے ٤٩ سال مراد لئے ہیں – اہل کتاب میں ان کی روایت کے مطابق عموما اکائی کا ہندسہ تحریر و کلام میں گرا دیا جاتا ہے لہذا ٤٩ کو ٤٠ سال بھی کہا گیا ہے

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: **228هـ**) کے مطابق یہ قول کعب الاحبار کا تھا

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا يَزَالُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَجْمَعُهُمْ، وَإِمَارَةٌ قَائِمَةٌ، وَيُعْطَى الرِّزْقُ وَالْجِزْيَةُ حَتَّى يُبْعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ يَكُونُ هُوَ يَجْمَعُهُمْ، ثُمَّ تَنْقَطِعُ الْإِمَارَةُ»

کعب نے کہا اس امت پر کبھی نہ ہو گا کہ خلیفہ پر اجماع نہ ہو اور امارت اس کی قائم رہے گی اور اس کو رزق ملے گا اور جزیہ یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہو پھر ان پر لوگ جمع ہوں گے اور امارت منقطع ہو گی

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: **228هـ**) کے مطابق کعب الاحبار کا قول تھا

يَهْبِطُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْقَنْطَرَةِ الْبَيْضَاءِ عَلَى بَابِ دِمَشْقَ الشَّرْقِيِّ إِلَى طَرَفِ الشَّجَرِ، تَحْمِلُهُ غَمَامَةٌ، وَاضِعٌ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبِ مَلَكَيْنِ، عَلَيْهِ رِيطَتَانِ، مُتَّزِرٌ بِإِحْدَيهِمَا، مُرْتَدٍ بِالْأُخْرَى، إِذَا أَكَبَّ رَأْسَهُ قَطَرَ مِنْهُ كَالْجُمَانِ، فَيَأْتِيهِ الْيَهُودُ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، ثُمَّ يَأْتِيهِ النَّصَارَى فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَصْحَابِي الْمُهَاجِرُونَ،

بَقِيَّةُ أَصْحَابِ الْمَلْحَمَةِ، فَيَأْتِي مُجَمَّعُ الْمُسْلِمِينَ حَيْثُ هُمْ، فَيَجِدُ خَلِيفَتَهُمْ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيَتَأَخَّرُ لِلْمَسِيحِ حِينَ يَرَاهُ، فَيَقُولُ: يَا مَسِيحَ اللَّهِ، صَلِّ لَنَا [ص:568]، فَيَقُولُ: بَلْ أَنْتَ فَصَلِّ لِأَصْحَابِكَ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُ وَزِيرًا، وَلَمْ أُبْعَثْ أَمِيرًا، فَيُصَلِّي لَهُمْ خَلِيفَةُ الْمُهَاجِرِينَ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَابْنُ مَرْيَمَ فِيهِمْ، ثُمَّ يُصَلِّي لَهُمُ الْمَسِيحُ بَعْدَهُ، وَيَنْزِعُ خَلِيفَتَهُمْ "

عیسیٰ علیه السلام کا ہبوط (نزول) ہو گا سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) کے پاس جو دمشق کے مشرق میں ہے، ایک درخت کی طرف - بادل پر سوار ہوں گے اور وہ دو فرشتوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے ان پردو باریک چادریں ہوں گی ایک دوسرے میں لپٹی ہوئی که ایک الگ ڈھیلی سی ہو گی – جب وہ سر جھکائیں گے قطرے موتی کی طرح گریں گے پس یہود آئیں گے اور بولیں گے ہم اپ کے اصحاب ہیں – عیسیٰ کہیں گے تم نے تو انکار کیا ہے – پھر نصرانی آئیں گے وہ بولیں گے ہم آپ کے اصحاب ہیں – عیسیٰ کہیں گے تم نے تو انکار کیا بلکه میرے اصحاب تو مہاجر ہیں جو الْمَلْحَمَةِ کے بچ جانے والے لوگ ہوں گے - پس مسلمان جمع ہوں گے تو وہ پائیں گے که مسلمانوں کا خلیفه ان کے لئے نماز پڑھا رہا ہے - مسیح کے لئے وہ نماز میں تاخیر کریں گے جب ان کو دیکھیں گے اور کہیں گے اے مسیح اللہ ہمارے لئے نماز پڑھائیں عیسیٰ جواب دیں گے بلکه تم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاو کیونکه اللہ تم سے راضی ہے مجھے تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہے نه که امیر – پس وہ خلیفه کے پیچھے نماز پڑھیں گے دو رکعت ایک بار اور ابن مریم ان کے ساتھ ہوں گے پھر اس کے بعد مسیح نماز پڑھیں گے – اور مسلمانوں کے خلیفه کو (امارت سے) ہٹا دیں گے

کعب الاحبار کے مطابق عیسیٰ علیه السلام کا نزول سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) کے پاس ہو گا لیکن صحیح مسلم میں ہے که نزول مینار کے پاس ہو گا – اس کی وجه یه ہے که کعب کے دور حیات میں جامع الاموی دمشق ایک چرچ تھا اس کا مینار بھی کسی راهب کا

مسکن ہو گا لہذا کعب ، مسیح کو مینار کے پاس نہیں لاتا – سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) سے مراد ایک رومی آرچ ہے

Ancient Roman Triumphal Arch , Damascus, Syria

یہ آرچ قدیم دمشق میں رومیوں نے اس شارع پر بنوایا جس کو

Straight Street, Damascus

Latin, Via Recta

https://en.wikipedia.org/wiki/Damascus_Straight_Street

کہا جاتا ہے جو دمشق کے وسط سے گزرتی ہے اور قدیم شہر کا شرقی دروازہ اسی روڈ پر ہے اسکو آپ

Google Earth

سے دیکھ سکتے ہیں- دمشق کے مشرق میں باب تومہ کے پاس سفید مینار ہے جو اصلا نصرانیوں کا تعمیر کردہ تھا اسی طرح جامع اموی کا مینار بھی نصرانی یادگار ہے – کعب کی روایات میں یہود کا بھی ذکر ہے جبکہ صحیح مسلم میں یہ سب نکال دیا گیا ہے - تفصیل کے لئے راقم کی کتاب روایات مسیح و خروج الدجال ملاحظہ کریں

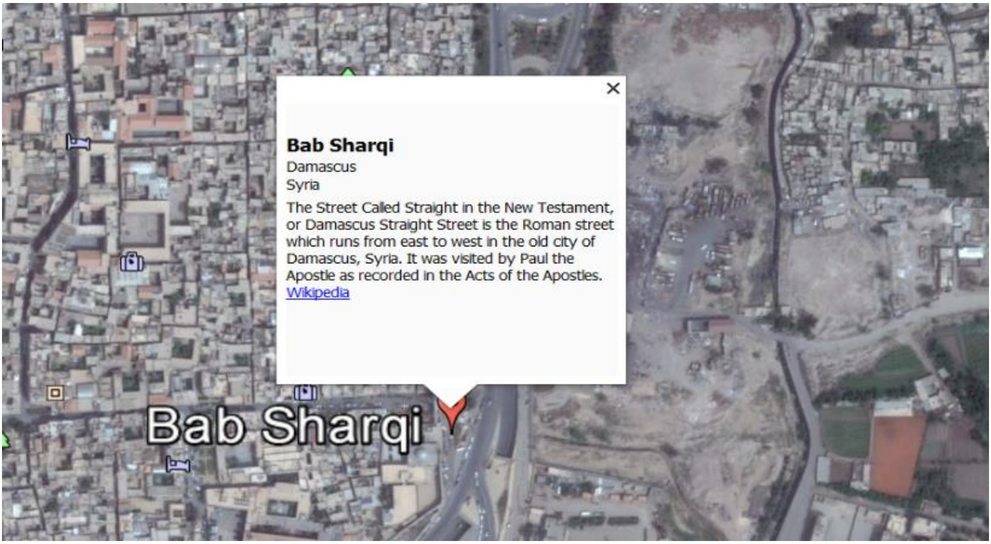

تصویر میں جو متن ہے اس میں لکھا ہے کہ سیدھی سڑک کو عہد نامہ قدیم میں بیان کیا گیا ہے یا شارع دمشق یہ رومیوں کی بنائی سڑک ہے جو مشرق سے مغرب میں جاتی ہے قدیم شہر میں اور اسی سڑک سے سینٹ پاول نے شہر کی زیارت کی جس کا ذکر کتاب اعمال میں ہے

یعنی یہ مشرقی دروازہ، سڑک اور محراب یا آرچ یہ تمام کعب الاحبار کے دور میں تھیں کیونکہ یہ رومیوں کی تعمیرات ہیں

مزید دیکھیں

باب شرقی اس جگہ تھا جہاں یہودی رہتے تھے اغلبا یہیں کہیں کعب الاحبار بھی رہتے ہوں گے

اس کے برعکس محراب سے مسجد جامع الاموی بہت دور واقع ہے-

کعب کے قول کے مطابق عیسیٰ نازل ہوں گے تو اس محراب پر آئیں گے وہاں سے گزریں گے تو پہلے یہودی استقبال کریں گے اور جیسا اپ دیکھ سکتے ہیں

Jewish Quarters

یہیں باب شرقی پر تھے

اس کے بعد نصرانی آئیں گے وہ استقبال کریں گے اس کی وجہ ہے کہ اسی سڑک پر چلتے ہوئے ایک کنیسہ

الكنيسة المريمية

Mariamite Cathedral of Damascus

https://en.wikipedia.org/wiki/Mariamite_Cathedral_of_Damascus

آتا ہے - اس بعد وہ وہاں پہنچیں گے جہاں مسلمان نماز پڑھتے ہیں[10]

عیسیٰ دجال کو لد پر قتل کریں گے- کتاب الفتن میں کعب کا قول ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " إِذَا سَمِعَ الدَّجَّالُ، نُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ هَرَبَ، فَيَتْبَعُهُ عِيسَى فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا دَلَّ عَلَى أَصْحَابِ الدَّجَّالِ، فَيَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ "

دجال جب نزول عیسیٰ کا سنے گا تو بھاگے گا اور عیسیٰ اس کا تعاقب کریں گے یہاں تک کہ لد کے دروازے پر پائیں گے وہاں قتل کر دیں گے پس کوئی چیز نہ بچے گی جو اصحاب دجال کی خبر دے پس کہیں گے اے مومن یہ کافر ہے

مصنف عبد الرزاق کی روایت ٢٠٨٣٦ ہے

أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر سأل رجلا من اليهود عن شيء فحدثه ، فصدقه عمر ، فقال له عمر قد بلوت صدقك ، فأخبرني عن الدجال " قال وإله اليهود ليقتلنه ابن مريم بفناء لد

10 صحیح مسلم کی نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت اصل میں کعب الاحبار کے اقوال کا مجموعہ ہے – جن میں رد و بدل کرنے کے بعد اس میں نصرانی اجزاء کو شامل کیا گیا ہے اور یہودی اجزاء سے پاک کیا گیا ہے – عیسیٰ کو یہود سے کوسوں دور رکھا گیا ہے کہ کوئی کلام یا ڈائلاگ کا موقعہ نہیں دیا گیا اور عیسیٰ کو ڈائریکٹ مینار پر اتارا گیا ہے مسجد میں نہ کہ محراب پر جو دمشق کا شرقی دروازہ تھا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہود میں سے ایک شخص سے سوال کیا کسی چیز پر تو اس نے روایت بیان کی جس کی تصدیق عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور کہا تمہاری آزمائش کی تم سچے نکلے پس الدجال کی خبر دو تو یہودی بولا یہ تو یہود کا معبود ہے اس کو ابن مریم لد کے میدان میں قتل کریں گے

معلوم ہوا کہ یہ ایک یہودی قول تھا کہ دجال (مسیح مخالف) کا قتل لد میں ہو گا

موسی کوئی اور تھے

کعب اسرائیلیات لوگوں کو سناتے – کعب ایک ضدی ذہن کے مالک تھے اور وہ اور ان کا خاندان اسلام کو کھینچ تان کر کے یہودی روایات کے مطابق بیان کرتا – مثلا یہ کہتے کہ سورہ مریم میں آیت میں یا اخت ہارون میں یہ ہارون ، موسی علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں

تفسیر طبری ج ۱۸ ص ۱۸۷ کے مطابق عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس قول کو رد کیا

حدثني يعقوب، قال: ثنا ابن علية، عن سعيد بن أبي صدقة، عن محمد بن سيرين، قال: نبئت أن كعبا قال: إن قوله (يَاأُخْتَ هَارُونَ) ليس بهارون أخي موسى، قال: فقالت له عائشة: كذبت، قال: يا أمّ المؤمنين،إن كان النبيّ صلى الله عليه وسلم قاله فهو أعلم وأخبر، وإلا فإني أجد بينهما ستّ مئة سنة، قال: فسكتت.

ابن سیرین نے کہا ہم کو پتا چلا کہ کعب کہتا ہے کہ اللہ تعالی کے قول یا اخت ھارون میں یہ ہارون، موسی کے بھائی نہیں ہوں پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا تم جھوٹ کہتے ہو کعب نے کہا اے ام المومنین ، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہا تو ہے کیونکہ وہ علم والے خبر والے تھے ورنہ میں تو ان دونوں (یعني ہاورن اور عیسی علیہ السلام) کے بیچ ٦٠٠ سال کا فرق دیکھتا ہوں [11]-اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں

---

11 ابن کثیر نے تفسیر میں اس قول کو نقل کر کے کہا ہے وَفِي هَذَا التَّارِيخ نَظَرٌ اس تاریخ پر نظر ہے یعنی محل نظر ہے – راقم کے خیال میں ستّ مئة کی بجائے یہ شاید ست ستّ مئة تھا یعنی قریب ۱۲۰۰ سال – اس کی وجہ یہ ہے کہ

کعب نے ایسا کیوں کہا ؟ اس کی وجہ ہے کہ یہود کے مطابق مسیح یا تو داود علیہ السلام کی نسل سے ہو گا یا یوسف علیہ السلام کی نسل سے جبکہ قرآن کے مطابق وہ ہارون علیہ السلام کے خاندان کے بنتے ہیں کیونکہ مریم علیہ السلام کے خاندان کا ہارون علیہ السلام سے تعلق تھا – توریت کے مطابق مسجد اقصی کا انتظام ہارون علیہ السلام کے خاندان کے لئے خاص ہے

یہود کے مطابق موسی و ہارون ۱۲۷۳ قبل مسیح میں گزرے ہیں اور عیسیٰ ۱۰۰ قبل مسیح میں گزرے ہیں - اس طرح قریب ۱۲۰۰ سو سال بنتے ہیں- قتادہ بصری اور السهيلي کے مطابق یہ ھارون کوئی اور ہیں رسول نہیں ہیں - صحیح مسلم اور ترمذی کے مطابق

إن النبي صلى الله عليه وسلم أرسل المغيرة بن شعبة إلى نجران في أمر، فقال له نصاراها كيف يزعم نبيّك أن مريم أخت هارون. فلمّا رجع أخبر النبي صلى الله عليه وسلم بما قالوه فقال له ألا أخبرتهم أنهم كانوا يسمّون بأنبيائهم والصالحين قبلهم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو نجران بھیجا - تو نصاری نے اس آیت پر سوال کیا کہ تمھارے نبی نے دعوی کیا ہے کہ یہ مریم ام المسیح ، یہ ہارون کی بہن تھیں - پس جب واپس آئے تو اس کی خبر رسول اللہ کو کی تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ نیک لوگوں اور صالحین کے نام پر نام رکھتے تھے

اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ اس میں سماك بن حرب ہے جس پر جرح ہے

راقم کے خیال میں قرآن میں مریم کو اخت ھارون اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ ھارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں – ان کے خالو زکریا علیہ السلام انجیل کے مطابق ہیکل سلیمانی میں لاوی تھے اور لاوی کے لئے ضروری تھا کہ وہ ھارون علیہ السلام کی نسل سے ہو لہذا اخت ھارون سے مراد عربیت کے مطابق ھارون علیہ السلام کے خاندان کی فرد ہے

سجين کا ذکر

تفسیر طبری کی روایت ہے

حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: أخبرني جرير بن حازم، عن سليمان الأعمش، عن شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، قال: كنا جلوسا إلى كعب أنا وربيع بن خيثم وخالد بن عُرْعرة، ورهط من أصحابنا، فأقبل ابن عباس، فجلس إلى جنب كعب، فقال: يا كعب أخبرني عن سِجِّين، فقال كعب: أما سجِّين: فإنها الأرض السابعة السفلى، وفيها أرواح الكفار تحت حدّ إبليس.

ھلال بن یساف نے کہا میں اور ربیع بن خیثم اور خالد بن عُرْعرة (ہم سب) کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے اور ہمارے اصحاب کا ایک ٹولہ ، پس ابن عباس آئے اور کعب کے برابر بیٹھ گئے اور کہا اے کعب ہم کو سجین کی خبر دو - کعب الاحبار نے کہا سجین یہ تو ساتویں زمین ہے نیچے جس میں کفار کی روحیں ہیں ابلیس کے قید خانہ کے نیچے

تفسیر طبری میں اسی سند سے ہے

حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: أخبرني جرير بن حازم، عن الأعمش، عن شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، قال: سأل ابن عباس كعبًا وأنا حاضر عن العليين، فقال كعب: هي السماء السابعة، وفيها أرواح المؤمنين

ابن عباس نے علیین پر سوال کیا کعب نے کہا ساتواں آسمان جس میں مومنوں کی روحیں ہیں

دونوں کی سند منقطع ہے کتاب الاکمال کے مطابق

وفي كتاب «سؤالات حرب الكرماني» قال أبو عبد الله: الأعمش لم يسمع منه شمر بن عطية

اعمش کا سماع شمر بن عطية سے نہیں ہے

بعض جہلا نے اس کعب الاحبار کو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے یا کعب الاحبار کو صحابی سمجھا ہے جبکہ کعب الاحبار صحابی نہیں ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا يعقوب القُمّي، عن حفص بن حميد، عن شمر، قال: جاء ابن عباس إلى كعب الأحبار، فقال له ابن عباس: حدِّثني عن قول الله: (إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ...) الآية، قال كعب: إن روح الفاجر يصعد بها إلى السماء، فتأبى السماء أن تقبلها، ويُهبط بها إلى الأرض فتأبى الأرض أن تقبلها، فتهبط فتدخل تحت سبع أرضين، حتى ينتهي بها إلى سجين، وهو حدّ إبليس، فيخرج لها من سجين من تحت حدّ إبليس، رَقّ فيرقم ويختم ويوضع تحت حدّ إبليس بمعرفتها

شمر نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ ، کعب الاحبار کے پاس پہنچے اس سے کہا اللہ کے قول (إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ...) پر بیان کرو- کعب نے کہا فاجر کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو آسمان اس کو قبول کرنے میں کراہت کرتا ہے اس کو زمین کی طرف بھیجا جاتا ہے تو زمین کراہت کرتی ہے تو اس کو ساتویں زمین میں داخل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ سجین

میں جا پہنچتی ہے جو ابلیس کی حد ہے .. وہاں ایک ورقه نکلتا ہے جس میں رقم کیا جاتا ہے اور مہر لگائی جاتی ہے اور رکھا جاتا ہے ابلیس کے قید کے نیچے جاننے کے لئے

اسی سند سے تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا يعقوب القُمّي، عن حفص، عن شمر بن عطية، قال: جاء ابن عباس إلى كعب الأحبار فسأله، فقال: حدثْني عن قول الله: (إِنَّ كِتَابَ الأبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ...) الآية، فقال كعب: إن الروح المؤمنة إذا قُبِضت، صُعد بها، فَفُتحت لها أبواب السماء، وتلقَّتها الملائكة بالبُشرَى، ثم عَرَجُوا معها حتى ينتهوا إلى العرش، فيخرج لها من عند العرش فيُرقَم رَقّ، ثم يختم .بمعرفتها النجاة بحساب يوم القيامة، وتشهد الملائكة المقرّبون

ابن عباس نے کعب الاحبار سے عِلِّيِّينَ سے متعلق پوچھا (إِنَّ كِتَابَ الأبْرَار لَفِي عِلِّيِّينَ ...) تو کعب نے کہا مومنوں کی روحیں جب قبض ہوتی ہیں بلند ہوتی ہیں یہاں تک که آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور فرشتے بشارت دیتے ہیں پھر بلند ہوتی ہیں یہاں تک که عرش تک پہنچ جاتے ہیں پس عرش کے پاس ایک ورقه ہے جس میں رقم کرتے ہیں پھر مہر لگتی ہے معرفت کے لئے که قیامت میں حساب سے نجات ہو گی اور مقرب فرشتے گواہ بنتے ہیں

دونوں کی سند ایک ہے – سند ضعیف ہے

میزان از الذہبی کے مطابق حفص بن حميد، أبو عبيد القمی کو ابن المديني: مجهول کہتے ہیں

دوسرے راوی يعقوب بن عبد الله القمي کو الدارقطني ليس بالقوي قوی نہیں کہتے ہیں

مستدرک الحاکم میں ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ، قَالَ: رَأَى كَعْبُ الْأَحْبَارِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُفْتِي النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قُلْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَفْتَرِ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكَ بِعَذَابٍ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى. قَالَ: فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَصَدَّقَ كَعْبٌ، قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى وَلَمْ يَغْضَبْ. قَالَ: فَأَعَادَ عَلَيْهِ كَعْبٌ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَلْهُ عَنِ الْحَشْرِ مَا هُوَ؟ وَعَنْ أَرْوَاحِ الْمُسْلِمِينَ أَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ وَأَرْوَاحُ أَهْلِ الشِّرْكِ أَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «أَمَّا أَرْوَاحُ الْمُسْلِمِينَ فَتَجْتَمِعُ بِأَرِيحَاءَ، وَأَمَّا أَرْوَاحُ أَهْلِ الشِّرْكِ فَتَجْتَمِعُ بِصَنْعَاءَ، وَأَمَّا أَوَّلُ الْحَشْرِ، فَإِنَّهَا نَارٌ تَسُوقُ النَّاسَ يَرَوْنَهَا لَيْلًا، وَلَا يَرَوْنَهَا نَهَارًا» ، فَرَجَعَ رَسُولُ كَعْبٍ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ هَذَا عَالِمٌ فَسَلُوهُ

الْأَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ کہتا ہے کہ کعب الاحبار نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فتوی دیتے دیکھا – پوچھا یہ کون ہے ؟ پس کہا یہ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ہیں- کعب الاحبار نے اپنے اصحاب میں سے لوگ ان کی طرف بھیجے اور کہا ان سے کہو اے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اللہ پر جھوٹ نہ بولو وہ تم کو عذاب دے گا اور برباد ہوا جس نے جھوٹ کہا – کہا پس ایک آدمی گیا اس نے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سے یہ کہا – عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ نے کہا سچ کہا کعب الاحبار نے برباد ہوا جس نے جھوٹ گھڑا اور ان کو غصہ نہیں آیا – پس کعب الاحبار نے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ کی طرف ایک اور شخص کو بھیجا اور کہا ان سے حشر پر سوال کرنا کہ یہ کیا ہے ؟ مسلمانوں کی روحیں کہاں جمع ہیں اور اہل شرک کی کہاں جمع ہیں ؟ پس وہ گیا اور سوال کیا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ نے کہا مومنوں کی روحیں یہ أَرِيحَاءَ (شام) میں جمع ہوتی ہیں اور اہل شرک کی روحیں یہ صَنْعَاءَ

(یمن) میں اور حشر تو ایک اگ ہے جو لوگوں کو دن اور رات میں ہانکے گی پس کعب کا سفیر واپس آیا اور خبر کی اس پر کعب بولا سچ کہا یہ عالم ہے اس سے سوال کرو

یہ حال ہے امام حاکم کا – یہ ان کا استدراک ہے ! کہاں ہیں وہ جو کہتے ہیں مومنوں کی روحیں علیین میں آسمان میں ہیں ؟ یہاں تو کہا گیا ہے کہ ارواح آسمان میں نہیں ہیں وہ تو زمین میں ہی ہیں

یہود کا قول ہے کہ جہنم زمین میں ہے اور اس کا ایک دروازہ ارض مقدس میں ہے

The statement that Gehenna is situated in the valley of Hinnom near Jerusalem, in the "accursed valley" (Enoch, xxvii. 1 et seq.), means simply that it has a gate there. It was in Zion, and had a gate in Jerusalem (Isa. xxxi. 9). It had three gates, one in the wilderness, one in the sea, and one in Jerusalem ('Er. 19a).

Jewish Encyclopedia, GEHENNA

http://www.jewishencyclopedia.com/articles/6558-gehenna

یہ عبارت کہ جہنم ہنوم کی وادی میں یروشلم کے پاس ہے ، پھٹکار کی وادی میں (انوخ ۲۷ ، ۱) کا سادہ مطلب ہے کہ وہاں اس (جہنم) کا دروازہ ہے- یہ (جہنم) صیہون (بیت المقدس کا ایک پہاڑ) میں تھی اور دروازہ یروشلم میں تھا (یسیاہ باب ۳۱: 9). اس کے تین دروازے (کھلتے) تھے ایک صحرا میں، ایک سمندر میں، ایک یروشلم میں

لہذا کعب الاحبار نے جو بھی بیان کیا یا جو اس سے منسوب کیا گیا وہ اسرائیلات میں سے ہے قول نبوی نہیں ہے

شیعه تفسير التبيان في تفسير القرآن المؤلف :شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسی کے مطابق

وقال أبو جعفر (ع) أما المؤمنون فترفع أعمالهم وأرواحهم إلى السماء، فتفتح لهم أبوابها. وأما الكافر، فيصعد بعمله وروحه حتی اذا بلغ السماء نادی مناد: اهبطوا بعمله إلى سجين، وهوواد بحضر موت يقال له: برهوت.

اور امام ابو جعفر الباقر ع نے کہا جہاں تک مومن ہیں تو ان کے اعمال اور ارواح آسمان تک بلند ہوتے ہیں پس دروازے کھل جاتے ہیں اور جہاں تک کافر ہیں تو ان کا عمل بلند ہوتا اور روح یہاں تک آسمان پر پہنچتے ہیں تو صدا اتی ہے اس کو اس کے عمل کے ساتھ سجین کی طرف لے جاؤ جو حضرالموت میں ایک وادی ہے اس کو برھوت کہا جاتا ہے

معلوم ہوا کہ سجین تک جانے کا راستہ برھوت سے ہے-چلیں آج برھوت کی سیر کریں

ہوائی جہاز سے برہوت کی تصویر

برہوت(سرخ نشان) اور جابیہ (سبز نشان) میں فاصلہ

برھوت کی خبر یمنی لوگوں نے دی اور اہل تشیع کے مطابق یہ سجین کا رستہ ہے- اغلبا یمنی یہود مثلا کعب الاحبار کے نزدیک یہ دلیل تھا کہ جہنم تک رستہ یہاں سے ہے جو زمین کے وسط میں ہے جہاں شیطان قید ہے اس قول کو قبولیت عامہ ملی یہاں تک کہ عبد الوہاب النجدی اور خوارج اور شیعہ کے مطابق یہ مستقر ارواح ہے – غور طلب ہے کہ وہ فرقے جو عرب سے نکلے ان کے نزدیک برھوت اور سجین ایک ہیں لیکن وہ فرقے جو برصغیر کے ہیں وہ برھوت کا ذکر نہیں کرتے صرف سجین کہتے ہیں

کائنات کا یہ منظر کچھ اس طرح ہے -

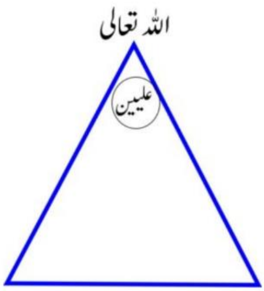

یہ پہلے آسمان سے سات آسمان تک کا منظر ہے اور نیچے

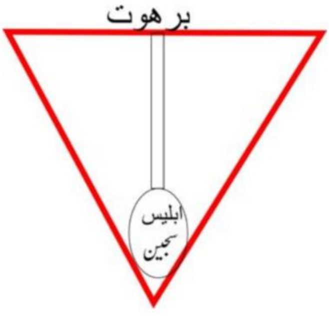

یہ زمین سے اس کی تہہ تک کا منظر ہے- ان کو ایک دوسرے پر رکھیں تو ملتا ہے

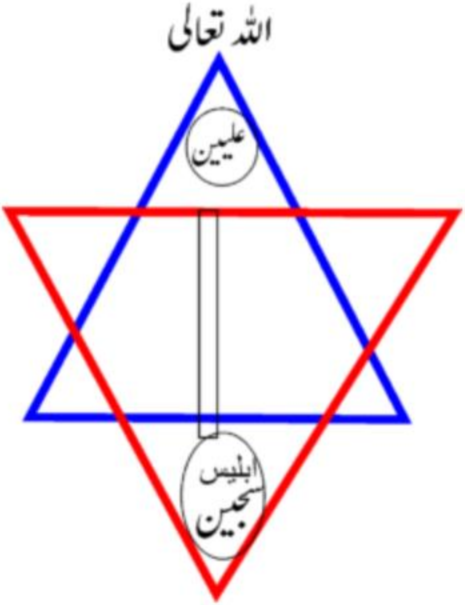

صخرہ یروشلم کی فضیلت

یہود کے مطابق ہیکل سلیمانی کا سب سے اہم مقام ایک چٹان تھی [12] جس کو کعبہ کی طرح قبلہ سمجھا جاتا اور قُدس الاقداس (ہولی آف ہولیز) کہا جاتا تھا - قُدس الاقداس کے گرد ، تباہ ہونے سے پہلے، غلاف کعبہ کی طرح ایک دبیز پردہ تھا [13]- سال میں صرف ایک دن امام یا پروہت اس میں سے داخل ہوتا تھا-

عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو بیت المقدس میں آنے کی اجازت دی تھی جس پر عیسائیوں نے پابندی لگا رکھی تھی - غیر مستند تاریخی روایات کے مطابق اس سفر شام میں عمر کے ساتھ کعب احبار بھی تھا - کہا جاتا ہے (یا مشہور کیا گیا ہے کہ) عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ مسجد الاقصی کہا ں ہے؟ تو کعب نے بتایا ہے یہ الصخرہ پر ہے- عمر رضی اللہ عنہ نے صخرہ چٹان کو چھوڑ کر آگے بڑھ کر قبلہ کی

---

12 یہود ، قدس الاقداس کو زمین کا سب سے متبرک مقام مانتے ہیں اور ان میں راسخ العقیدہ لوگ اس چٹان پر قدم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان کے مطابق وہ ناپاک ہیں اور مسیح آنے پر توریت کی کتاب گنتی کے باب ١٩ کے مطابق ایک سرخ گائے کی سوختنی قربانی کے بعد اس کی راکھ سے پاک ہوں گے – یہودیوں کو آج تک مسجد الاقصی کا مقام معلوم نہیں کیونکہ مسجد الاقصی کے پتھر توڑ کر بکھیر دیے گئے اور ان کو جلا وطن کر دیا گیا تھا- لہذا ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک کی بنوائی ہوئی قبہ الصخرہ پر عمارت کی چٹان قدس الاقداس کی چٹان ہے اور بعض اختلاف کرتے ہیں-

13 انجیل متی باب ٢٧ – آیت ٥٠ ، ٥١

طرف مسجد بنائی- أبو إسحاق كعب بن ماتع الحميرى اليمنى، یمن کے حبر یعنی یہودی عالم تھے- عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایمان لائے لیکن شاید ہی انہوں نے کبھی مسجد الاقصی کا سفر کیا ہو کیونکہ یہودی ہونے کی وجہ سے ان پر یروشلم میں داخلے پر پابندی تھی- بمطابق روایت انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ الصخرہ پر مسجد الاقصی تھی – حالانکہ تاریخ کے مطابق الصخرہ چٹان رومن قلعہ انتونیا کا حصہ تھی - بحر الحال عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد سے کام لیا اور مسجد بیت المقدس کو الگ فورٹ انتونیا پر ہی ایک مقام پر بنایا جس کے لئے اس وقت کسی کا بھی عبادت گاہ ہونے کا دعوی نہیں تھا اور وہ یروشلم کا سب سے اونچا مقام تھا - لہذا مسجد ایک غیر متنازعہ جگہ بنائی گئی- مسلمانوں آج اس بات کو نہیں پیش کرتے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی مسجد اصل میں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے بنائی - عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ مسجدالاقصی کہاں تھی، جس سے ظاہر ہے ان کو خود عمر کو بھی معلوم نہ تھا کہ کہاں تھی-

مصنف کے خیال میں یمن کے یہودیوں بشمول کعب احبار کو یہ مغالطہ چٹان کی وجہ سے ہوا- کتاب فضائل بيت المقدس از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) میں وهب بن منبه جو ایک سابق یمنی یہودی تھے کہتے ہیں

قَالَ اللَّهُ لِصَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَا صَخْرَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَنْتِ عَرْشِي الْأَدْنَى

اللہ تعالی چٹان جو بیت المقدس میں ہے سے کہتا ہے کہ اے چٹان تو میرا عرش ادنی ہے 14

تفسیر طبری میں ہے

حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ، [ص:164] قَالَ: ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ حِينَ قَالَ كَعْبٌ: إِنَّ الصَّخْرَةَ مَوْضِعُ قَدَمِ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: كَذَبَ كَعْبٌ، إِنَّمَا الصَّخْرَةُ جَبَلٌ مِنَ الْجِبَالِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا} [طه: 105] فَسَكَتَ عَبْدُ الْمَلِكِ

عروہ نے کہا ہم عبد الملک کے پاس بیٹھے تھے جب کعب نے کہا کہ قیامت کے دن صخرہ ، رحمان کے قدم رکھنے کی جگہ ہو گی – عروہ نے کہا جھوٹ صخرہ پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے یہ پہاڑوں پر سوال کرتے ہیں کہو ہم ان کو دھول کی طرح اڑا دیں گے - اس پر عبد الملک چپ ہو گیا

سند میں ابن لَهِيعَةَ ضعیف ہے

14

کتاب فضائل بیت المقدس از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) کے مطابق ایک روایت جو ابی ہریرہ سے منسوب ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْهَارُ كُلُّهَا وَالسَّحَابُ وَالْبِحَارُ وَالرِّيَاحُ مِنْ تَحْتِ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

بیت المقدس کی چٹان کے نیچے تمام نہریں اور سمندر اور ہوائیں ہیں

مسجد الاقصی کی دوسری نشانی زم زم کی طرح کا ایک چشمہ تھا جو ہیکل کے صحن میں ابلتا تھا اور اس کو جیحون کہا جاتا تھا (کتاب حزقی ایل باب ٤٧) –

مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا أسود بن عامر حدثنا حماد بن سلمة عن أبي سنان عن عُبيد بن آدم وأبي مريم وأبي شعيب: أن عمر بن الخطاب كان بالجابية، فذكر فتح بيت المقدس، قال: فقال أبو سلمة: فحدثني أبو سنان عن عبيد بن آدم قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول لكعب: أين ترى أن أصلي؟ فقال: إن أخذت عني صليت خلف الصخرة فكانت القدس كلها بين يديك! فقال عمر: ضاهيت اليهودية، لا، ولكن أصلى حيث صلى رسول الله – صلى الله عليه وسلم -، فتقدم إلى القبلة فصلى، ثم جاء فبسط رداءه، فكنس الكناسة في ردائه وكنس الناس

أبو سنان ، عبید بن آدم سے روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے پوچھا کہ تمھاری رائے میں کہاں نماز پڑھیں ؟ کعب نے کہا اگر میں پڑھوں تو صخرہ سے پیچھے پڑھوں گا اس طرح پورا قدس آپ کے سامنے ہو گا پس عمر نے کہا یہودیوں کی گمراہی ! نہیں ہم نماز پڑھیں گے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی پس آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف نماز پڑھی

اس کی سند میں أَبُو سِنَانٍ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ ہے جس کی تضعیف محدثین نے کی ہے ابو حاتم کہتے ہیں لیس بقوي في الحديث حدیث میں قوی نہیں ہے ابن معین وأحمد بن حنبلاس کو ضعیف کہتے ہیں اور أبو زرعة اس کو مخلط ضعيف الحديث کہتے ہیں الذهبی کہتے ہیں ضعیف ہے متروک نہیں ہے ابن حجر لين الحديث کہتے ہیں البیہقی سنن الکبری

میں ضعیف کہتے ہیں المعلمي بھی ضعیف کہتے ہیں یہ روایت صرف بصرہ کی ہے کیونکہ اس راوی نے اسکو بصرہ میں بیان کیا ہے اسکی وفات **141 – 150** ھ کے دوران ہوئی ہے

مسند احمد کی روایت کی سند میں عبید بن ادم بھی مجھول ہے – المعلمي کہتے ہیں لم يُذْكرْ له راوٍ إلا أبو سنان اس سے صرف ابو سنان ہی روایت کرتا ہے

شعیب الأرناؤوط کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے- حیرت ہے کہ اس روایت کو ابن کثیر اور احمد شاکر حسن کہتے ہیں

راقم کہتا ہے کہ عمر نے اپنی تعمیر کردہ مسجد کو الاقصی قرار نہیں دیاتھا بلکہ اس کو مسجد القبلی کہا جاتا تھا، جو اب مشہور کردہ مسجد الاقصی کے سیسہ والے گنبد کے نیچے ہے

الکافی از کلینی میں ہے

علي بن إبراهيم، عن أبيه ; ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعا عن ابن أبي عمير، عن عمر بن اذينة، عن زرارة قال: كنت قاعدا إلى جنب أبي جعفر (ع) وهو محتب مستقبل الكعبة، فقال: أما إن النظر إليها عبادة فجاء ه رجل من بجيلة يقال له: عاصم بن عمر فقال لابي جعفر (ع): إن كعب الاحبار كان يقول: إن الكعبة تسجد لبيت المقدس في كل غداة، فقال أبو جعفر (ع): فما تقول فيما قال كعب؟ فقال: صدق، القول ما قال كعب فقال أبو جعفر (ع): كذبت و كذب كعب الاحبار معك وغضب

زرارة نے ذکر کیا کہ ایک آدمی عاصم بن عمر نے امام ابو جعفر سے کہا کعب کہتا ہے کہ کعبہ ہر صبح بیت المقدس کو سجدہ کرتا ہے - امام ابو جعفر نے عاصم سے کہا کعب کے قول پر تم کیا کہتے ہو وہ بولا سچ کہتا ہے ، میں وہی کہتا ہوں جو کعب کہہ رہا

ہے - امام ابو جعفر نے کہا جھوٹ جھوٹ کہا کعب احبار نے تجھ سمیت اور غصہ ہوئے

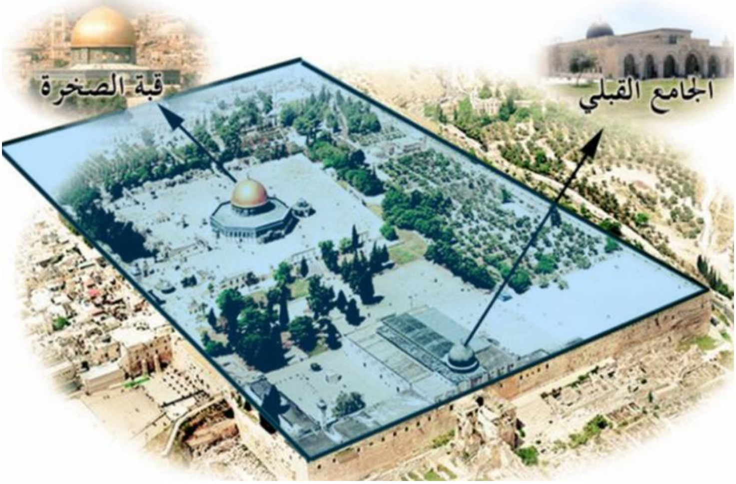

مسجد القبلی یا الجامع القبلي آجکل اس مسجد کے اندر ہے جس کو الاقصی کہا جاتا ہے

اس مسجد کا اصل نام القبلی ہے یعنی وہ مسجد جس کی جہت قبلہ کی طرف ہے اور چونکہ یہ یروشلم میں پہلی مسجد تھی اس بنا پر اس کا یہ نام ہے

المصلى المرواني یا سلیمان کا اصطبل یہ پلیٹ فارم کے نیچے مسجد الاقصی سے تھوڑی دور ہے

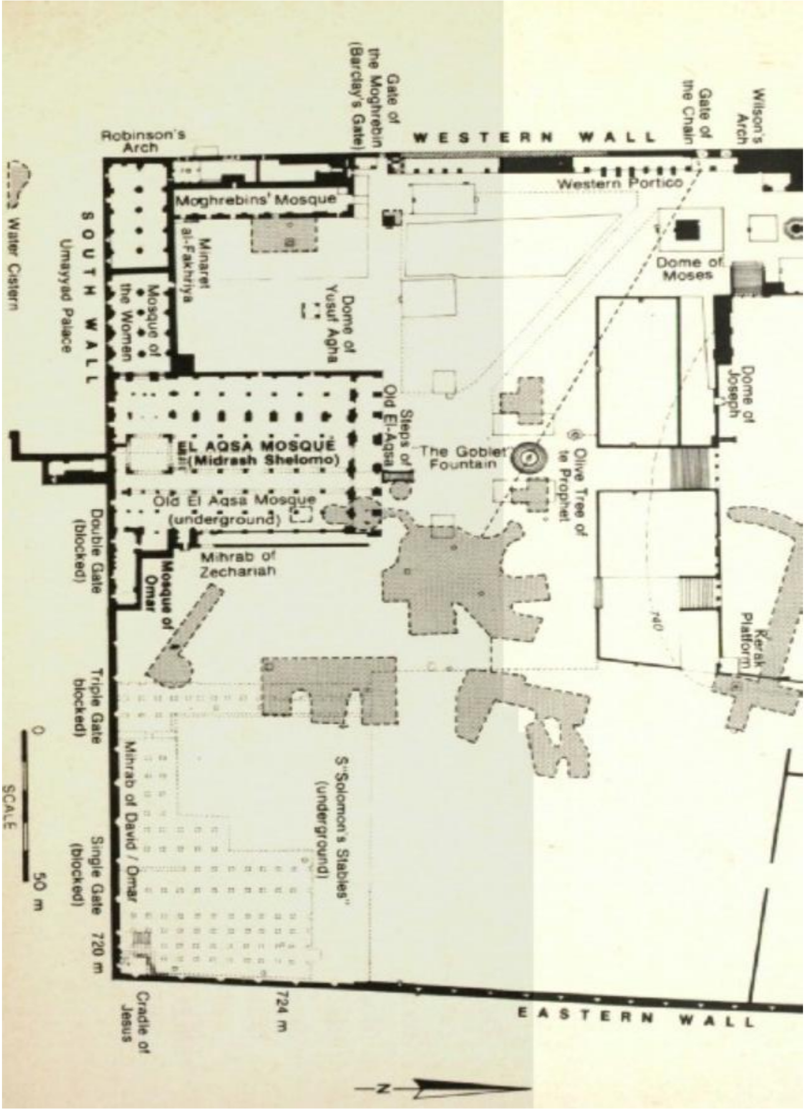
Gate of the Moghrebin (Barclay's Gate)
Gate of the Chain
Wilson's Arch
Robinson's Arch
WESTERN WALL
Western Portico
Moghrebins' Mosque
Dome of Moses
Minaret al-Fakhriya
Dome of Yusuf Agha
Water Cistern
Umayyad Palace
SOUTH WALL
Mosque of the Women
Dome of Joseph
Steps of Old El-Aqsa
EL AQSA MOSQUE
(Midrash Shelomo)
The Goblet Fountain
Olive Tree of te Prophet
Old El Aqsa Mosque
(underground)
Mihrab of Zechariah
Double Gate (blocked)
Mosque of Omar
Kerak Platform
740
Triple Gate (blocked)
S"Solomon's Stables"
(underground)
Mihrab of David / Omar
0
SCALE
50 m
Single Gate (blocked)
720 m
724 m
Cradle of Jesus
EASTERN WALL
N

خواب سے متعلق

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَيَانٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا كَانَ سَنَةُ سِتِّينَ وَمِائَةٍ، انْتُقِصَ فِيهَا حِلْمُ ذَوِي الْأَحْلَامِ، وَرَأْيِ ذَوِي الرَّأْيِ»

تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ نے کہا کعب نے کہا جب سن ١٦٠ ہجری ہو گا تو خواب والوں کے خواب کم ہو جائیں گے اور رائے والوں کی رائے بھی کم ہو جائے گی

صفت النبی پر کلام

مسند دارمی میں ہے

أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَعْنٌ (2) – هُوَ ابْنُ عِيسَى -، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ: كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّه عَلَيهِ وسَلم فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُولَدُ بِمَكَّةَ، وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ، وَلَا بِسَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ، وَيُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّؤُونَ أَطْرَافَهُمْ، وَيَأْتَزِرُونَ فِي أَوْسَاطِهِمْ، يَصُفُّونَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يَصُفُّونَ فِي قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ.

ابن عباس نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ توریت میں رسول اللہ کی کیا صفت ہے ؟ کعب نے کہا محمد مکہ میں پیدا ہوں گے ہجرت کر کے طابہ جائیں گے جہاں اپ کی حکمرانی شام تک ہو گی نہ بدکلام کریں گے نہ بازار میں شور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیں گے بلکہ معاف کریں گے اپ کے امتی اپ کی تعریف کریں گے جو پریشانی و خوشی میں اللہ کی حمد کریں گے ہر ٹیلے و اونچائی سے اللہ کی تکبیر کہیں گے اپنے ہاتھ پیر کا وضو کریں گے اور کمر پر آزار باندھیں گے نماز میں جنگ جیسی صف بنائیں گے اور مسجد میں شہد کی مکھی کی طرح بھبھنائیں گے جس کی آواز آسمان تک جائے گی

اس کی سند میں معاوية بن صالح بن حدير ہے جس سے عبد الرحمان بن المہدی کو وحشت ہوتی تھی اور ابن القطان اس سے خوش نہ تھے ابی حاتم کہتے اس سے دلیل مت لو

مسند دارمی میں اس کی دو اور اسناد ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، قال: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قال: حَدَّثَنِي خَالِدٌ – هُوَ ابْنُ يَزِيدَ (1) -، عَنْ سَعِيدٍ – هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ -، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلى الله عَلَيهِ وسَلم: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ، وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ الْمِلَّةَ الْمُتَعَوِّجَةَ، بِأَنْ يُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، نَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا. **[الإتحاف:7182]**

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ نے اس قول کو عبد الله بن سلام رضی الله عنه سے بھی منسوب کیا ہے

اس کو سعید بن أبی هلال نے روایت کیا ہے جو مختلط تھے

سنن دارمی کے مطابق یه قول کعب الاحبار کا تھا

.قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ: مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ –

أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ نے کہا ایسا ہی کعب الاحبار نے کہا جیسا ابن سلام نے کہا

کعب الاحبار یا ابن سلام رضی الله عنه کے حوالے سے کہا گیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم بازار میں شور نه کریں گے – یه آیات توریت میں نہیں بلکه انبیاء سے منسوب کتاب یسعیاہ باب ٤٢ میں انے والے مسیح سے متعلق ہے

Is. 42:1 See my servant, whom I am supporting, my loved one, in whom I take delight: I have put my spirit on him; he will give the knowledge of the true God to the nations.

Is. 42:2 He will make no cry, his voice will not be loud: his words will not come to men's ears in the streets.

میرا بندہ جس کی میں مدد کر رہا ہوں میرا محبوب جس سے میں راضی ہوں اس میں میں نے اپنی روح ڈالی ہے یہ اقوام کو اصل رب کا علم دے گا

یہ شور و غوغہ نہ کرے گا اور اس کی آواز بلند نہ ہو گی اور لوگوں کو سڑکوں پر اس کی آواز سنائی نہ دے گی

جبکہ ہم کو معلوم ہے کہ مکی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ بازاروں میں ہی تھی جہاں بلند آواز سے اپ اللہ کی طرف سب کو پکارتے تھے

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق

وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

رسول اللہ اس سے اندھے کی آنکھ کھولے گا اور بہرے کے کان اور دلوں کے تالے

جبکہ یہ بھی کتاب یسعیاہ سے لیا گیا گے

Book of Isaiah chapter 35

Say to those who have an anxious heart,

"Be strong; fear not!

Behold, your God

will come with vengeance,

with the recompense of God.

He will come and save you.”

Then the eyes of the blind shall be opened,

and the ears of the deaf unstopped;

then shall the lame man leap like a deer,

and the tongue of the mute sing for joy.

For waters break forth in the wilderness,

and streams in the desert;

the burning sand shall become a pool,

and the thirsty ground springs of water;

کہو ان سے جن کے دل متذبذب ہیں

ڈرو مت مظبوط رہو

خبردار تمہارا رب

انتقام کے ساتھ نمودار ہو گا

اللہ کی جانب سے بدلہ

وہ آ کر تم کو بچائے گا

اندھے کی اس وقت آنکھ کھل جائے گی

بہرے کے کان بند نہ رہیں گے

لنگڑا ہرن کی طرح دوڑے گا

اور گونگے کی زبان اس وقت گنگنائے گی

پس ویرانے میں پانی بہے گا

اور نہریں صحرا میں

اور جلتی ریت ، ایک حوض ہو گی

اور سوکھی زمین ، پانی کا چشمہ

یسعیاہ باب ۳۵ آیات **4** سے **7** تک

یہود میں ان آیات کی بنیاد پر ایک مسیح کا انتظار تھا جو جنم کے اندھے کو بینا کرے، بہرے – کو سامع الصوت کرے، لنگڑے کو ٹھیک کر دے، گونگے کو زبان دے دے

راویوں کا کتاب یسعیاہ کی آیات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کرنا عجیب بات ہے کیونکہ اول یہ توریت نہیں دوم یہ مسیح سے متعلق آیات ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق

جنتی زمینی نہریں

البدء والتاريخ از المطهر بن طاهر المقدسي (المتوفى: نحو 355هـ) میں ہے

وأهل الكتاب يزعمون أن أربعة أنهار تخرج من الجنة سيحان وجيحان والفرات والنيل وزعموا أن الفرات مد فرمى برمانة شبه البعير البازل وذلك في زمن معاوية فسئل كعب الأحبار فقال هي من الجنة

اہل کتاب کا دعوی ہے کہ چار نہریں جنت سے نکلتی ہیں سیحان وجیحان والفرات والنیل اور .... اور دور معاویہ میں کعب سے پوچھا گیا تو اس نے کہا فرات جنت میں سے ہے

ادریس (ع) سے متعلق

طبری میں ہے

حدثني يونس بن عبد الأعلى ، أنبأنا ابن وهب ، أخبرني جرير بن حازم ، عن سليمان الأعمش ، عن شَمِر بن عطية ، عن هلال بن يساف قال : سأل ابن عباس كعبًا، وأنا حاضر ، فقال له : ما قول الله عز وجل لإدريس : (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ؟ فقال كعب : أما إدريس فإن الله أوحى إليه أني أرفع لك كل يوم مثل عمل جميع بني آدم ، فأحَبّ أن يَزداد عملا ، فأتاه خليل له من الملائكة فقال : إن الله أوحى إليّ كذا وكذا ، فَكَلِّم لي ملك الموت ، فَلْيُؤخرني حتى أزداد عملا ، فحمله بين جناحيه ، حتى صعد به إلى السماء ، فلما كان في السماء الرابعة تلقاهم مَلَك الموت منحدرًا ، فَكَلَّم ملك الموت في الذي كلمه فيه إدريس ، فقال : وأين إدريس ؟ فقال : هو ذا على ظهري . قال ملك الموت: فالعجب! بُعثت وقيل لي : اقبض روح إدريس في السماء الرابعة . فَجَعَلْتُ أقول : كيف أقبض روحه في السماء الرابعة ، وهو في الأرض ؟ فَقَبَضَ روحه هناك ، فذلك قول الله : (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ثم قال ابن كثير : هذا من أخبار كعب الأحبار الإسرائيليات ، وفي بعضه نكارة ، والله أعلم .

ہلال بن یساف نے کہا ابن عباس نے کعب سے ادریس کے بارے میں پوچھا – کعب نے کہا ملک الموت نے ادریس کی روح چوتھے آسمان پر قبض کی

ابن کثیر نے کہا یہ کعب کی خبر ہے الإسرائيليات میں سے اس میں نکارت ہے

راقم کہتا ہے ابن عباس تو اہل کتاب سے روایت لینے کے سخت مخالف تھے

اس کی سند منقطع ہے

في كتاب «سؤالات حرب الكرماني» قال أبو عبد الله: الأعمش لم يسمع منه شمر بن عطية

الأعمش کا سماع شمر بن عطية سے نہیں ہے

دوسری طرف کتاب الفتن کی روایت ہے

قَالَ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: وَحَدَّثَنِي جَرَّاحٌ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " الدَّجَّالُ بَشَرٌ وَلَدَتْهُ امْرَأَةٌ، وَلَمْ يَنْزِلْ شَأْنِهِ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، وَلَكِنْ ذُكِرَ فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ، يُولَدُ فِي قَرْيَةٍ بِمِصْرَ يُقَالُ لَهَا قُوصُ، يَكُونُ بَيْنَ مَوْلِدِهِ وَمَخْرَجِهِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، فَإِذَا ظَهَرَ خَرَجَ إِدْرِيسُ وَخَنُوكُ يَصْرُخَانِ فِي الْمَدَائِنِ

جراح نے کہا وہ جس نے کعب سے روایت کیا بتایا کہ کعب نے کہا جب دجال قوص مصر سے نکلے گا تو ادریس و خَنُوكُ ظاہر ہوں گے

اس کی سند میں مجہول ہے

سحر کا ذکر

سابقه یمنی یہودی کعب الاحبار ایک قصه سناتے- تفسیر عبد الرزاق المتوفي ٢١١ هجري کی روایت ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَال – نا الثَّوْرِيُّ , عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ , عَنْ سَالِمٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , عَنْ كَعْبٍ , قَالَ: «ذَكَرَتِ الْمَلَائِكَةُ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ , وَمَا يَأْتُونَ مِنَ الذُّنُوبِ» فَقِيلَ لَهُمْ: «اخْتَارُوا مَلَكَيْنِ , فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ» قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا: «إِنِّي أُرْسِلُ رُسُلِي إِلَى النَّاسِ , وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا رَسُولٌ , انْزِلَا وَلَا تُشْرِكَا بِي شَيْئًا , وَلَا تَزْنِيَا , وَلَا تَسْرِقَا» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ كَعْبٌ: «فَمَا «اسْتَكْمَلَا يَوْمَهُمَا الَّذِي أُنْزِلَا فِيهِ حَتَّى عَمِلَا مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا

کعب نے کہا : ذکر کیا فرشتوں کا ان کا جو نبی آدم پر نگہبان تھے اور جو ان کے گناہوں کے بارے میں ہے پس ان فرشتوں سے کہا گیا کہ چن لو فرشتوں کو انہوں نے ہاروت و ماروت کو چنا اور ہاروت و ماروت سے کہا میں اپنے سفیر بنی آدم کی طرف بھیج رہا ہوں اور میرے اور تمہارے درمیان کوئی اور نہیں ہو گا بنی آدم پر نازل ہو اور شرک نہ کرنا نہ زنا اور نہ چوری – ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کعب نے کہا انہوں نے وہ کام نہ کیا جس پر نازل کیا گیا تھا یہاں تک کہ حرام کام کیا

اسنادی حیثیت سے قطع نظر ان روایات میں یہود کی کتاب

Book of Enoch

Book of Jubilees

کا قصہ نقل کیا گیا ہے ہبوط شدہ فرشتے

Fallen Angels

یا

Watchers

اپنے ہی ہبوط شدہ فرشتوں میں سے دو کو انسانوں کو سحر سکھانے بھیجتے ہیں- سحر کا وقوع اسی صورت ممکن ہے کہ اس میں شیطان کا عمل دخل ہو اور ذہنی و نظری التباس پیدا ہو- اب اشکال یہود میں یہ پیدا ہوا کہ سحر تو بابل میں فرشتے بھی سیکھا رہے تھے لہذا شیطان بھی ایک فرشتہ ہو گا- اس کا ذکر کتاب آیوب میں ہے - اس کی آیت ہے

اللہ نے شیطان سے پوچھا تو کہاں سے آ رہا ہے ؟ شیطان نے کہا زمین کی سیر سے ہر کام جو اس میں ہو اس کو دیکھتا ہوں

اس آیت سے بعض یہود ثابت کرتے ہیں کہ شیطان اصل میں ایک فرشتہ ہے جو زمین کی خبر اللہ کو دیتا ہے -یہود کے نزدیک شیطان کا مقصد یہود کی وقتا فوقتا آزمائش ہے لیکن اللہ کی مدد کی وجہ سے اس کا نتیجہ اکثر یہود کے حق میں ہوتا ہے یعنی یہود اللہ کی نگاہ میں سر خرو ہوتے ہیں

محشر کا ذکر

صحیح ابن خزیمہ میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ -يَعْنِي الْقُرْقُسَانِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ".

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ "فِيهِ خُلِقَ آدَمُ" إِلَى قَوْلِهِ "وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ"، أَهُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي "كِتَابِ الْكَبِيرِ" مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَمَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، وَالْقَلْبُ إِلَى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبٍ أَمْيَلُ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُسْكِنَ [182 - ب] الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (1).

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا قَوْلُهُ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ" فَهُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ فِيهِ، وَالزِّيَادَةُ الَّتِي بَعْدَهَا: "فِيهِ خُلِقَ آدَمُ" إِلَى آخِرِهِ هَذَا الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ كَعْبٍ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، نے ابو ہریرہ سے روایت کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا فرمایا

سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس میں آدم خلق ہوئے اسی روز جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن اس میں سے نکلے اور اسی روز قیامت برپا ہو گی

امام ابن خزیمہ نے کہا ان الفاظ پر محدثین کا اختلاف ہے جن میں ہے کہ اس روز آدم خلق ہوئے سے لے کر اس روز قیامت ہو گی تک کہ کیا یہ ابو ہریرہ کے الفاظ ہیں نبی سے مروی ہیں یا کعب احبار کا قول ہے جو ابو ہریرہ نے بیان کیا

پس اس پر روایات کی تخریج کی ہے کتاب الکبیر میں یہ کلام بعض نے بنایا کہ یہ روایت ہے ابو ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اس کو کعب احبار کا قول کہا ہے جو ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے

اس طرح میلان ہے کیونکہ محمد بن یحیی نے روایت کیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُسْكِنَ [182 - ب] الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ.

وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

ابو سلمه نے روایت کیا که ابو ہریرہ نے روایت کیا

سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعه کا دن ہے .... اسی روز حشر ہو گا

ابو سلمه نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا : کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سے اس پر کچھ سنا ہے ؟ ابو ہریرہ نے فرمایا بلکه اس بات کو کعب نے بیان کیا ہے- اسی طرح أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ اور شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ کی سند سے روایت کیا گیا ہے

ابن خزیمه نے کہا جہاں تک قول ہے که سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعه کا دن ہے تو اس میں شک نہیں که یه ابو ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیه وسلم سے روایت ہے لیکن جو ذیادت اس کے بعد ہے

اس میں آدم خلق ہوئے سے آخر تک اس میں یه اختلاف ہے که بعض کے نزدیک نبی کا قول ہے اور بعض کے نزدیک کعب احبار کا قول ہے

راقم سمجھتا ہے که روایت أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ یا وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ میں الفاظ کعب احبار کا قول ہے

عمر رضی اللہ عنہ کی خفگی

سعيد بن عبد العزيز عن إسماعيل بن عبيد اللّٰه عن السائب بن يزيد قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لأبي هريرة لتتركن الحديث عن رسول اللّٰه (صلى اللّٰه عليه وسلم) أو لألحقنك بأرض دوس وانقطع من كتاب أبي بكر كلمة معناها دوس وقال لكعب لتتركن الحديث أو لألحقنك بأرض القردة

سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں اسمعیل نے السائب بن یزید رضی اللّٰہ عنہ سے کہ انہوں نے عمررضی اللّٰہ عنہ کو ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے کہتے سنا کہ رسول اللّٰہ سے حدیث روایت کرنا چھوڑو ورنہ تم کو ارض دوس اور کعب الاحبار کو کہا کہ تم کو بندروں کی زمین میں بدر کروں گا[15]

---

[15]

امام ذہبی اپنی کتاب تذکرہ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

أن عُمَرَ حَبَسَ ثَلَاثَه: إبْنَ مَسْعُوْدٍ وأَبَا الدَرْدَاءِ وأَبَا مَسْعُوْدَ الأنْصَارى فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتُمُ الحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم

اس کی سند میں سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ہے جس پر میں نے کئی بار جرح پیش کی ہے

یہ قول إبراهيم بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے

الهيثمي نے مجمع الزوائد ج:1 ص:149 میں لکھا ہے

رواه الطبراني في الأوسط – قلت : هذا أثر منقطع وإبراهيم ولد سنة عشرين ولم يدرك من حياة عمر إلا ثلاث سنين وابن مسعود كان بالكوفة ولا يصح هذا عن عمر (قلت : ويأتي باب التثبت عن بعض الحديث)انتهى.

أهل تشیع نے بھی کعب سے روایت اپنی کتب میں درج کی ہے مثلاً الخرائج والجرائح از قطب الدین الراوندي مین کعب کی روایت موجود ہے کہ ایک شخص نہ خواب کا ذکر کیا اور کعب احبار نے کہا ایسا ہی کتاب اللہ (تورات) میں لکھا ہے

ومنها حديث كعب بن ماتع : بينا هو في مجلس ورجل من القوم معهم يحدث أصحابه يقول : رأيت في النوم أن الناس حشروا . وأن الامم تمر كل أمة مع نبيها ، ومع كل نبي نوران يمشي بينهما ومع كل من اتبعه نور يمشي به ، حتى مر محمد صلى اللّٰه عليه وآله في أمته فإذا

ليس معه شعرة إلاوفيها نوران من رأسه وجلده ، ولامن اتبعه من أمته إلاومعه نوران

مثل الانبياء . فقال كعب : والتفت إليهما ما هذا الذي يحدث به ؟ قال : رؤيا

رأيتها . فقال : والذي بعث محمدا صلى اللّٰه عليه وآله بالحق إنه لفي كتاب اللّٰه كما رأيت

شیعہ علماء میں طوسی ، طبرسی ، عبد علی بن جمعة ، الفيض الكاشاني الصافی ، قمی نے اپنی اپنی تفسیر میں کعب احبار کے اقوال مثبت انداز میں نقل کیے ہیں صرف عصر حاضر میں الطباطبائي نے ان پر جرح کی ہے

طبرانی نے اس کو اوسط میں روایت کیا ہے میں کہتا ہوں یہ اثر منقطع ہے إبراهيم بن عبدالرحمن سن ۲۰ میں پیدا ہوا اور ان نے عمر کو نہیں پایا سوائے زندگی کے تین سال اور ابن مسعود تو کوفہ میں تھے اور یہ إبراهيم بن عبدالرحمن کا قول صحیح نہیں ہے

کعب سے روایت کرنے والے

اس کتاب میں ذکر کردہ راوی

تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ

(س) ابْنُ امْرَأَةِ كَعْبِ الأَحْبَارِ. صَاحِبُ المَلاَحِمِ.

الذهبی : تُوُفِّيَ تُبَيْعٌ عَنْ عُمُرٍ طَوِيْلٍ، سَنَةَ إِحْدَى وَمائَةٍ، بِالإِسْكَنْدَرِيَّةِ.

خَرَّجَ لَهُ: النَّسَائِيُّ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ بَأْساً، وَحَدِيْثُهُ عَزِيْزٌ.

حبيب بن عبيد الرحبى ، أبو حفص الشامى الحمصى

روى عن أبي أمامة والعرباض بن سارية وغيرهما وذكر أبو حاتم أن روايته عن أبي الدرداء مرسلة

شريح بن عبيد الحضرمي الشامي

جامع التحصيل في أحكام المراسيل از صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 761هـ) میں ہے

شريح بن عبيد الحضرمي جعل في التهذيب روايته عن سعد بن أبي وقاص وأبي ذر وأبي الدرداء وغيرهم مرسلا وأنه روى عن أبي أمامة والمقداد بن معدي كرب وقد قال أبو حاتم الرازي عنه لم يدرك أبا أمامة ولا الحارث بن الحارث ولا المقدام قال ابنه عبد الرحمن وسمعته يقول شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري مرسل وقال أبو زرعة شريح بن عبيد عن أبي بكر رضي الله عنه مرسل

صفوان بن عمرو السكسكي الحِمْصِيُّ

المتوفی ١٥٥ ھ کا سماع کعب سے ثابت نہیں ہے

عبد الله بن دينار

....أن بن دينار لم يسمع من عمر رضي الله عنه

عروة بن رويم اللخمى ، أبو القاسم الشامى الأردنى المتوفى ١٣٥ ھ

عروة بن رويم الدمشقي قال أبو حاتم لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم وقال أبو زرعة لم يسمع من بن عمر شيئا وفي التهذيب أنه أرسل أيضا عن جابر بن عبد الله وثوبان وغيرهما وأرسل أيضا عن أبي ذر وأبي ثعلبة وغيرهما

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ

مبہم ہے

كريب بْن أبرهة

فِي صحبته نظر، وقد نظرنا فلم نجد لَهُ رواية إلا عَنِ الصحابة: حذيفة بْن اليمان، وَأَبِي الدرداء، وَأَبِي ريحانة، إلا أَنَّهُ رَوَى عَنْهُ كبار التابعين من الشاميين، منهم كعب الخبر، وسليم بن عامر، ومرة ابن كعب، وغيرهم.

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ

مجهول ہے

مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ

مجهول ہے

نَوْفٌ الْبِكَالِيِّ

جبر بن نوف الهمدانى البكالى ، أبو الوداك الكوفى

وهو ابن امرأة كعب

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخزَاعِيِّ

مجہول ہے

يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيّ لا الرَّحْبِيُّ

[الوفاة: 81 - 90 ه]

وَكِلاهُمَا حِمْصِيٌّ، وَهَذَا الْكَبِيرُ، وَذَاكَ مِنْ طَبَقَةِ قَتَادَةَ.

رَوَى عَنْ: أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَعْبِ الأَحْبَار.

رَوَى عَنْهُ: بسر بن عبيد الله الحضرمي، وشريح بن عبيد، وشبيب بن نعيم، وفضيل بن فضالة الحمصيون.

يعْفُرَ بْنَ حُمْرَةَ

مجہول ہے

أَبِي زِيَادٍ

مجہول ہے

أَبِي الْعَوَّامِ

مجہول ہے